اللّٰھم مالک الملک تؤتی الملک من تشاء و تنزع الملک ممن تشاء

اختر اقبال

یعنی

(حصۂ دوم گوہر اقبال)

مرتبہ قدر دان فیضرسان علیا حضرت نواب سلطان جہان بیگم صاحبہ تاج ہند

جی سی، ایس، آئی جی سی، آئی ای فرمانروائے بھوپال دام اللہ بالعز والاقبال

جس مین

سال ہشتم صدر نشینی ۱۳۲۶ھ مطابق ۱۹۰۹ء سے سال دوازدہم صدر نشینی ۱۳۳۱ھ

مطابق ۱۹۱۳ء تک کے حالات و واقعات درج ہین اور جن کا سلسلہ حصۂ اول سے ملتا ہے۔

مطبع مفید عام آگرہ مین باہتمام محمد قادر علی خان مہتمم مطبع طبع ہوا

۱۳۳۴ھ مطابق ۱۹۱۶ء

اللّٰهم مالک الملک تؤتی الملک من تشاء وتنزع الملک ممن تشاء

اختر اقبال

یعنی

(حصہ دوم گوہر اقبال)

مرتبہ قدردان فیض رسان علیا حضرت نواب سلطان جہان بیگم صاحبہ

تاج ہند جی سی، ایس، آئی جی سی، آئی، ای فرمانروائے بھوپال دام اقبالہا بالعز والاقبال،

جس مین

سال ہشتم صدر نشینی ۱۳۲۶ھ مطابق ۱۹۰۹ء سے سال دوازدہم صدر نشینی ۱۳۳۱ھ
مطابق ۱۹۱۳ء تک کے حالات و واقعات درج ہین اور جن کا سلسلہ حصہ اول سے ملتا ہے۔

مطبع مفید عام آگرہ مین باہتمام محمد قادر علی خان کے طبع ہوا

۱۳۳۲ھ مطابق ۱۹۱۴ء

فہرست مضامین اختر اقبال

تمت بالخیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیباچہ

گوہر اقبال مین سال اول صدر نشینی سے لیکر سال ہفتم صدر نشینی تک کے حالات درج ہین اور اس جلد مین جس کا نام اختر اقبال ہے۔ سال ہشتم سے سال دوازدہم تک کے حالات درج کئے گئے ہین۔

گوہر اقبال مین تاج الاقبال سے جو میری والدہ ماجدہ خلد مکان نواب شاہ جہان بیگم صاحبہ تاج ہند، جی۔سی۔ایس۔آئی کی مصنفہ تاریخ بھوپال ہے حالات کا سلسلہ ملا دیا گیا ہے۔ اس طرح ان تینون کتابون سے بھوپال کی پوری تاریخ پر عبور حاصل ہوتا ہے اور وہ تمام انقلابات جو ریاست مین ہوئے اور ہر عہد مین جو جو اصلاحات اور ترقیان ہوئین اُن کی مشرح کیفیت معلوم ہو سکتی ہے اور اس کا بھی اچھی طرح اندازہ ہو سکتا ہے کہ اب ریاست کی انتظامی، اقتصادی،

مالی اور فوجی حالت کس درجہ پر ہے اور آیندہ کس درجہ پر پہونچنے کی توقعات کی جا سکتی ہین اور ریاست و رعایاے بھوپال کے مستقبل کی نسبت کیا امیدین قایم ہو سکتی ہین۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سالگرہ صدر نشینی

اور

عامہ رعایا کا اظہار مسرت

بلا خیال خود ستائی مین یہہ کہہ سکتی ہون کہ جس وقت سے خداوند کریم کی مرضی اور سلطنت برطانیہ کی مرحمت سے عنانِ ریاست میرے ہاتھون مین تفویض ہوئی مین نے تدابیر بہبودی عامہ اور ترقی ریاست کو اپنی زندگی کا مقدم ترین فرض سمجھا اور ایک لمحہ کے لئے بھی اس فرض سے غفلت کرنا موأخذہ اُخروی جانا۔

مین خدا کا شکر ادا کرتی ہون کہ اوس نے مجھے اپنے فرایض کے ادا کرنے کی توفیق مرحمت فرمائی۔ اور مجھے اس امر کی بدرجہ غایت مسرت ہے کہ میری عزیز رعایا نے میری محنت وادائے فرایض کی قدر کی۔ دراصل فرائض حکومت کے ادا کرنے مین جو تکلیفات ہوتی ہین وہ اوسی وقت مبدل بہ مسرت ہوسکتی ہین جب حکمرانِ ملک رعایا کو ترقی کنان اور طریق حکمرانی کا مدح گستر دیکھے۔

سنہ ۱۳۲۶ ہجری مین جب حسبِ معمول سالگرہ صدر نشینی کا زمانہ آیا تو رعایائے بھوپال نے متفقہ طور پر مسرت کا اظہار کیا اور اس اظہار کا طریقہ یہ اختیار کیا کہ میرے سامنے مختلف اوقات مین اڈریس پیش کئے گارڈن پارٹیان اور دعوتین ہوئین۔

اس مسرت مین تمام عہدہ دار اور رعایا کی شرکت تھی اگرچہ ہر طبقہ کی طرف سے بالانفرا وایڈریس پیش کیے گئے اور جلسے ہوئے۔ لیکن ان جلسون اور ایڈریسون مین سب سے زیادہ مجھکو جماعت انتظامیہ اور طبقہ جاگیرداران ریاست کے جلسون اور ایڈریسون کی خوشی ہوئی۔ اور اس کا سبب یہ ہے کہ جماعت انتظامیہ مین ہر طبقہ کی رعایا کے قایمقام شریک تھے اور جاگیرداران ریاست کا جو درجہ ریاستون مین ہوتا ہے وہ ظاہر ہے۔

ان ایڈریسون مین اظہار شکریہ ووفاداری اور اعتراف اصلاحات تھا جس کو نہایت عمدہ اور دلچسپ پیرایہ مین ادا کیا تھا بھوپال مین یہ پہلا موقع ہے کہ رعایا کی جانب سے اس طرح پر اپنے حکمران کے ساتھ وفاداری اور خلوص کا اظہار کیا گیا ہوا اور اس ہی سے معلوم ہوتا ہے کہ رعایا کے دل ودماغ عمدہ خیالات سے اثر پذیر اور ترقی کی طرف مائل ہین۔

اس تذکرہ مین ایک خاص امر ہے جس کو بیان کیے بغیر طبیعت گوارا نہین کرتی کہ اسکو ختم کردیا جائے اور وہ یہ ہے کہ اس موقع پر جو مجالس رقص وسرود منعقد کی گئین۔ مین نے اون کو پسند نہین کیا۔ کیونکہ اول تو وہ خلاف شرع واخلاق ہین اور دوسرے ایک قسم کا اسراف ہے اگر یہی روپیہ جو ان مجالس مین صرف کیا گیا رفاہ عام مین خرچ کیا جاتا تو منجانب رعایا میری حکومت کی ایک عمدہ یادگار ہوتی۔

لیکن یہ بھی ظاہر ہے کہ پہلے ہی موقع پر ان لوگون کو اونکی مرضی کے خلاف میرا منع کرنا ایک حد تک نامناسب تھا۔ تاہم میرے لیے یہ کچھ کم مسرت کا باعث نہین کہ باوجود اصرار کے میرے تینون عزیز فرزندان جلسون مین کسی نہج پر شریک نہین ہوئے۔ یون تو وہ ہمیشہ سے منہیات شرعیہ اور اخلاق کے ضعیف کرنے والے مشاغل سے محترز ہین۔ اور مجھے اون پر کامل اعتماد ہے لیکن یہ موقع اون کی اخلاقی حالت کے سخت امتحان کا تھا اور مجھ سے زیادہ کسی کو خوشی نہین ہوسکتی کہ

وہ اسمین کامیاب ہوئے اور مجھے یقین ہے کہ وہ ہمیشہ کامیاب رہین گے جس سے میرے دل اور میری روح کو ایک ایسی غیر فانی مسرت رہے گی جس کا اندازہ کچھ مین ہی کر سکتی ہون -

سالگرہ کے دن طلباے مدارس نے بھی اپنے اپنے اسکولون مین جلسے کئے - جن مین پُرجوش تقریرین کین - جس وقت وہ میرے سلام کو حاضر ہوئے - اور قصائد و قطعات پیش کئے اوس وقت میرے قلب پر ایک عجیب اثر تھا اور بیساختہ یہہ دعا تھی کہ ان مین سے ہر ایک علم و ہنر سے بہرہ یاب ہو -

مین نے ان طلباء کو جس خوشی سے انعام دیا ہے مین نہین کہہ سکتی کہ اور کسی موقع پر انعام دیتے ہوئے مجھے اس قسم کی خوشی حاصل ہوئی ہو کیونکہ فی الاصل حقیقی ترقی کی بہت سی امیدین طلباء مدارس سے ہی وابستہ ہین -

نواب محمد نصر اللہ خان نے بھی الگزنڈرا ہائی اسکول کو اس موقع کی یادگار کے لئے ایک وظیفہ عطا کیا -

انضمام ڈاک خانجات

ریاست مین عہد سرکار خلد مکان سے باضابطہ ڈاک خانون کا اجرا ہوا تھا قریباً ہر تحصیل و تھانہ مین ریاستی ڈاک خانے موجود تھے اور بلدہ بھوپال مین ہیڈ آفس قائم تھا۔ ڈاک پہونچانے کا انتظام بذریعہ ہرکارون، اور بھینگی کے کیا جاتا تھا اور یہ تمام انتظام محنت و مستعدی سے ہوتا تھا لیکن اس مین جو آسانیان کہ ہونی چاہئین اور جو سہولتین کہ برٹش ڈاک خانون مین ہین وہ یہان مفقود تھین مین نے حتی الامکان اصلاح بھی کی اور اگرچہ اصلاحات سے نتیجہ بھی اچھا نکلا لیکن بہت سی وہ باتین جو سہولت رعایا کے واسطے ہونا چاہئین ایک ایسے محدود پیمانہ کی وجہ سے نہین ہو سکتی تھین جن کی کہ ضرورت رہتی ہے۔ لہذا بنظر آسائش رعایا و اصلاح و ترقی کاروبار تجارت و رفع تکلیف عامہ سنہ ۱۹۰۳ء مین مین نے تحریک کی کہ ڈاک خانجات ریاست امپیریل پوسٹ آفس مین ضم کر دے جائین اس انضمام کے متعلق گورنمنٹ سے ایک عرصہ تک مراسلت ہوئی اور بالآخر جملہ شرایط طے ہونے کے بعد یکم جولائی سنہ ۱۹۰۸ء کو انضمام ہو گیا چند مقامات پر پہلے سے ہی انگریزی ڈاک خانے موجود تھے اب یہ قرار پایا کہ جہان جہان اور ضرورت ہو وہان اور کھولے جائین کل اخراجات ذمہ ڈاک خانہ انگریزی رہین۔ ضروریات ریاست کے لئے سروس ٹکٹ واقعی ضرورت کے لحاظ سے حقیقی و اصلی لاگت پر امپیریل پوسٹ آفس سے ریاست کو دئے جائین۔ اور یہ سروس ٹکٹ خاص طور پر ریاست کے لئے بنائے جائین جن پر ریاست کا مارکہ ہو۔ صرف ڈاک لٹ جانے سے جو نقصان پہنچیگا وہ ہی ریاست کو برداشت کرنا ہوگا۔

فرمان روائے بھوپال کے دورے ہین اور ممبران خاندان اور معین المہام و نصیر المہام اور اعلی افسران جب کہ بکار سرکار دورہ پر ہون انگریزی ڈاک خانون سے خاص طور پر ڈاک رسانی کا

انتظام کیمپون مین ہوگا- اختیار سماعت مقدمات فوجداری کے متعلق یہ قرار ہوا کہ اگر اہلکار ڈاکخانہ برٹش رعایا ہوا اور وہ مرتکب جرم خلاف ورزی قوانین ڈاک خانہ کا ہو تو اوسکی سماعت برٹش عدالت مین ہوگی اور اگر کسی شخص سے جو ریاست کی رعیت ہو عام اس سے کہ وہ ملازم ہو یا نہو کسی جرم ڈاک خانہ کا ارتکاب ہوا ہو تو اوسکی سماعت عدالت ہائے ریاست مین ہوگی-

انضمام کی تاریخ کو ڈپٹی ڈائرکٹر جنرل اور ڈپٹی پوسٹماسٹر جنرل اور سپرنٹنڈنٹ نربدا ڈویژن بھی بھوپال آئے تھے اور مجھ سے اون کی ملاقات ہوئی-

اس انضمام سے یقیناً ریاست و رعایا کو فائدہ پہونچے گا اور وہ تمام دقتین مٹ جائینگی جو انتظام ڈاک کے عمدہ نہونے سے پیدا ہوتی ہین نیز خزانہ ریاست پر سے وہ بار بھی جاتا رہا جو ہر سال بہ مقدار کثیر برداشت کرنا پڑتا تھا-

ڈیلی کالج کونسل مین روساء ہند کی اعلیٰ تعلیم

پر

میرے خیالات

مین نے بھوپال مین الگزنڈرا ہائی اسکول مین چیفس کالجون کے مطابق تعلیم کا معیار قرار دیا تھا اور نصاب مین ڈیلی کالج کی پیروی کی تھی لیکن میرا دل اس تعلیم کے مفید ہونے پر مطمئن نہ تھا ادہر شرفا و روساء بھوپال نے جن کے لڑکے اس اسکول مین تعلیم پاتے تھے ایک درخواست پیش کی۔ جس کا ماحصل یہ تھا کہ بجائے نصاب مروجہ کے یونی ورسٹی کا نصاب جاری کیا جائے تاکہ ہمارے لڑکے سول ملازمتون کی قابلیت حاصل کر سکین۔

مین نے اس درخواست پر بہت غور کیا اور کئے ہفتہ تک یہی مضمون میرے خیالات کا مرکز رہا۔ بالآخر مین نے یہ فیصلہ کرکے کہ بیشک درخواست بہت بجا ہے الہ آباد یونی ورسٹی کا نصاب جاری کر دیا۔ اور افلیٹ کرنے کی کارروائی کا حکم دیا۔

اس سلسلہ مین میرے خیالات کا رجحان روساء ہند کی اعلیٰ تعلیم کی جانب ہوا اور مین نے اس مسئلہ پر نہایت جانکاہی کے ساتھ مسلسل کئی مہینے غور کیا۔

ذیقعدہ ۱۳۲۶ھ مطابق نومبر ۱۹۰۸ء مین جب کہ سب سے زیادہ میری توجہ اس مسئلہ پر ہو رہی تھی مجھے ڈیلی کالج کونسل مین شریک ہونے کا موقع ملا۔ حسن اتفاق سے اوس وقت خود آنریبل کرنل ڈیلی جن کے نامور باپ نے اس کالج کو قایم کیا تھا وسط ہند کے ایجنٹ گورنر جنرل تھے۔ اور اون کی دلی ہمدردی روساء ہند کی تعلیم کے متعلق مجھ پر ظاہر تھی اور مین یہ بھی جانتی تھی کہ ڈیلی کالج کی ترقی مین کرنل ڈیلی نہایت سرگرمی کے ساتھ حصہ لیتے ہین مین نے اس موقع کو غنیمت سمجھ کر اپنے خیالات کو قلمبند کیا اور بشکل پمفلٹ اردو و انگریزی مین طبع کرا کے اجلاس کونسل مین پیش کیا اور اخبارات

اور نیز اکثر احباب کے پاس جن کی نسبت مجھے معلوم ہوا کہ وہ اس مسئلہ پر دلچسپی سے غور کرینگے اس پمفلٹ کو اظہار رائے کے لئے بھیجا۔

میری امید کے مطابق اہل الرائے اصحاب نے توجہ مبذول کی اور گویا روساء ہند کی آیندہ ترقی کے لئے میرے یہ خیالات بطور ایک غور طلب مضمون کے زیر بحث ہو گئے۔ اوسپر مختلف اخبارات مین بحث ہوئی۔ اور نیز اس کونسل کے ممبرون نے بھی غور کیا خصوصاً مسٹر ویڈنگٹن پرنسپل میو کالج اجمیر اور مسٹر ولکنسن نے نہایت تفصیل کے ساتھ بحث کی اور اس مین شک نہین ان دونون قابل ماہران تعلیم سے مجھے اپنی رائے کے متعلق نہایت عمدہ امداد ملی لیکن عام طور پر میری تجویز پر جو اعتراض ہوا وہ مجوزہ یونی ورسٹی کے اخراجات اور کمی تعداد طلباء کا تھا جسکی نسبت مین نے پھر ایک مفصل رائے تحریر کی اور خود ۶-اپریل ۱۹۰۹ء کو کالج کونسل مین پیش کی اور بصورت پمفلٹ اوس کو شایع کیا اس پمفلٹ مین مین نے اپنی اوس رائے کو کہ اگر یونیورسٹی نہ ہو تو چیفس کالج دوسری یونی ورسٹیون سے ملحق کر دئے جائین واپس لیا ہے۔ کیون کہ مجھے معلوم نہ تھا کہ یہ طے شدہ امر ہے کہ ۱۹۱۴ء تک یہ کالج کسی یونیورسٹی سے افلیٹ نہ ہون گے۔

کرنل محمد عبید اللہ خان بہادر

کا

برٹش آرمی مین کپتان کے رینک پر سرفراز ہونا

کرنل محمد عبید اللہ خان بہادر نے افواج ریاست اور امپیریل سروس ٹروپس کی ترقی اور تعلیم و تربیت مین جس سرگرمی اور کوشش سے کام کیا اسکی نسبت وقتاً فوقتاً تمام برٹش افسرانِ فوجی نے نہایت عمدہ اور حوصلہ افزا خیالات کا اظہار کیا سنہ ۱۹۰۸ء مین ہز اکسلنسی لارڈ کچنر سپہ سالار افواج ہند نے بھی بھوپال مین تشریف لاکر افواج کا معاینہ فرمایا اور تعریف فرمائی - یہ تمام اسباب کرنل محمد عبید اللہ خان بہادر کو ایک اور جدید اعزاز دیے جانے کے باعث ہوئے اور وہ اس سال برٹش آرمی مین آنریری کپتان مقرر کیئے گئے -

متفرق انتظامات سال ہشتم

(۱) سال گذشتہ مین اضلاع جنوب و مشرق کا دورہ کر کے بندوبست کی کارروائی کی جانچ کر چکی تھی لیکن مغرب کا ضلع بھی بنظر بندوبست دیکھنا ضروری تھا چنانچہ اس سال قریباً چار ہفتہ کے لیے مغرب کا دورہ کیا اور بندوبست کے متعلق جو ضروری امور معلوم ہوئے اون کا معائنہ کیا اور نیز حسب معمول دادرسی و اصلاحات کین۔

(۲) ہمیشہ سے ریاست مین یہ قاعدہ تھا کہ سماعت کاغذات کے بعد اصل و نقل احکام پر خود رئیس کے دستخط بشکل (صاد) ہوا کرتے تھے اور اس طرح وقت بہت ضایع ہوتا تھا سال گذشتہ مین اس طریقہ کی کسی قدر اصلاح کی گئی تھی لیکن اس سال باقاعدہ طور پر "سکریٹریٹ" قایم کیا گیا جسمین مختلف صیغے ایک ایک سکرٹیری کے متعلق کئے گئے اور کارروائی کے لئے ایک دستور العمل قواعد سکریٹریٹ کے نام سے نفاذ پذیر ہوا۔ تمام کاغذات بذریعہ ڈاکٹ یا آفس نوٹ میرے سامنے پیش ہوتے ہین۔ اور جس کاغذ کی بالمشافہ ضرورت سمجھی جاتی ہے سکرٹیری پیش کر کے ہدایت حاصل کرتے ہین اور پھر وہ احکام بصورت مراسلہ افسران متعلقہ کے نام جاری کئے جاتے ہین اس طریقہ سے وقت کم صرف ہوتا ہے اور کام بہت خوش اسلوبی سے طے ہو جاتا ہے۔

فنانشل سکرٹیری، جوڈیشل سکرٹیری۔ ملٹری سکرٹیری۔ پرائیویٹ سکرٹیری۔ ایجوکیشنل سکرٹیری اپنے اپنے فرائض متعلقہ ادا کرتے ہین۔

(الف) فنانشل سکرٹیری سید منتصب علی بہت قدیم سکرٹیری ہین۔ اگرچہ زبان انگریزی سے واقف نہین ہین۔ لیکن ریاست کے مالی کامون مین تجربہ ہے۔ یہ سکرٹیری میرے زمانہ ولیعہدی

سے میری ڈیوڑھی مین ملازم تھے نواب احتشام الملک اِن پرخاص توجہہ رکھتے تھے - یہ باشندہ گنجپورہ ہین اور ان کے بزرگ نواب صاحب مرحوم کے ہمراہ رہے - زمانہ ولیعہدی مین یہ ہر طریق سے قابل اعتماد ثابت ہوئے اور اپنی قابلیت سے اس وقت تک مجھ کو خوش رکھا اسی واسطے رفتہ رفتہ عہدہ سکرٹری پر ممتاز ہوئے -

(ب) جوڈیشل سکرٹری محمود حسن خان ہین جو محمڈن کالج علیگڈھ کے قابل اور ہوشیار گرایجویٹ ہین اور اب میان اقبال محمد خان کی بہن سے رشتہ ہونے کے باعث میرے آبائی خاندان مین شامل ہوگئے ہین -

(ج) ملٹری سکرٹری عبد الصمد مظہر بی اے ہین - کوئٹہ کے باشندے اور عمدہ قابلیت کے گرایجویٹ ہین اور وہ پہلے صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان کرنل انچیف کے ملٹری سکرٹری تھے جہان سے اونھون نے اس عہدہ پر ترقی پائی ہے - آدمی ہوشیار ہین -

(د) پرائیویٹ سکرٹری سخاوت حسین ہین - یہہ ریاست مین ایک عرصہ سے ملازم ہین سرکار خلد مکان کے عہد مین اسسٹنٹ پرائیویٹ سکرٹری تھے اور ہمیشہ اپنا کام دیانت و قابلیت سے کیا ہے - اور میرے زمانہ صدر نشینی سے نہایت اچھی طرح اپنی خدمات کو انجام دے رہے ہین -

(ہ) ایجوکیشنل سکرٹری لیاقت علی ایم - اے - بی اے ایل ایل بی ہین - جو بریلی کے ایک شریف خاندان کے ممبر ہین اِن کا تقرر پہلے صاحبزادہ محمد حمید اللہ خان کی تعلیم کے لئے ہوا تھا پھر مختلف خدمات پر مامور ہوئے اور اب سکرٹری تعلیمات کے عہدہ پر مقرر ہین -

غرض سکریٹریٹ کے قایم ہونے سے تہذیب دفتر مین ہر قسم کی سہولت، اور طریق کارروائی مین آسانی اور عمدگی پیدا ہوگئی ہے -

(۳) منجملہ تمام صیغہ جات ریاست کے صیغہ تعمیرات بھی نہایت اصلاح طلب تھا اس سال ضروری اصلاحات کی گئین ایک انجینیر افسر اعلیٰ مقرر کیا گیا اور اب تمام کام ایک ضابطہ کے تحت مین کئے جاتے ہین جس سے اکثر خرابیون کی اصلاح ہو گئی ہے - اور امید ہے کہ آیندہ چند سال مین یہ صیغہ نہایت باقاعدہ اور منتظم ہو جائے گا -

(۴) ترقی تجارت کے خیال سے **شاہجہان آباد** مین ایک میلہ کا انعقاد کیا گیا اور اون تمام دوکاندارون کو جنہون نے اس میلہ مین دکانین قایم کین اوس مال پر جو میلہ کے لئے منگوایا جائے محصول سائر کی معافی دی - اگرچہ میلہ ۵ یوم تک رونق کے ساتھ قایم رہا - لیکن جس خیال سے کہ میلہ تجویز ہوا تھا اوسمین کامیابی نہین ہوئی - کیونکہ جب تک ملکی صنعت وحرفت کو ترقی نہ ہو - نسل مویشی کی افزائش مین کوشش نہ کی جاوے اس قسم کے میلے فروغ نہین پاسکتے مجھے افسوس ہے کہ ابھی تک **بھوپال** اس رفتار مین بہت پیچھے ہے اور میرا ارادہ ہے کہ چند سال بعد جبکہ آبادی اراضی کامل طور پر ہو جائے خاص طور پر ترقی صنعت وحرفت اور نسل مویشی کی افزائش پر توجہ کی جائیگی -

(۵) صیغہ جنگل کے متعلق اس سال امتحاناً اس قدر کارروائی ہوئی ہے کہ ایک باغ نسواں **بھوپال** مین مخصوص کرکے اوسمین ربڑ اور کافور کی کاشت کی گئی ہے - اگر اسمین کامیابی ہوئی تو آیندہ باقاعدہ طور پر ایسی کاشت کے فارم قایم کئے جائین گے -

(۶) خداوند کریم کا نہایت شکر ہے کہ اس سال نہ صرف شہر بھوپال مین بلکہ تمام ریاست مین طاعون کی وبا سے امن رہا - گو ملیریا بکثرت ہوا - مگر اوس نے وبائی صورت اختیار نہین کی -

(۷) اس عرصہ ہشت سال مین صیغہ مسکرات کے انتظام مین نمایان تبدیلیان اور اصلاحین عمل مین لائی گئین اور وہ تبدیلیان اور اصلاحات نتیجہ بخش ثابت ہوئین -

بالعموم اب عام توجہ کاشت افیون کے کم کرنے کی طرف مائل ہے لیکن چونکہ ابھی افیون کی منڈیاں قایم نہین اور مالوہ مین خاص طور پر افیون کی پیداوار ہے اسلئے پوری کوشش کاشت افیون کی کمی کی طرف نہین کی گئی - لیکن مین نے قبل اسکے کہ افیون کی کھپت اور مانگ مین کمی ہو بخیال اسکے کہ جہان تک ممکن ہو رعایا کو مسکرات سے بچانا چاہیئے اپنے افسران مسکرات کو ہدایت کردی تھی کہ کاشت افیون اور دیگر مسکرات کے متعلق سخت نگرانی کی جائے بطرز مثل قواعد گورنمنٹ آف انڈیا ریاست بھوپال مین قواعد جاری کردیے جس سے مجھے اس مقصد مین بڑی کامیابی ہوئی اور دربار بھوپال کی یہ کارروائی ایسی پسند کی گئی کہ اوسکی بابت سنٹرل پراونس کے گزٹ مین حسب ذیل ریمارک کیا گیا -

"آمدنی صیغہ افیون کے تغیرات پر اس سے پہلے توجہ مبذول ہو چکی ہے - صیغہ فروشی کی رپورٹ کا فقرہ ۲۷۴ مین کیا گیا گورنمنٹ کے ہنوز زیر غور ہے چیف کمشنر صاحب بہادر کی راے ہے کہ اکسایز کمشنر سنٹرل انڈیا نے یہ قطعی طور پر ثابت کردیا ہے کہ حیدرآباد سے آیا ہوا ناجایز گانجہ زیادہ تر صوبہ برار مین صرف ہوا ہے - اگر آمدنی گانجہ کا تحفظ صوبہ برار اور چھتیس گڑھ مین مقصود ہے تو حیدرآباد مین کاشت کی ممانعت ایسی ہی ضروری ہے جیسا کہ جے پور زمینداری مین -

تاوقتیکہ انتظام مذکورہ نہ ہو اور وہ مقدار جو ہر شخص قبضہ مین رکھ سکے کم نہ کی جاے اوس وقت تک خوردہ فروشی کے انسداد کے لئے اہلکاران صیغہ اکسایز صرف اپنی کوشش کے بھروسہ پر کام کرسکتے ہین جو مسودہ قانون صوبہ ہذا کے لئے مرتب ہوا ہے وہ گورنمنٹ برطانیہ کی خدمت مین ارسال ہونیوالا ہے

اس سلسلہ مین صاحب چیف کمشنر بہادر دل سے بھوپال دربار کے انتظام کے معترف ہین کہ دربار نے دربارہ شرح نرخ گانجہ و افیون کے وہی صورت اختیار کی ہے جو کہ ان صوبجات مین جاری ہے"

(۸) تبدیل آب وہوا کی غرض سے قریباً ڈیڑھ ہفتہ کے لئے بمبئی کا سفر کیا اور لب سمندر بالکیسر

پر ایک بنگلہ مین قیام کیا اس سفر سے طبیعت کو بہت فرحت ہوئی - وہان ہزاکسلنسی گورنر بمبئی اور چند معززین سے ملاقاتین ہوئین -

(۹) نائب معین المہام کا دفتر شکست ہو کر ایصال باقیات کے لئے باضابطہ علیحدہ دفتر قایم کیا گیا - اور وصولی بقایا کا کام اس طرح قانون وضابطہ کے تحت مین کر دیا گیا کہ زر سرکاری عرصہ تک باقی نہ رہنے پائے اور دفاتر متعلقہ سے باقی کی رپورٹ آتے ہی باضابطہ کارروائی شروع کر دی جائے اسی کے ساتھ یہ لحاظ بھی رکھا گیا کہ شخص باقیدار کو بھی موقع ملے کہ وہ اگر کوئی عذر پیش کرے تو اوسکو سماعت کیا جاوے اور بعد تنقیح کامل بذریعہ سارٹیفکٹ کے جو بمنزلہ ڈگری ہو کارروائی وصولی کی جائے -

اس دفتر کے قایم ہونے سے ایصال باقیات مین بے انتہا آسانی ہوگئی - اور خود مستاجرین وٹھیکہ داران کو بروقت روپیہ کے ادا کرنے کا خیال پیدا ہو گیا - اور اب باقیداری کا وہ مرض جو بالعموم رعایا بھوپال مین تھا اس کارروائی سے دور ہوتا جاتا ہے -

(۱۰) جاگیرداران ریاست کی حالت بہت کچھ اصلاح طلب تھی - اکثر اصلاحات ہوئین لیکن ابھی بہت باقی ہین - سال ہشتم مین اون کے قرضہ اور قرضخواہون کی حق رسی کا یہ انتظام کیا گیا کہ ایک محکمہ سپردی جاگیرات مقروضہ کے نام سے قایم کیا - اور جاگیردارون کو بغیر منظوری قرض لینے کی سخت ممانعت کی گئی -

پہلے یہ قاعدہ تھا کہ عدالت سے ڈگری ہو جانے کے بعد جاگیر کا ایک ثلث بذریعہ تحصیل قرق کر لیا جاتا تھا اور اوسکی آمدنی سے ایفاے ڈگری ہوتا تھا - اس طریقہ سے زراعت وآبادی کو اکثر نقصان پہونچتا تھا - اور جاگیردارون اور تحصیلدارونکو ایک دوسرے سے شکایت پیدا ہوتی تھی اب قرقی کی نوبت پر جاگیرات کو سپردی قرق کرتا ہے اور تمام حساب کی تکمیل اور جاگیر کا انتظام اوسی کے

ذریعے سے ہوتا ہے۔

ان دونوں محکموں کے قایم ہونے سے رعایا اور قرض خواہان جاگیرداران کو بڑی آسانی ہوگئی۔

(۱۱) ۲۱ مارچ کو اطلاع ہوئی کہ خزانہ ریاست سے ۲۸۶۸۱۱ کی اشرفیاں چوری ہوگئیں۔ چوروں نے ایک سنتری تھا بتایا کہ یہ اوقات مختلفہ یہ چوری کی۔ واقعہ کی اطلاع پاتے ہی نہایت کوشش سے پولیس نے سراغ رسانی کی اور قریباً کل مال مسروقہ برآمد ہوگیا۔ آٹھ دس ہزار روپیہ کی اشرفیاں برآمد نہیں ہوئیں۔ یہ سرقہ کمپنی کے ایک سپاہی کی سازش سے ہوا تھا جو پہرہ پر تھا اشرفیاں گڑی میں تھیں اور وہاں تالاب کی دیوار میں سے نقب لگایا گیا تھا۔ چونکہ اوس طرف تالاب ہے اور کوئی جگہ آمدورفت کی نہ تھی اسلئے اونہیں نقب زنی کا موقع مل گیا۔

(۱۲) ہز ایکسلنسی لارڈ کچنر بالقابہ کے معاینہ کی کیفیت گوہر اقبال حصہ اول میں مفصل درج ہے لیکن یہاں مختصراً اس قدر لکھنا ضرور ہے کہ اس سال امپیریل سروس ٹروپس نے مسکٹری اور سگنلنگ کے کاموں میں نہایت عمدہ ترقی کی۔ جنکی بابت افسران فوق نے نہایت تعریف کی۔ صاحب اسسٹنٹ اڈجوٹنٹ جنرل مسکٹری نے تحریر کیا ہے کہ

"کل افسر قابل ہیں اور اپنے کام سے دلچسپی رکھتے ہیں صاحبزادہ کرنل عبیداللہ خان بہت زیادہ مشقت کرتے ہیں اور دلچسپی لیتے ہیں نتیجہ نہایت قابل اطمینان ہے۔"

صاحب انسپکٹر جنرل امپیریل ٹروپس کا ریمارک حسب ذیل ہے۔

"ایک نہایت ہی قابل اطمینان رپورٹ ہے اور کرنل محمد عبیداللہ خان بے حد قابل تعریف ہیں"

صاحب انسپکٹر آف سگنلنگ نے جو رپورٹ کی اوس کا خلاصہ حسب ذیل ہے۔

سگنلران نے بہت اچھا کام کیا اور جوانان و سگنلنگ افیسر جمعدار عبدالمجید خان مع اپنے دونوں اسسٹنٹوں کے نہایت قابل تعریف ہیں کرنل محمد عبیداللہ خان و آفیسر کمانڈنگ رجمنٹ ہر دو

صاحبان مذکور کو سگنلنگ کی تکمیل مین ذاتی دلچسپی ہے اور سگنلران کی ہر قسم کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے سازوسامان نہایت مکمل ہے اور بہت اچھے طریقہ سے رکھا جاتا ہے۔

صاحب انسپکٹر جنرل بہادر نے تحریر کیا کہ۔

"وہ نہایت قابل تعریف نتیجہ ہے اور وہ سب اشخاص جن کا اس سے تعلق ہے قابل تعریف ہین"

یہ رائین نہایت عمدہ اور حوصلہ افزا ہین اور یقین ہے کہ آیندہ سالون مین اور بہترین رائین حاصل ہون گی۔ سگنلنگ کے کام مین بھوپال نے خاص امتیاز اور شہرت حاصل کی ہے اور وہ تمام ہندوستان مین اس سال دوسرے درجہ پر رہا اور چند آدمی ریاست جنجیرہ سے یہان کام سیکھنے کے لئے بھیجے گئے۔

(۱۳) اگرچہ سال سوم مین مجلس مشورہ بغرض غور و بحث امور ریاست اور ترتیب قانون کے لیے قایم ہو چکی ہے لیکن اکثر امور ریاستون مین ایسے پیش آتے ہین جو نہایت اہم ہوتے ہین اور عام طور پر مشورہ کے لئے پیش نہین کئے جا سکتے۔ اسلئے یہ امر ضروری معلوم ہوا کہ ایک خاص کونسل جسمین نواب محمد نصر اللہ خان و کرنل عبید اللہ خان بھی شریک ہون قایم کی جاے۔ چنانچہ جنوری مین ایک مجلس بنام "اسٹیٹ کونسل" قایم کی جسمین علاوہ ہر دو صاحبزادگان کے معین المہام نصیر المہام چیف سکریٹری اور مہتمم دفتر محاسبی کو بھی ممبر قرار دیا گیا اور صاحبزادہ حمید اللہ خان کو ہدایت کی گئی کہ وہ صرف بحث سننے کے لئے اجلاس کونسل مین موجود رہا کرین۔

(۱۴) صاحب پولیٹکل ایجنٹ بہادر نے اطلاع دی کہ پرنس آف آرکاٹ جن کا خاندان مدراس مین بہت قدیم ہے۔ اور امیر آرکاٹ کے لقب سے ملقب، اور مدراس مین پرنس کہلاتے ہین پرائیویٹ طور پر آتے ہین۔ دربار کی طرف سے ان کی مدارات کی جائے۔ اس اطلاع پر ہدایات مہمانداری جاری کر دی گئین اور سوارون کے ایک گارڈ کو اردلی مین

متعین کئے جانے کا حکم دیا گیا۔

۱۰۔ اگست ۱۹۰۸ء مطابق ۱۲۔ رجب ۱۳۲۶ھ کو میل ٹرین سے پرنس آئے خان بہادر اسرار حسن خان نصیر المہام نے اسٹیشن پر استقبال کیا اور باغ حیات افزا مین قیام ہوا۔

دوسرے دن بمعیت نصیر المہام مشہور مقامات بھوپال کی سیر کی تین بجے میری ملاقات کا وقت مقرر تھا۔ اسسٹنٹ نصیر المہام پرنس کو لینے گئے دروازہ صدر منزل پر نصیر المہام نے استقبال کیا۔

پرنس آف آرکاٹ نہایت روشن خیال آدمی ہین اور صوبہ مدراس مین وہ عموماً تمام قومی تحریکات مین نمایان حصہ لیتے ہین۔ دو دن یہان مہمان رہکر روانہ ہوگئے۔

بندوبست نوزدہ سالہ

بندوبست پنجسالہ کی میعاد ۱۳۱۵ فصلی تک تھی اور یہ خیال تھا کہ اس عرصہ مین نوزدہ سالہ کی تکمیل ہوجائیگی لیکن چند ناگزیر وجوہ سے کارروائی ختم نہ ہوئی۔ اور بندوبست پنجسالہ مین ۱۳۱۶ف تک توسیع کی گئی اور اس دوران مین کل کارروائی بندوبست نوزدہ سالہ مختتم و مکمل ہوگئی۔

یکم اپریل ۱۹۰۹ء۔ ۹ ربیع الاول ۱۳۲۷ھ سے ۲۴ جولائی ۱۹۰۹ء ۸ جمادی الثانی ۱۳۲۷ھ تک ہرسہ اضلاع کے پٹہ جات تقسیم کردئے گئے۔

جس ضلع کے پٹے تقسیم ہونے والے ہوتے اون کی تحصیلون کا تاریخ وار اعلان مشتہر ہوجاتا تھا اوسی کے مطابق مستاجرین قدیم وجدید تعلقہ محل مین جمع ہوتے تھے۔ پٹہ جات کی کارروائی بالعموم ۱۰ بجے صبح سے شروع ہوتی تھی اور ۴ یا ۵ بجے تک جاری رہتی تھی۔

معین المہام، فنانشل سکریٹری، ناظم ضلع تحصیلدار اور مہتمم ایصال باقیات بھی موجود رہتے تھے خواستگاران مستاجری کو وضع کی جدید جمع کے ساتھ ہی بقایا کی تعداد سنادی جاتی تھی اور جو کچھ وہ اور اطلاعات حاصل کرنا چاہتے تھے وہ بھی بتلادی جاتی تھین۔

جو خواستگار مستاجری بقایا دینا قبول کرتا تھا اوسی کو پٹہ دیا جاتا تھا۔ لیکن حقوق قدیم کا خیال بدرجہ غایت پیش نظر تھا اور ایسے مستحقین کے ساتھ تعداد بقایا مین رعایت کرکے بہت کمی کردی جاتی تھی۔ بلکہ بعض اوقات بالکل معاف کردیا جاتا تھا۔

ضمانت اور زرپیشگی کی مطلق قید نہ تھی کیونکہ جو اصول وصول مالگذاری کے قرار دئے گئے ہین اور جو قانون مالگذاری جاری کیا گیا ہے وہ خود مال گذاری وصول ہوجانے کا ضامن ہے۔

ہر پٹہ پر جو مطبوعہ ہوتا تھا مین خود اپنے قلم سے اللہ اکبر اور بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھکر صادر کرتی تھی۔ اور پہلے غلہ دیکر پھر پٹہ دیتی تھی۔

اللہ اکبر پٹون پر لکھنا ایک قدیم رسم ہے جو غالباً **شہنشاہ اکبر** کے زمانہ سے رائج ہوئی۔ شہنشاہ اکبر نے خواہ کسی وجہ سے اس کو روا رکھا ہو۔ لیکن ہماری ریاست مین تبرکاً اسکو جایز رکھا گیا ہے۔ بسم اللہ لکھنا مین نے اپنے ہی زمانہ مین جاری کیا ہے کیونکہ اسلام مین عقیدہ ہے کہ جو کام نامِ خدا سے شروع ہوتا ہے اوسمین برکت ضرور ہوتی ہے اور حدیث شریف ہے کہ کل امرٍ ذی بال یبدا ببسم اللہ الرحمن الرحیم یعنی تمام امر اہم خدائے رحمن و رحیم کے نام سے شروع ہوتے ہین۔

رئیس کے ہاتھ سے غلہ اور پٹہ ملنا مستاجرین نہایت عمدہ شگون جانتے ہین۔ اور اون کا عقیدہ ہے کہ اس سے زراعت مین فارغ البالی اور زمینداری کے کامون مین برکت ہوتی ہے۔

تقسیم پٹہ جات کے وقت ع [الا ... ۵ ہزار] لاکھ بقایا مین وصول ہوا اور باقی کل مطالبہ معاف کر دیا گیا۔ اور اب بقایاے سنین ماضیہ مین کوئی رقم نہین رہی۔ اور تمام مواضع بقایا سے پاک و صاف ہو گئے۔

مین نے پٹون کی تقسیم کے وقت یہ امر بھی پیش نظر رکھا کہ جن مستاجرون نے پنجسالہ مین باقی نہین رکھی تھی یا بقایاے سنین گذشتہ مین جو رقم مین نے کم کر کے تجویز کر دی اور اونھون نے ادا کر دی۔ یا جنھون نے تردد و ترقی اراضی مین کوشش کی اون کو دوشالے اور تمغے بطور خوشنودی مزاج دے گئے۔

چونکہ بندوبست نوزدہ سالہ مین تشخیص جمع نہایت معتدل ہوئی ہے۔ اور مستاجرین کو بقایا کا اندیشہ بھی جاتا رہا ہے۔ اس لئے یقین ہے کہ آیندہ زراعت مین نہایت نمایان ترقی ہوگی

تشخیص جمع رقبہ مزروعہ پر کی گئی ہے اور رقبہ قابل زراعت یا پرتی جدید پر بہت کم شرح سے جمع قایم ہوئی ہے اور جسقدر مستاجرین اوسکو مزروعہ کرینگے اوسی قدر اون کے منافع مین اضافہ ہوگا - اور اس طریق پر ہر مستاجر کو معقول رقم منافع کی ملے گی -

سوائے متفرقہ - جو پہلے سال بسال نیلام ہوا کرتی تھین لیکن اس بندوبست مین وہ سب مستاجرون کے تصرف مین بشمول جمع دیدی گیئین - اور رقبہ مستاجری سے سرکاری جنگل کا تعلق اوٹھادیا گیا اور حدود قایم کردی گیئین - ان سہولتون کے ساتھ کاشتکاران و مستاجران کو جو قانونی حقوق حاصل ہوئے ہین وہ اس بندوبست کو کامیاب بنانے مین نہایت معین و مفید ثابت ہونگے اون مواضع مین جہان سیر کا رقبہ مستاجرین کے قبضہ مین تھا اور اب وہ مستاجرین حصول مستاجری سے محروم رہے اون کے لئے یہہ انتظام کیا کہ وہ اوس رقبہ پر بطور کاشتکار قابض رہین گے - اور مستاجر جدید کو اون کے قبضہ سے نکالنے کا حق نہوگا -

اضلاع جنوب و مشرق مین تشخیص جمع یکسان اصول، اور صورت پر کی گئی ہے - لیکن ضلع مغرب مین چونکہ بوجہ انہدام ذرائع آبپاشی و بسبب گذشتہ قحط سالیون کے رعایا کی حالت جداگانہ اور نرم طریقہ اختیار کرنے کی محتاج تھی لہذا حسب موقع و ضرورت سبزہی کے ساتھ تشخیص جمع کی گئی - جس سے بتدریج اور رفتہ رفتہ رعایا و مستاجر دونون مستفیض ہون گے -

غرض ہمہ وجوہ یہ بندوبست مکمل ہوگیا - اور ایک گاؤن بھی ایسا نہ رہا جس کا مستاجر موجود نہو - قوانین، و قواعد بھی جاری ہوگئے ہین - جن مین مستاجران و کاشتکاران کو نہایت مفید رعائیتین دی گئی ہین -

چونکہ بندوبست سے پہلے ان قوانین و قواعد کا اجرا ہوچکا تھا اور تشخیص جمع معتدل کی گئی اس لیے یہ اثر ہوا کہ کوئی گاؤن ایسا نہ تھا جسکے دو دو چار چار بلکہ اکثر کے اس سے

بھی زیادہ خواستگار ہون -

چند مواضع جن کے لئے پہلے تحصیل پیکلون قایم تھی اور جو تحصیل شکست ہونے کے بعد تحصیل دیوان گنج مین شامل تھے اور اون کا بندوبست کاشتکارانہ ستر ہ سال کے لئے ہوچکا تھا اور کچھہ دیگر مواضع جن کا مولوی عبدالجبار خان نے اپنی وزارت کے زمانہ مین سی سالہ بندوبست کردیا تھا اس بندوبست سے مستثنی رہے -

لیڈی منٹو نرسنگ اسکول

اور

انتظام تعلیم دایہ گری

(۱) مریضون کے لئے جس طرح قابل طبیب وڈاکٹر اور بہتر ادویات کی ضرورت ہے اوسی طرح باقاعدہ اور عمدہ تیمارداری بھی ضروری چیز ہے لیکن ہندوستان مین - اس ضروری چیز پر بہت کم توجہ ہوتی ہے اور عموماً دیکھا جاتا ہے کہ تیمارداری نہایت بے قاعدہ اور خراب طریقہ سے کی جاتی ہے -

مین نے جہان تک غور کیا ہے اسکی وجہ طریقہ تیمارداری سے عدم واقفیت ہے تیمارداری کو یورپ نے بجائے خود ایک مستقل فن بنا دیا ہے جس کو عورتین باقاعدہ طور پر حاصل کرتی ہین اور وہ امرا اور خوشحال آدمیون کے گھرون مین نرس کی خدمات بجالاتی ہین اور چونکہ وہ اسی کے ساتھ اور دوسرے زنانہ فنون مین دستگاہ رکھتی ہین - اسلئے اکثر بچون کی پرورش و تربیت بھی اونہی کے سپرد کی جاتی ہے اسکے علاوہ تمام یوروپین عورتین خواہ وہ کسی درجہ کی ہون اس کام سے کچھہ نہ کچھہ واقف ہوتی ہین اور یہ واقفیت زیادہ تر اون کی تعلیم کا نتیجہ ہوتا ہے اور اعلیٰ مرتبہ کی لیڈیان اوسکو نہایت شوق سے سیکھتی ہین - لیکن ہندوستان مین یہ قابلیت مفقود ہے - نہ یہان نرسنگ اسکول ہین اور نہ عورتون کی تعلیم اس درجہ علم اور ترقی پر ہے کہ وہ بطور خود واقفیت پیدا کرین اسلئے تیمارداری کی خرابی کا آخری نام موت ہے

اسمین شک نہین کہ ہندوستان مین بھی نرسنگ امداد میسر آتی ہے اور خصوصاً جب سے کہ ہر اکسلنسی لیڈی منٹو کی توجہ اس شاخ کی طرف ہوئی ہے اوسمین ترقی ہو رہی ہے لیکن

اس امداد سے وہی لوگ فائدہ اوٹھا سکتے ہین جو والی ملک ہون یا امیر ہون۔ عام طور سے متوسط درجے کے لوگ بھی اون کی فیسون کے متحمل نہین ہو سکتے اور اگر فیس کا بار بھی برداشت کرین تو طرز معاشرت کا اختلاف ایسا ہے کہ ہندوستانی گھرون مین شاید ہی کوئی یورومین نرس کچھ دنون بسر کر سکے زمانہ کی روش بدل چکی ہے اور ہر کام کے لئے تعلیم و تربیت کی ضرورت ہے ہندوستانی تعلیم یافتہ خواتین نرسون کی ضرورت کو محسوس کر رہی ہین اور حقیقتاً اون کا یہ احساس بالکل حق بجانب ہے لیکن ابھی ملک مین اس سب سے بڑی اہم ضرورت کی طرف توجہ نہین اسلئے ضرور ہے کہ ہندوستانی عورتون کو یہ پیشہ سکھایا جائے تاکہ ہر طبقہ اور درجہ کے آدمی فائدہ اوٹھا سکین۔

ان ہی وجوہ سے مین نے نرسنگ اسکول قایم کرنے کا خیال کیا اور چون کہ ہر اکسلنسی لیڈی منٹو نے اس فن کے ترقی دینے کے متعلق نہایت توجہ و کوشش فرمائی اس لیے مین نے اس اسکول کا اون کی اجازت سے لیڈی منٹو نرسنگ اسکول نام رکھا اور اگست ۱۹۰۹ء مین اوس کا افتتاح کیا۔

چون کہ یہان یہ تعلیم بالکل جدید تھی اسلئے طالبات کا مہیا ہونا بھی ایک نہایت مشکل کام تھا طرح طرح کی دقتین حائل ہوئی تھین تاہم اثر اور ترغیبات سے کام لیکر چند لڑکیون کو جن کی عمرین دس سال سے بارہ سال تک تھین اسکول مین داخل کیا اور اون کے وظائف مقرر کئے مسز بارنس لیڈی ڈاکٹر اس سکول کی مہتمم و نگران مقرر کی گئین اور اوسکو لیڈی لینسڈون ہاسپٹل کی ایک شاخ قرار دیا اُردو اور انگریزی مین تعلیم کا نصاب رکھا۔

مستورات ہند کو فی الواقع جاہل دائیون کے ہاتھ سے بہی کچھ کم نقصان نہین پہونچتا اکثر مہلک امراض تھوڑی سی بے احتیاطی سے پیدا ہو جاتے ہین اور پھر تمام عمر اون کا ازالہ مشکل ہوتا ہے عموماً ولادت کے وقت

اور نسائی امراض کے معالجہ مین ہوشیار دائیون کی سخت ضرورت رہتی ہے۔

میرا ارادہ بہت پہلے سے تھا کہ مین دایہ گری کی باقاعدہ تعلیم کا انتظام کرون اس لئے کہ اودہر زچاؤن کی وہ تکلیفین قابل توجہ تہین جو غیر تعلیم یافتہ دائیون کے ہاتھون سے پہونچتی ہین اودہر خدا کے فضل سے بھوپال کی آبادی مین اضافہ ہو رہا ہے اور ۲۰ - آدمیون کا روزانہ اوسط ولادت ہے لیکن میرا یہ ارادہ مس بلانگ کے چلے جانے سے ناچار ملتوی رہ گیا کیونکہ ایسے ابتدائی کام کے لئے ایسی معلمہ کا ہونا لازمی ہے جس کو فطرتاً ہمدردی اور دلچسپی ہو۔

مس بلانگ کے جانے کے بعد مس ایل آئین لیکن اون کی طبیعت کا اندازہ کرنے سے یہ امید ہی نہ ہوئی کہ وہ اس کام کو قابلیت اور دلچسپی کے ساتھ انجام دینگی۔

اون کے بعد مسز بارنس آئین یہ لیڈی ڈاکٹر بہت محنتی، مطیع، ہمدرد اور اپنے فرایض کو مستعدی سے ادا کرنیوالی ہین مجھے اون کی ہمدردی و دلچسپی پر اطمینان ہو گیا اور بھوپال کی اون دائیون کو جن کے یہان موروثی طور پر یہہ پیشہ ہوتا ہے طلب کر کے ہدایت کی کہ وہ مسز بارنس کے پاس روزانہ حاضر ہو کر دایہ گری کے متعلق تعلیم حاصل کرین۔ اور آیندہ اپنی اولاد کو ابتدا سے ہی باقاعدہ تعلیم دلائین اس وقت بڑی مشکل یہ تھی کہ ان کو پڑھانا بڈہے طوطون کا پڑھانا تھا اسلئے صرف اسی پر اکتفا کیا کہ وہ زبانی طور پر ہی کچھہ حاصل کرلین اور جس دایہ کی قابلیت کی نسبت لیڈی ڈاکٹر کو اطمینان ہو اوسکو ایک سند دی جائے اسی کے ساتھ بذریعہ حکم کے ممانعت کر دی گئی کہ "کوئی دایہ جس کے پاس سند نہ ہو قابلہ کا کام نہ کرے ورنہ مستوجب سزا ہوگی۔ جس کسی کو قابلہ کی ضرورت ہو وہ لیڈی ڈاکٹر سے استدعا کرے جس کو وہ مناسب سمجھین گی مقرر کرینگی"، چنانچہ اس تدبیر کا بہت اچھا اثر ہوا اور دائیان نہایت احتیاط و ہوشیاری سے کام کرنے لگین اور مزید بران لیڈی ڈاکٹر کا مشورہ بھی حاصل ہونے لگا۔

ان دائیون کی حوصلہ افزائی کے لیے ریاست سے تین تین روپیہ ماہوار بطور وظیفہ مقرر کر دئے گئے مسنز پارنس نے اس کام کو نہایت ہمدردی و ستعدی سے انجام دیا چونکہ کام کی کثرت تھی اسلئے مس واکر کو جو امریکہ کی ایم۔ ڈی۔ ہین اونکی مدد کے لئے مقرر کیا گیا۔

اب اس ہسپتال مین تعلیم دایہ گری اور تیمارداری کی باقاعدہ تعلیم ہوتی ہے اور مجھے امید ہے کہ اس سے میرے ملک کی عورتون کو بہت نفع پہونچے گا اور دوسرے مقامون کے لیے یہ اسکول ایک نمونہ ہوجائیگا۔

میرے خیال مین ہر جگہہ جہان کسی دربار یا گورنمنٹ کی جانب سے رعایا کے لئے طبّی امداد بہم پہونچائی جاتی ہے وہان اوس امداد مین دائیون اور نرسون کی امداد بھی اضافہ کرنا چاہیئے کیونکہ بغیر اوسکے ملک کی نصف رعایا یعنی عورتین امداد طبی سے حقیقتاً محروم رہتی ہین۔

پرنسس آف ویلز کلب

یہ امر مسلمہ ہے کہ بنی نوع انسان کی ترقی وشائستگی کا بہت کچھ انحصار عمدہ صحبت اور شایستہ سوسائٹی پر ہے۔ جس قدر سوسائٹی بہتر ہوگی اوسی قدر وسیع الخیالی پیدا ہوگی اور یہی وسیع الخیالی ترقی وشائستگی کی بنیاد ہے انگلستان مین بھی تھوڑے عرصہ سے عورتون کی سوسائٹیان قایم ہوگئی ہین اور اس مین شک نہین کہ اِن سے وہان کی خواتین کو نہایت گران قدر فوائد حاصل ہوے ہین۔ بدقسمتی سے ہندوستانی عورتین چونکہ تعلیم سے بے بہرہ ہین اسلئے سوسائٹی کے فوائد سے بھی محروم ہین۔ مین نے سوسائٹی نہونے کا نقصان یون اور بھی محسوس کیا کہ عموماً جاہل اور لکھی پڑھی عورتین یکسان فضول مراسم اور لغو رواجات کی گرویدہ ہین۔ اور اون کی نسلون پر بطور ورثہ کے اوس کا خراب نتیجہ مترتب ہو رہا ہے۔

اسکے علاوہ مین نے لڑکیون کے چند سال تعلیم پانے کے بعد یہ نتیجہ اخذ کیا ان کی تعلیم کو ہمیشہ شگفتہ رکھنے اور اوسکو مفید بنانے کے لئے اِن کے واسطے سوسائٹی کی نہایت ضرورت ہے۔ لیکن یہ بھی وقت تھی کہ اگر تعلیم کی حالت مین ہی صرف لڑکیون کی کوئی سوسائٹی قایم کردی جاتی تو سلسلہ تعلیم مین نقصان پہونچتا۔

بہرحال میرا نصب العین یہی تھا کہ بھوپال مین عورتون کی ایک سوسائٹی بطور نمونہ ضرور قایم ہو کیونکہ نہ بھوپال مین بلکہ جہان تک مجھے معلوم ہوا ہے ہندوستان بھر مین پردہ نشین مستورات کی کوئی سوسائٹی نہین ہے اسلئے مین نے یہ ارادہ کیا کہ اپنے خاندان اور عہدہ داران ریاست وشرفاء شہر کی خواتین کا بلا خیال اونکی تعلیم وجہالت کے ایک کلب قایم کیا جائے اور مدارس کی لڑکیان بھی خاص خاص موقعون پر شامل کی جائین۔ مگر اصل یہ ہے کہ پبلک کی بدمذاقی سے یکایک ایسا کلب

قایم کرنے کی جرأت نہین ہوتی تھی - اور اس سے مجھے ایک قسم کا افسوس ہوتا تھا -

مین نے اول اپنے خاندان کی چند خاتونون سے مشورہ لیا اور سب نے نہایت خوشی کے ساتھ آمادگی ظاہر کی - جب یہ راے پختہ ہوگئی تو باضابطہ طور پر عورتون کا ایک جلسہ منعقد کیا گیا اور ایک کلب کے قایم ہونے کا اعلان کیا -

۱۹۰۵ء مین ہِز رائل ہائینس پرنس و پرنسس آف ویلز (موجودہ قیصر و قیصرۂ ہند) کی سیاحت ہندوستان کے موقع پر جب مین بمقام اندور پرنسس آف ویلز (ملکہ میری) سے شرفیاب ملاقات ہوئی تھی تو جناب ممدوحہ نے جس قدر اخلاق و عنایات سے ملاقات فرمائی تھی اور جو خسروانہ مہربانی مبذول کی تھی اوسکی شکرگذاری کے خیال سے اوسی وقت سے میرا ارادہ تھا کہ اپنی دارالریاست مین حضور ممدوحہ کی کوئی مفید یادگار قایم کرون - چنانچہ جس وقت اس کلب کا خیال آیا اوسی وقت یہ بات بھی ذہن مین آئی کہ حضور ممدوحہ کے نام نامی کے ساتھ اس کو منسوب کیا جاے تاکہ اس سے عورتون کے تمدن و معاشرت مین جو ترقی ہو اوس مین اس نام کی برکت شامل رہے - اور وہ ایک ایسی یادگار ہو جاے جو عورتون کی ترقی کے لئے ہمیشہ چشمۂ فیض ہو - اور ہمیشہ خواتین بھوپال کے دلون پر اون کا نام نامی عزت و محبت کے ساتھ منقوش رہے -

غرض اس کلب کا نام "پرنسس آف ویلز کلب" رکھا گیا اور اوسکے قواعد مرتب کئے - آفتاب بیگم جو نواب احتشام الملک عالی جاہ (جنت آشیان) کی بھانجی ہین اور اونھون نے میری زیر نگرانی تعلیم پائی ہے اس کلب کی سکریٹری منتخب ہوئین - یورو پین اور دیگر اینگلو انڈین لیڈیز کو بھی ممبر بنایا گیا -

کلب کے لئے عالی منزل کی عمارت تجویز کی جس مین وسیع چمن اور نہایت عمدہ مکانات ہے

اور جو اونچی دیوارون سے محدود ہے۔

کتب، اخبارات، فرنیچر، اور زنانہ گیمس کا سامان ریاست سے دیا گیا۔ بہت کم مقدار مین داخلہ ممبری کی فیس مقرر کی گئی مین خود اوسکی پیٹرن (مربی) ہوئی اور کلب کی باقاعدہ کارروائی شروع کردی گئی۔

اس کلب مین علاوہ اخبار بینی گیمس اور دیگر تفریحات کے یہ امر بھی قرار دیا گیا کہ وقتاً فوقتاً ممبران کلب مختلف مضامین پر جو عورتون کے متعلق ہون تقریرین کرین اور اوسکی ابتدا بھی مین نے کی۔

بہرحال عورتون کے لیے یہ ایک نہایت مفید سوسائٹی قایم کردی گئی ہے اور خدا سے امید ہے کہ وہ اس کو کامیاب کرے گا اور بھوپال کی عورتین اوس سے مستفید ہون گی۔ اگر یہ کلب کامیابی کے ساتھ قایم رہا تو مسلمان عورتون کے لئے ایک نمونہ ہوگا۔

ایڈورڈ میوزیم

پہلے یہ خوشنما سنگ سرخ کی عمارت جس مین میوزیم ہے دراصل الگزنڈرا ہائی اسکول کے لئے تعمیر کی گئی تھی۔ لیکن چند وجوہ سے اسمین اسکول منتقل نہین کیا گیا اور عمارت بے نظیر جو سرکار خلد مکان کی تعمیر کردہ ہے اسکول کی حیثیت و شان کے مطابق ترمیم کرکے اسکول بلڈنگ بنادی گئی اور اس عمارت مین ایک اور علمی انسٹیٹیوشن قایم کرنے کا ارادہ کیا جو عزیزترین شہنشاہ ہز امپیریل مجسٹی کنگ ایڈورڈ قیصر ہند کے نام نامی سے موسوم ہوکر اونکی عظمت و محبت کی مفید عام یادگار ہو۔

غور و خوض کامل کے بعد میری یہ راے قایم ہوئی کہ ایک میوزیم قایم کیا جاے کیونکہ موجودہ ترقی کی حالت مین اس قسم کے عجایب خانون کی سخت ضرورت ہے۔ اور یہ عجایب خانے نہ صرف تفریح نظر کے لئے ہوتے ہین بلکہ ان سے ہر قسم کی علمی تعلیم ہوتی ہے اور نیچرل و سائنٹفک اشیار کی واقفیت مین اضافہ ہوتا ہے اور نیز قدیم ساخت اور دستکاری کی چیزون سے ہمکو زمانہ قدیم کے تمدن و صنعت کا حال معلوم ہوتا ہے۔

چنانچہ مین نے اس عمارت کے ساتھ چند اور قطعات بڑہائے احاطہ مین نہایت خوشنما چمن بنوایا اور اس کو اسقدر بلند کیا کہ پردہ نشین مستورات بھی آزادی کے ساتھ سیر کرسکین۔

میوزیم کے لئے ریاست اور بیرون ریاست سے ہر قسم کی عجیب و نفیس چیزین فراہم کی گئین۔ اور چونکہ یہ بھی مرکوز خاطر تھا کہ ہز ایکسلنسی لارڈ منٹو بالقابہ کے دست مبارک سے اس کا افتتاح کرایا جاے لہذا العجلت تکمیل کی تاکید کی گئی۔

نواب محمد نصراللہ خان و مولوی سید نصیرالدین معین المہام کو خاص طور پر نگرانی کا حکم دیا گیا اور اور اون دونون کی نگرانی و محنت سے قبل والیسراے وزٹ یہ میوزیم ایک بڑی حد تک مکمل ہوگیا۔

ہز اکسلنسی لارڈ منٹو کی تشریف آوری

آخر ماہ جنوری ۱۹۰۸ء مین بذریعہ چٹھی آنریبل کرنل ڈیلی ایجنٹ نواب گورنر جنرل بہادر سنٹرل انڈیا معلوم ہوا کہ میری دیرینہ خواہش کی پذیرائی فرما کر ہز اکسلنسی لارڈ منٹو نومبر مین بھوپال تشریف فرما ہون گے۔

اس اطلاع سے مجھے بیحد مسرت ہوئی کیونکہ مجھے اپنے دور حکومت مین قیصر ہند کے قایمقام کو اپنی دار الریاست مین خیر مقدم کہنے کا یہ پہلا موقع حاصل ہونے والا تھا۔

اسمین شک نہین کہ وایسرائے ہند کا روساء سے اون کی دار الریاستون مین ملاقات کرنا علاوہ اسکے کہ باہمی تعلقات مین مزید استحکام ہو صدہا مفید نتائج روساء و گورنمنٹ کے حق مین پیدا کرتا ہے اور اس تشریف آوری کو روساء اپنے لئے ایک خاص افتخار سمجھتے ہین۔

خصوصاً لارڈ منٹو جیسے جلیل القدر وایسرائے کی مہمان داری سے جو گران قدر نتیجہ پیدا ہوا اور جو کچھہ خوشی و مسرت روساء کو ہوئی اوس پچھلے نتیجہ اور خوشی و مسرت سے اوسی طرح ممتاز ہے جس طرح کہ ہز اکسلنسی کا دور حکومت گزشتہ دورہاے حکومت سے امتیاز رکھتا ہے۔

لیکن مجھے علاوہ اس مسرت و افتخار کے جو ہز اکسلنسی کی وایسرائیلٹی سے متعلق ہے یہ خاص خوشی اور بھی تھی کہ ہز اکسلنسی کے جد امجد ارل آف منٹو جو اونیسوین صدی کے آغاز مین ایک نہایت مدبر اور نیک نام گورنر جنرل تھے بھوپال کے محسن اور رئیس بھوپال کے حقیقی دوست تھے۔

اسلئے ہر شخص اندازہ کر سکتا ہے کہ ایسے مہمان عزیز کی خبر تشریف آوری سے میرے دل مین کیسا ولولہ خیر مقدم پیدا ہوا ہوگا مینے حتی الامکان اس وزٹ کو شاندار بنانے مین نہایت ہی سرگرمی سے کوشش کی اور نہ صرف ظاہری نمایش کو پیش نظر رکھا بلکہ یہ بھی مرکوز خاطر رہا کہ اس وزٹ سے

عامہ رعایا کو بھی استفادہ ہو کیونکہ مین ہر جلسہ و تقریب مین بہ نسبت ظاہری آرایش کے اسکو پسند کرتی ہون کہ جو کچھہ اخراجات ہون وہ نتیجہ خیز ہون تاکہ اوس تقریب کی یادگار ہمیشہ کے واسطے باعث رونق اور عموماً مفید ہو۔

تزئین و آرایش شہر اور انتظام کیمپ و آسایش مہمانان کے لئے احکام صادر کئے گئے **الگزنڈرا ہائی اسکول اور ایڈورڈ میوزیم** کے افتتاح کی رسم بھی اسی مبارک موقع کے پروگرام مین داخل کی یوزرو مین احباب کو انوٹیشن کارڈ بھیجے گئے۔

اسٹیشن لال کوٹھی اور احمد آباد کی سڑکون پر جو بعض خراب مکانات تھے وہ مخصوص طور پر خوش منظر کئے گئے۔ اور جہان اون کو بالکل توڑ کر ہموار کرنے کی ضرورت ہوئی ہموار کر دے گئے ان مین جو مکانات رعایا کے تھے اونکا کافی معاوضہ دیا گیا اور اس طریقہ سے شہر کے یہ حصے نہ صرف خوشنما بنگئے بلکہ حفظانِ صحت کے لیے بھی ایسے مکانات کا ہموار کیا جانا بہت مفید ہوا۔

اسٹیشن سے پل پختہ تک دونون طرف بانس کی ٹٹیون پر عشق پیچان کی بیل لگائی گئی جابجا عارضی دروازے مختلف وضع اور طرز کے بنائے گئے اور تمام راستے رنگ برنگ کی جھنڈیون سے آراستہ کئے گئے۔

رعایا نے بھی اپنے اپنے مکانات کو نہایت عمدہ طور سے درست کیا تھا اور جلوس کے دیکھنے کی غرض سے مختلف مقامات پر نشست گاہین طیار کی گئی تھین جنکو شیشہ آلات تازہ پھولون اور پتون سے نہایت سلیقہ سے سجایا تھا سرکاری آرایش اور رعایا کی تزئین سے یہ تمام راستے بڑے خوشنما اور با رونق ہوگئے تھے۔

برقی روشنی کی مین منظوری صادر کر چکی تھی اور کام جاری تھا لیکن والیسرائے وزٹ کے باعث کام مین مزید عجلت کی گئی اور وسط اکتوبر مین لال کوٹھی اور اسٹیشن سے احمد آباد تک بجلی کی لین مکمل ہوگئی لال کوٹھی کے احاطہ مین ہز اکسلنسی کے اسٹاف کا کیمپ تھا او دیگر مہمانون کے لئے گیسٹ ہاوس

اور اوسکے قریب مین کیمپ بنایا گیا تھا ان تمام کیمپون مین نہایت نفیس چمن لگائے گئے تھے اور برقی روشنی کا اہتمام تھا اور مہمانون کی ہر ایک ضرورت کا جملہ سامان موجود تھا۔

ویسرائیگل پارٹی اور تمام یورپین مہمانون کی خور و نوش کا اہتمام مسٹر فلیٹی (شملہ والے) کے سپرد تھا اور ہندوستانی معززین کے واسطے کھانے کا انتظام ریاست کے کوٹھ سے کیا گیا تھا مہمانون کی سہولت کے لئے کیمپون مین انکوائیری آفس قایم کئے گئے تھے استقبال و مشایعت مہمانان کا اہتمام چیف سکریٹری و ملیٹری سکریٹری کے سپرد تھا ریلوے اسٹیشن اور پلیٹ فارم نہایت خوبی اور خوشنمائی کے ساتھ آراستہ کئے گئے تھے اور پلیٹ فارم پر تین بلاک بنائے گئے تھے جن مین اپنے اپنے مدارج کے لحاظ سے سرداران و افسران ریاست کی نشست تھی اور سبکو ایک ہی قسم کے ڈریس مین حاضری کی ہدایت تھی۔

ایک مفصل پروگرام انتظامات متعلقہ تشریف آوری ہز اکسلنسی وائسیرائے کا تیار کرایا گیا تھا جسمین جملہ افسران ریاست کے خدمات متعلقہ کی تصریح کر دی گئی تھی چونکہ اس زمانہ مین جابجا سے باغیانہ شرارتون اور خوفناک حملون کی خبرین سننے مین آتی تھین لہذا اس قسم کے اشخاص کی نگرانی خاص طور پر نہایت سرگرمی اور احتیاط کے ساتھ عمل مین لائی گئی تھی خان بہادر اسرار حسن خان نصیر المہام ریاست نے خاص طور پر سرگرمی سے بذات خاص انتظام کیا پولیس کے اکثر ہوشیار افسر مختلف وضعون اور لباسون مین جابجا متعین کئے گئے تھے اور وہ ہر ایسے شخص پر جو اجنبی تھا نگاہ رکھتے تھے۔ کیمپون کے چارون طرف پولیس اور فوج کا سخت پہرہ تھا اور کوئی شخص اون مقامات مین بغیر پاس کے جو نصیر المہامی سے جاری ہوتے تھے نہین جا سکتا تھا کرنل محمد عبید اللہ خان کمانڈر انچیف کی یون تو تمام انتظام پر نگرانی عام تھی لیکن اس انتظام مین اون کے مشورہ و کوشش کا مخصوص حصہ تھا گورنمنٹ کے دو افسر اس

خاص انتظام کو احتیاطاً اور مشورۃً دیکھنے کے واسطے آگئے تھے اونہون نے ہر دو صاحبان متذکرہ بالا کے ہمراہ کل مجوزہ انتظامات کو دیکھا اور اوسپر کامل اطمینان ظاہر کرکے کہا کہ اس سے زیادہ اور بہتر انتظام نہین ہوسکتا۔

۹ نومبر کو رات تک تمام مہمان جن کو دعوت دی گئی تھی اور ایجنسی بھوپال کے جملہ چیفس جو ہز اکسلنسی سے ملنے کے لئے منجانب ایجنسی مدعو کئے گئے تھے بھوپال مین داخل ہوگئے بھوپال ایجنسی کے تمام روسا مع اپنے تمام ہمراہیون کے ریاست کے مہمان تھے۔

۱۰ نومبر کی صبح کو ہز اکسلنسی کا داخلہ تھا علی الصباح اسٹیشن سے لال کوٹھی تک دورویہ فوج و پولیس کی صفین ایستادہ تھین اور اسٹیشن پر استقبالی فوج کا جلوس موجود تھا رعایا نہایت ذوق وشوق سے ہز اکسلنسی کا جلوس دیکھنے کے لئے سڑک کے دونون طرف جمع ہوگئی مین بیگم ۴۵ منٹ پر بمعیت ہر سہ صاحبزادگان ومعین المہام ونصیر المہام اسٹیشن پر پہونچ گئی پلیٹ فارم پر حسب ذیل معززین کو شرکت استقبال کیلئے منجانب ریاست مدعو کیا گیا تھا۔

میان لیسین محمد خان ۔ میان یار محمد خان ۔ میان عاقل محمد خان ۔ سید ضمیر الدین چیف سکریٹری منشی عبد الروف خان وکیل ریاست ۔ میان اقبال محمد خان ۔ بخشی فرید اللہ خان ۔ بادشاہ سید عبد العزیز سردار بہادر ۔ میجر مرزا کریم بیگ سردار بہادر ۔ میجر عبد القیوم خان ۔ کپتان عبد الحسن خان ۔ کپتان عبد الواحد ۔ کپتان مرزا محمد بیگ سردار بہادر ۔ لفٹنٹ محمد ابراہیم ۔ مسٹر سخاوت حسین پرایوٹ سکریٹری ۔ منشی منصب علی فنانشل سکریٹری ۔ منشی عبد الصمد ملیٹری سکریٹری ۔ منشی دودہ نراین مہتمم دفتر حضوریہ قاری محمد سلیمان ڈائرکٹر تعلیمات ۔ خانصاحب حافظ الرحیم ڈائرکٹر لینڈ ریکارڈ مسٹر جمشید جی اسسٹنٹ نصیر المہام ۔ مولوی فضل رب مہتمم بندوبست ۔ منشی سید قدرت علی پریسیڈنٹ میونسپلٹی ۔ سیٹھ نراین داس مہتمم خزانہ ۔ ڈاکٹر عبد الرحمن اسسٹنٹ سرجن ۔ مفتی انوار الحق معاون چیف سکریٹری

مسٹر محمد سلیمان سشن جج ۔ مولوی عبدالغفور مہتمم تنظیمات ۔ ماسٹر احمد حسین کامدار ڈیوڑھی نواب محمد نصر اللہ خان ۔ منشی امیر احمد پرایوٹ سکرٹری کرنل عبید اللہ خان ۔

ٹھیک آٹھ بجے ہز اکسلنسی کی اسپیشل ٹرین پلیٹ فارم پر داخل ہوئی ۳۱ ضرب توپ کی سلامی توپخانہ جلوسی سے سر کی گئی مین نے بمعیت آنریبل صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر سنٹرل انڈیا وصاحب پولیٹکل ایجنٹ بہادر بھوپال حضور وایسرائے کا دروازہ سیلون پر استقبال کیا اور جب حضور ممدوح پلیٹ فارم پر اوترے تو آنریبل ایجنٹ گورنر جنرل بہادر نے میرا تعارف کرایا پھر صاحب ایجنٹ بہادر نے نواب نصر اللہ خان، کرنل عبید اللہ خان، صاحبزادہ حمید اللہ خان، معین المہام، نصیر المہام و مسٹر ہین اور مسٹر آسٹین کوک کو پیش کیا اس عرصہ مین ہز اکسلنسی کونٹس آف منٹو پلیٹ فارم پر اوترین اور صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر نے اون سے میرا تعارف ضابطہ کرایا بعدہٗ ہز اکسلنسی وایسرائے نے بمعیت کرنل عبید اللہ خان اور صاحب پولیٹکل ایجنٹ بہادر اور اپنے اسٹاف کے گارڈ آف آنر کا انسپکشن فرمایا اگرچہ ایسے موقع پر زکان کا کوئی خیال نہین کیا جاتا لیکن حضور وایسرائے نے خاص عنایت سے میری تکان کا خیال فرما کر مجھے اجازت دی کہ مین اپنی جگہہ پر بیٹھ جاؤن اسی دوران مین سرداران ملکی کو ر کونٹس آف منٹو کے سامنے پیش کیے گئے ملاحظہ گارڈ آف آنر کے بعد ہز اکسلنسی کے ساتھ مین اسٹیٹ کوچ پر سوار ہوئی ہمارے ساتھ پولیٹکل ایجنٹ اور وایسرائے کے ایک مصاحب تھے دوسری بگھی مین کونٹس آف منٹو آنریبل ایجنٹ گورنر جنرل بہادر نواب محمد نصر اللہ خان بہادر ملیٹری سکرٹری وایسرائے اور تیسری بگھی مین لیڈی ایلین ایلیٹ، لیڈی انٹرم، صاحبزادہ حمید اللہ خان اور اے جی جی کے فرسٹ اسسٹنٹ تھے باقی بگھیون مین حسب مدارج سردار و مہمان تھے یہ جلوس اسٹیشن سے لال کوٹھی روانہ ہوا راستون کی آرایش اور رعایا کا جوشِ مسرت وشوق دیکھہ دیکھہ کر ہز اکسلنسی بہت مسرور

ہوتے تھے پل پختہ پر مدارس جہانگیریہ وسلیمانیہ کے طلباء اپنے اپنے یونیفارم مین چھوٹے چھوٹے نشان جن پر مارکہ بھوپال بنا ہوا تھا ہاتہ مین لئے صف بستہ ایستادہ تھے ہز اکسلنسی کی سواری قریب پہونچنے پر اونہون نے اپنے نشانون کو جھکا کر نعرۂ خوش آمدید ومرحبا بلند کیا اس منظر کو ہز اکسلنسی نے نہایت مسرت سے دیکھکر مجھ سے اون کو دریافت فرمایا اور جب یہ معلوم ہوا کہ طلبای اسکول ہین تو اور بھی مسرور ہوئے تقریباً (۲۰) منٹ مین یہ جلوس فوجی تزک واحتشام کے ساتھ لال کوٹھی پر پہونچا اور وہان دو تین منٹ ڈرائنگ روم مین والسیراے کے ساتھ بیٹھنے کے بعد مین صدر منزل پر واپس آئی -

۱۰ بجے صاحبزادہ حمید اللہ خان اور منشی اسرار حسن خان مزاج پرسی کے لئے گئے فارن سکرٹری اور ملیٹری سکرٹری نے ڈرائنگ روم مین لب فرش تک استقبال کیا اور اس ڈپیوٹیشن نے میری جانب سے حضور وایسرای کی مزاج پرسی کی صاحب فارن سکرٹری نے اون کو عطر پان دیا اور پھر رخصت کے وقت سکرٹری صاحبان مذکور نے لب فرش تک مشائعت کی۔

۱۰ بج کے ۴۵ منٹ پر منجانب حضور والسیراے ایک ڈپیوٹیشن لال کوٹھی پر مجھے لیجانے کے واسطے صدر منزل پر آیا اور ۱۰ بجکے ۵۵ منٹ پر مین بمعیت نواب محمد نصر اللہ خان، صاحبزادہ محمد حمید اللہ خان، معین المہام، نصیر المہام، سردار بہادر عبد العزیز بادشاہ اور میان اقبال محمد خان کے حضور والسیراے کی ملاقات کے لئے لال کوٹھی روانہ ہوئی - کرنل عبید اللہ خان چونکہ والسیراے کے اے ڈی سی تھے اسلئے حضور ممدوح کے اسٹاف مین ڈیوٹی پر ہی تھے یہ ملاقات ایک درباری شامیانہ مین جو احاطہ لال کوٹھی مین نصب تھا کی گئی میر اگارڈ آف آنر اس موقع پر ۵۶ نمبر رائفل سے تھا جو سیہور سے آیا تھا صاحب فارن سکرٹری نے استقبال کیا اور لب فرش تک حضور والسیراے لینے کو آئے میری نشست حضور والسیراے کے جانب راست اور سرداران

ریاست کی جانب جیپ تھی۔

حضور والیسرائے سے اخلاقی گفتگو رہی سرداران ریاست نے نذر پیش کی اور نذر کے وقت صاحب پولٹیکل ایجنٹ بہادر نے ہر سردار کا نام پکارا بعدۂ حضور والیسرائے نے اپنے دست مبارک سے مجھے عطر و پان دیا اور ہار پہنایا اور سرداران ریاست کو صاحب ملیٹری سکریٹری نے عطر و پان دیا حضور والیسرائے کی ملاقات کے بعد کوئنٹس آف منٹو کی ملاقات کے لئے شامیانہ سے اوٹھکر لال کوٹھی گئی جہان مسٹر بیلی نے مجھے رسیو کیا۔

۱۲ بجکر ۲۰ منٹ پر معین المہام ریاست میان عاقل محمد خان چیف سکریٹری اور سردار بہادر میجر کریم بیگ حضور والیسرائے کو ملاقات بازدید کے واسطے لانے کو لال کوٹھی پر حاضر ہوئے پروگرام یہ مقرر ہوا تھا کہ والیسرائے کی ملاقات بازدید کے بعد کوئنٹس آف منٹو ایک بجکر ۱۵ منٹ پر میرے ملنے کے لیے تشریف لائینگی لیکن جبکہ استقبالی ڈپوٹیشن حضور والیسرائے کے لانے کے لئے روانہ ہوچکا تھا یہ معلوم ہوا کہ کوئنٹس آف منٹو اور دیگر لیڈیز کی خواہش یہ ہے کہ وہ اس ضابطہ کے دربار کو جس مین اونکی ہم جنس فرمانروا اور ملک معظم کے قایم مقام کی ملاقات ہوگی اور جس مین وہ ازروے ضابطہ شریک نہین ہوسکتی ہین دیکھین لہذا قبل اسکے کہ ہز اکسلنسی صدر منزل پر تشریف لائین ایک ڈپوٹیشن کوئنٹس صاحبہ اور دیگر لیڈیز کے لینے کے لئے روانہ کیا گیا اور وہ سب بسواری موٹر کار محل پر تشریف لائین اونکی نشست کے لئے درباری دالانون کی گیلری مین انتظام کیا گیا۔

۱۲ بجکر ۲۵ منٹ پر حضور والیسرائے مع اسٹاف کے صدر منزل پر تشریف لائے اسکارٹ مین امپیریل سروس ٹروپس کے دستے تھے اور صدر منزل کے سامنے گارڈ آف آنر صف بستہ تھا ہز اکسلنسی کی گاڑی پہونچتے ہی اوس نے سلامی ادا کی اور (۳۱) ضرب توپ قلعہ سے سر ہوئین مین نے مع نواب محمد نصر اللہ خان و صاحبزادہ حمید اللہ خان ہز اکسلنسی کو

بگھی سے اُتارا۔

صدر منزل نہایت آراستہ تھا پچھلے دالان مین دربار منعقد ہوا وایسرائگل اسٹاف اور سرداران ریاست اپنی اپنی جگہہ پر بیٹھے۔

دو کرسیان زرنگار حضور وایسرائے اور میرے لئے ایک تخت پر جو مسند زرین سے آراستہ تھا رکھی گئی تھین ریاست کی طرف سے حسب ذیل سرداران و افسران دربار مین شریک تھے نواب محمد نصر اللہ خان۔ صاحبزادہ محمد حمید اللہ خان۔ سید نصیر الدین معین المہام ریاست منشی اسرار حسن خان نصیر المہام ریاست۔ میان یسین محمد خان۔ میان یار محمد خان۔ میان عاقل محمد خان۔ میان ولایت علی خان۔ میان حی محمد خان۔ میان سالار محمد خان۔ سید ضمیر الدین چیف سکرٹری۔ منشی عبد الروف خان وکیل ریاست۔

مسٹر ہین پرنسپل الگزنڈرا ھائی اسکول۔ میان اقبال محمد خان۔ میان قدر محمد خان۔ میان محمود علی خان۔ میان نور محمد خان۔ میان افضل محمد خان پسر میان نذیر محمد خان۔ بخشی فرید اللہ خان۔ عبد العزیز بادشاہ سردار بہادر میجر کریم بیگ سردار بہادر کپتان محمد بیگ سردار بہادر محمد عبد القیوم خان۔ کپتان عبد الحسین خان۔ کپتان عبد الواحد۔ مسٹر سخاوت حسین پرائوٹ سکرٹری۔ منشی منصب علی فنانشل سکرٹری۔ مسٹر عبد الصمد ملیٹری سکرٹری۔ منشی ادده نرائن مہتمم دفتر محاسبی۔ قاری محمد سلیمان ڈائرکٹر تعلیمات۔ مسٹر کوک خان صاحب احتفاظ الرحیم ڈائرکٹر لینڈ ریکارڈ۔ مسٹر جمشید جی اسٹنٹ نصیر المہام۔ مولوی فضل رب مہتمم بندوبست۔ منشی سید قدرت علی پریسیڈنٹ میونسپلٹی۔ سیٹھہ نراین داس مہتمم خزانہ۔ ڈاکٹر عبد الرحمن اسسٹنٹ سرجن۔

کرنل عبید اللہ خان چونکہ وایسرائگل اسٹاف مین تھے اسلئے وہ ہز اکسلنسی کے ہمراہیون کے زمرہ مین شریک دربار تھے۔

دربار ہال مین داخل ہونے پر تمام حضار نے تعظیم ادا کی جب ہز اکسلنسی کرسی پر متمکن ہو گئے تو اوّل الذکر (١٢) سرداروں نے نذرین پیش کین نذرین پیش ہوجانے کے بعد مین نے حضور وائسرائے کو عطر و پان پیش کیا اور ہار پہنایا اور پھر آنریبل ایجنٹ گورنر جنرل بہادر اور فارن سکرٹری اور پولیٹکل ایجنٹ صاحب بہادر کو عطر و پان دیا بعد ازان حضور وائسرائے کے اسٹاف کو نواب محمد نصر اللہ خان نے اور باقی ماندہ درباریون کو مہتمم توشکخانہ نے تقسیم کیا۔ عطر و پان کے بعد حضور وائسرائے تشریف لے گئے۔ پھر ایک زنانہ جلسہ ہوا جس مین کونٹس آف منٹو اور دیگر لیڈیز سے ملاقات ہوئی۔ اس ملاقات مین میرے خاندان کے حسب ذیل ممبر شریک تھے۔

(١) قیصر دولہن، بیگم۔ نواب محمد نصر اللہ خان
(٢) شہریار دولہن، بیگم۔ کرنل عبید اللہ خان
(٣) شاہ بانو بیگم۔ صاحبزادہ حمید اللہ خان
(٤) صاحبزادی برجیس جہان بیگم۔
(٥) صاحبزادہ محمد حبیب اللہ خان۔
(٦) صاحبزادہ محمد رفیق اللہ خان
(٧) صاحبزادہ محمد وحید الظفر خان
(٨) صاحبزادہ محمد سعید الظفر خان

چار بجے شام کو پریڈ گراونڈ پر جم خانہ منعقد ہوا اس جم خانہ مین ہز اکسلنسی اور وائسرائیگل پارٹی اور یورپین مہمان اور سرداران و افسران ریاست مدعو تھے۔

جم خانہ کے جملہ انتظامات ملیٹری ڈپارٹمنٹ سے کئے گئے تھے میرے چارون پوتے باڈی گارڈ کے فل ڈریس مین میرے ساتھ تھے اور اس ڈریس مین انکی صورت ایسی پیاری معلوم ہوتی تھی کہ تمام مہمانون کی توجہ انھین کی طرف تھی ہز اکسلنسی کی تشریف آوری کے بعد فوجی کھیل شروع ہوئے ان کھیلون مین ایک مصنوعی جنگ نہایت دلچسپی سے دیکھی گئی پریڈ کے جنوب مین ایک پہاڑی ہے جس پر سے سرحدی جرگے فیر کرتے ہوئے برٹش فوج کے اوپر حملہ آور ہوئے لیکن برٹش فوج نے نہایت ہوشیاری کے ساتھ اون کا محاصرہ کر لیا اور ایک بڑی تعداد محصورین کی قتل ہوئی اور باقی

سب گرفتار ہوگئے، پھر یہ جرگے زخمی حالت میں محاصرین کی حراست میں خیمون کے سامنے سے گذرے لڑائی کے بعد مارچ پاسٹ ہوا اور کونٹس آف منٹو نے افسرون اور سپاہیون کو انعام تقسیم کیا

۱۱ نومبر کو ساڑھے سات بجے صبح کونٹس آف منٹو نے لیڈی لینڈون ہاسپٹل کا معائنہ کیا مین بھی موجود تھی، بر جیس جہان بیگم میرے ہمراہ تھین۔ معائنہ سے فارغ ہوکر ہم سب سلطانیہ گرلس اسکول مین آئے اسکول کو مسٹر بخش لیڈی سپرنٹنڈنٹ نے نہایت عمدگی سے آراستہ کیا تھا، لڑکیان ایک ہی قسم کے لباس مین تھین دونون طرف لیڈی سپرنٹنڈنٹ اور زنانہ اسٹاف استادہ تھا لڑکیان صف بندی کے ساتھ کھڑی تھین اور اکثر لیڈیز بھی ہمارے پہونچنے سے پہلے آگئی تھین لیڈی ایلین ایلیٹ اور لیڈی انٹرم بھی موجود تھین، جس وقت ہم سب وہان پہونچے تو سب نے تعظیم ادا کی، ہمارے بیٹھنے کے بعد لڑکیون نے نیشنل اینتھم اور گاڈ سیو دی کنگ کو گایا پھر انگریزی اُردو مین ریسٹیشن کیا، اس ریسٹیشن نے لیڈیز پر بہت اچھا اثر ڈالا اور وہ سب لڑکیون کے ڈسپلن اور ریسٹیشن کو دیکھکر خوش ہوئین ہر اکسلنسی نے نہایت پسندیدگی اور خوشنودی ظاہر فرمائی اسکے بعد مسز بخش نے ایڈرس پڑھکر اور اسکو ایک خوبصورت کاسکٹ مین رکھکر ہر اکسلنسی کے سامنے پیش کیا، ہر اکسلنسی نے ایستادہ ہوکر حسب ذیل جواب ارشاد فرمایا۔

یور ہائینس و دیگر خواتین۔

مین آپ کے اُن مسرت آمیز ریمارک سے نہایت متاثر ہوئی جو آپ نے میرے اور ہز اکسلنسی کے ورود بھوپال کے متعلق کئے ہین اور جنھین آپ نے میرے سلطانیہ اسکول میں آنے کو باوقعت ظاہر کیا ہے ہندوستان مین کہین عورتون کی حالت بھوپال سے بہتر نہ ہونی چاہیئے کیونکہ حسن اتفاق سے یہین مسلسل چار بیگمات فرمانروا رہی ہین ایسی بے نظیر حالت مین یہ بات ضروری ہے کہ فرمانروائے بھوپال کا دل اپنی ہمجنسون کی تعلیم سے ہمدردی کرے عورتون کا اثر ہندوستان مین بھی اتنا ہی عظیم کارگر

اور مفید ہے جسقدر کہ مغرب مین دنیا بھر مین آیندہ نسلین ماؤن کے زیر اثر ہوتی ہین اور ہمیشہ مائین ہی اونکی طبیعتون کو ڈھالینگی اسلیئے یہ بات نہایت ضروری ہے کہ عورتون کے اس اثر کو مفید بنانے کے لیئے اون کو اپنے زمانہ کے ساتھ چلنا چاہیئے مین نے اکثر یور ہائینس کی اون کوششون کی بابت سنا ہے جو آپ اپنی ریاست کی زنانہ تعلیم کی ترقی مین کرتی رہی ہین اور مین مسنر بخش کے اُن خیالات سے بالکل متفق ہون جو اونہون نے ابھی یور ہائینس کے خیالات پردہ کے بابت ظاہر کیئے ہین اگرچہ بعض لحاظون سے پردے مین کچھہ نقص ہون لیکن حقیقت مین ایسی پُرانی رسم کے توڑنے سے ترقی نہین کیجاسکتی جو اون لوگون کو مرغوب ہے جنکی ترقی مطلوب ہے مین یہ سنکر بہت خوش ہوئی کہ اس مدرسہ کی تعلیم زیادہ ترعملی ہے اور مین یہ دیکھکر بھی بہت خوش ہوئی کہ یہان کی فہرست مضامین مین مذہبی تعلیم سب سے مقدم ہے ابھی تک زنانہ تعلیم ہندوستان مین بالکل ابتدائی حالت مین ہے لیکن گذشتہ چند سالون مین اس نے بہت ترقی کی ہے ابھی تک یہان بھی مضامین اور کتب معینہ مین انگریزی طرز کی تقلید کی گئی ہے مگر مجھے یقین ہے کہ تھوڑے ہی دن مین ہندوستانی خاتونین اپنے لیے خود کتابین لکھکر اپنے خیالات کا اظہار کرسکینگی جسمین مغرب کے تجربے مجموعہ حکمت مشرق کی پُرانی روایتون اور طریقون پر چلاوینگی آپ کے مدرسہ مین تعداد طالبات کی ترقی کو مین نہایت عمدہ شگون سمجھتی ہون اور مجھے امید ہے کہ یہ ہمیشہ یون ہی ترقی کنان رہے گی آخر مین لارڈ ہیلفکس کا ایک فقرہ نقل کرتی ہون جو اس موقع پر بہت موزون اور حسب حال ہے وہ لکھتے ہین کہ ”مردون کی تعلیم کی نسبت زنانہ تعلیم سے نوع انسان کی ترقی کو بہت زیادہ امداد ملتی ہے“ یہ الفاظ بالخصوص ہندوستان جیسی اقوام کے واسطے نہایت درست ہین جہان مان اور بیوی واقعی بہت اثر رکھتی ہین اگر اُنکی تربیت ناقص رہ گئی تو مردون کی ترقی ممکن نہین مین پھر آپکے اس استقبال کا شکریہ ادا کرتی ہون اور اس مدرسہ کے لیئے ہر قسم کی کامیابی کے لیئے

دعا مانگتی ہون ۔

تقریر کے بعد ہر اکسلنسی نے اپنے دست مبارک سے لڑکیون کو انعام تقسیم کیا اور حسب ذیل معائنہ وزیٹر بک پر اپنے قلم خاص سے تحریر فرمایا ۔

"سلطانیہ گرلس اسکول کا معائنہ کر کے مین نہایت ہی محظوظ ہوئی ۔ طالبات نے انگریزی کا نہایت ہی اچھا ریسٹیٹشن کیا اون کے صاف چہرے ۔ اور اونکی ذہانت بہت نمایان تھی وہ دلچسپی جو ہر ہائینس بیگم صاحبہ اس مدرسہ کے ساتھ لیتی ہین اوس سے معلم اور متعلم دونون کو مدد پہونچے گی جو کچھ کہ ترقی بچون کی تعلیم مین کی گئی ہے اوسکو سنکر مین نہایت خوش ہوئی مورخہ ۱۱ نومبر ۱۹۰۹ء دستخط میری منٹو دلیڈی منٹو"

اسکول کے معائنہ مین ہر اکسلنسی کو نہایت دلچسپی ہوئی اور جس قدر وقت مقرر کیا گیا تھا اوس سے بہت زیادہ وقت صرف ہوا ۔ یہان سے ہماری پارٹی پرنس آف ویلز کلب مین بغرض ادائے رسم افتتاح آئی کلب کو عطیہ فیضی اور آبرو بیگم نے بہت اچھے سلیقہ سے آراستہ کیا تھا پھاٹک پر آٹھ ممبران نے جنکے نام ذیل مین تحریر ہین استقبال کیا ۔

(۱) قیصر دولہن (بیگم نواب محمد نصر اللہ خان) (۵) سردار دولھن ۔

(۲) شہریار دولہن (بیگم کرنل عبید اللہ خان) (۶) اہلیہ میان یسین محمد خان ۔

(۳) شاہ بانو (بیگم صاحبزادہ حمید اللہ خان) (۷) اہلیہ میان یار محمد خان ۔

(۴) سلطان دولھن ۔ (۸) اہلیہ میان نظیر محمد خان ۔

کلب کی تمام خواتین ممبر تعظیماً کھڑی ہوئی تھین جب ہم سب بیٹھ گئے تو آفتاب بیگم سکریٹری کلب نے ہر اکسلنسی سے اجازت لیکر ایڈریس پڑھا جسکا انگریزی ترجمہ پہلے ہی سے یوروپین لیڈیز کے پاس

بھیجدیا گیا تھا ایڈریس ختم ہونے پر اوسکو کاسکٹ مین رکھکر ہر اکسلنسی کے روبرو پیش کیا اور نقرئی کلید مجھے دی مین نے ہر اکسلنسی سے افتتاح کی خواہش کی ہر اکسلنسی نے اپنی کرسی سے اوٹھکر پہلے ایڈریس کے جواب مین یہ تقریر فرمائی۔

یور ہائینس و دیگر خواتین۔

مین نے اس کلب کی سکرٹری آفتاب بیگم کے پیش کردہ ایڈریس کو نہایت مسرت سے سنا میرے خیال مین بھوپال مین لیڈیز کلب کا وجود اس ریاست کی عملی ترقی کی نہایت بین اور واضح مثال ہے۔ اس قسم کی مجالس کو انگلستان مین بھی جاری ہوئے کچھ زیادہ عرصہ نہین ہوا اور اس کلب کا یہان قایم ہونا صاف ظاہر کرتا ہے کہ یور ہائینس زمانہ کے ساتھ ساتھ ترقی کرنے کی اہمیت کو کتنی اچھی طرح سمجھتی ہین مدرسے سے نکلنے کے بعد تعلیم صرف دوسرون سے میل جول اور گفت و شنید سے جاری رہ سکتی ہے اور اسکے لئے اس قسم کی مجلسون سے بہتر اور کوئی شے نہین ہو مجھے یقین ہے کہ ہر رائل ہائینس دی پرنسس آف ویلز یہ بات سنکر نہایت خوش ہونگی کہ بھوپال مین اونکی یادگار اس طرح قایم کی گئی ہے اور مجھے امید ہے کہ اس سے خواتین بھوپال کی تمدنی زندگی اور حالات معاشرت مین بھی ایک نئی بات پیدا ہو جائیگی مین اسکے ممبرون کو اس سے بہتر اور کوئی صلاح نہین دے سکتی کہ وہ اپنے کاروبار اور اپنے حسن اخلاق مین ملکہ وکٹوریہ پرنسس آف ویلز اور اپنی فرمانروا ہر ہائینس بیگم صاحبہ کی تقلید کرین اب مین بڑی خوشی سے اس کلب کا افتتاح کرتی ہون اور اسکے ممبرون کیلئے ہر ایک کامیابی چاہتی ہوں۔

عطیہ فیضی نے ہر اکسلنسی کی تقریر کا اسیوقت اُردو ترجمہ کرکے ممبران کلب کو سنایا اور پھر ہر اکسلنسی نے کلب کے افتتاح کی رسم ادا کی اور کلب ہال مین کل لیڈیز ممبر سلام سے مشرف ہوئین۔

کلب کے چمن وصحن مین مدرسہ وکٹوریا کی لڑکیان سلام کے لیئے حاضر تھین ہز اکسلنسی یہان سے اوٹھکر اون کے پاس گیئین اور سب کا سلام قبول فرمایا اور لڑکیون نے ہز اکسلنسی پر پھول برسائے۔

کلب سے ہز اکسلنسی لال کوٹھی تشریف لے گیئین اور دن کا یہ پہلا حصہ ان زنانہ دلچسپیون مین کل مہمان لیڈیز نے صرف کیا۔

شام کو ۴ بجے ویر اکسلنیز الگزینڈرا ہائی اسکول تشریف لائے مسٹر سی ایچ بین ایم اے پرنسپل نے مع اسٹاف کے پنڈال تک استقبال کیا اور چونکہ ہین ویر اکسلنیز سے پہلے اسکول مین پہونچ چکی تھی اسکول ہال کے دروازے پر مین نے رسیو کیا۔ راجہ صاحب راج گڈہ و نرسنگڈھ اور معززین شہر بالخصوص وہ معززین جنکے بچے اسکول مین داخل ہین اس موقع پر مدعو کیئے گئے تھے ویر اکسلنسیز جب کرسیون پر متمکن ہوگئے تو مسٹر بین نے ایڈرس پڑھا اور اسکو پیش کیا ہز اکسلنسی نے جواب مین فرمایا۔

مسٹر بین

مین آپکے پیش کردہ ایڈرس کا شکریہ ادا کرتا ہون اور مین امید کرتا ہون کہ آپ اپنے اسٹاف اور اپنے طلبار کو میری اوس تحسین کی اطلاع دینگے جسکے وہ اس دلی خیر مقدم پر مستحق ہین مجھکو اور لیڈی منٹو کو ہر ہائینس کے بنا کردہ بھوپال کے اور بہت سے مفید انسٹی ٹیوشنو ن کے علاوہ یہان بھی موجود ہونے پر بہت خوشی ہوی بھوپال ہر ہائینس کی روشن خیالی اور عقلمندی کا نہایت ممنون ہے ہر ہائینس نے اپنی ریاست کے اعلیٰ طبقہ کو اونکی ذمہ داریون سے آگاہ کرنے اور اپنی رعایا کو ریاست کی اعلیٰ خدمات کے قابل بنانے کی سخت ضرورت اور عظیم اہمیت کو اپنی مال اندیشی اور خردمندی ومصلحت بینی سے سمجھ لیا اور وہ آیندہ زمانے مین خود اپنی رعایا سے اپنے

انتظامی کاروبار مین اعانت کی متوقع ہین اور ریاست کے اعلیٰ عہدے غیر ملکی لوگون کے بجائے اُنھین سے پُر کیا جا ہتی ہین اور یہی اس مدرسہ کی اصل غرض ہے اور اسی لئے یہ مدرسہ معمولی ہائی اسکولون سے کچھ بالا ہونا چاہتا ہے چنانچہ یہ دیگر مدارس کی تعلیم کے علاوہ اپنے طلبا مین اُن صفات کے پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے جو انسان مین اخلاقی جراءت پیدا کر کے اُسکو روزانہ زندگی کے کارزار ہستی مین کامیاب کرتی ہے اوائل عمر کی تربیت ہی انسان بناتی ہے مشہور آفاق سعدی شیرازی نے بالکل سچ کہا ہے ''جور استاد بہ زمہر پدر''

مجھے یقین ہے کہ مرور ایام کے ساتھ الگزنڈرا ہائی اسکول کی مردانہ تعلیم و تربیت شاعر کے قول کی تصدیق کریگی اور جو طلبا اسکی چار دیواری سے نکلینگے وہ صحیح المزاج خوش خلق خداترس اور اپنے ملک کی نہایت ممتاز منتظمہ ہز ہائینس کے جان نثار اور وفادار خادم ثابت ہون گے جن کے وہ اسقدر ممنون منت اور زیر بار احسان ہین -

یور ہائینس و دیگر حضار جلسہ اب مین الگزنڈرا ہائی اسکول کا افتتاح کرتا ہون -

ہز اکسلنسی کی اسپیچ کے بعد رسم افتتاح ادا کی گئی چند طلبا نے ریسٹیشن کیا حمید اللہ خان نے ایک دلچسپ نظم سنائی اور ہز اکسلنسی نے (۲۰) طلبا کو انعام تقسیم کیا -

اسکے بعد ایڈورڈ میوزیم کے افتتاح کے لئے ہز اکسلنسی اور کل مہمان گئے وہان نواب محمد نصر اللہ خان سید نصیر الدین معین المہام ریاست نے استقبال کیا سب کے بیٹھ جانے کے بعد معین المہام ریاست نے ایڈورڈ میوزیم کی مختصر رپورٹ پڑھی رپورٹ ختم ہونے کے بعد ہز اکسلنسی نے فرمایا -

مسٹر نصیر الدین - مین علیا حضرت کا نہایت شکر گزار ہون کہ اونہون نے مجکو اس میوزیم

کے افتتاح کا شرف دیا ہین آپکی اس محنت اور جان فشانی سے بھی واقف ہون جو آپنے اسمین صرف کی ہے اور مین نواب نصر اللہ خان کی اوس کوشش کو جانتا ہون جو اونہون نے علیا حضرت کی بلحوظ خاطر خواہش کو پورا کرنے مین کی ہے۔ عجائب خانون کی اہمیت اور ضرورت روز بروز بڑہتی جاتی ہے۔ وہ صرف تماشا گاہ ہی نہین بلکہ انکی بڑی غرض یہ ہے کہ عوام کی دسترس مین قدرتی اشیاء اور طبعی چیزون کے ایسے نمونے آجائین جو انکو سائنٹیفک اور ٹکنیکل تعلیم و تربیت کی طرف متوجہ کرین جسکی اس زمانہ مین نہایت ضرورت ہے ہندوستان کے سرگروہ اصحاب روز بروز اس بات کو زیادہ سمجھتے جاتے ہین کہ محض کتابی تعلیم کے فوائد محدود ہین اور لوگون کی تربیت کے لئے زیادہ عملی تعلیم کی ضرورت ہے مجھے یقین ہے کہ یہ عجائب خانہ ہر ہائینس کی نگاہداشت مین عمدہ طریقون پر بڑہکر اعلیٰ درجہ کی ترقی کریگا اور لوگون کو اس سے فنون زراعت و جنگل معدنیات و دیگر صنائع مین معقول آسانیان ہوجائینگی مجھے امید ہے کہ الگزنڈرا ہائی اسکول کے طلبا جسکا مین نے ابھی افتتاح کیا ہے یہان اکثر آیا کرین گے مجھے یقین ہے کہ یہ ملک معظم کے نام سے موسوم ہونے کے قابل ثابت ہوگا اور علیا حضرت کی اُن تمام امیدون اور خواہشون کو پورا کریگا جنکے لئے اُنہون نے اسکو ایسی فیاضی سے بنا کیا ہے

تقریر کے بعد حضور وایسرائے نے میوزیم کا افتتاح فرمایا اور سب نے اوسکی سیر کی سیر سے فارغ ہوکر ہز اکسلنسیز اور مہمانان اپنی اپنی فرودگاہ پر روانہ ہوگئے۔

۸ بجے شب کو اسٹیٹ بنکوائٹ ہوا لال کوٹھی سے احمد آباد تک رنگین گلاسون کی روشنی نہایت اہتمام اور نفاست کے ساتھ تھی فصیل شہر قلعہ اور بیرون شہر کی پہاڑیون پر بھی چراغان تھا۔

قصر سلطانی اور راحت منزل باغ ضیاء الابصار مین گلاسون، جاپانی قندیلون، بجلی اور گیس

کی خوشنما روشنی تھی۔

۸ بجے ہیر اکسلنسیز اور کل مہمان کوٹھی راحت منزل پر ڈنر کے لئے تشریف لائے ڈنر ختم ہونے پر مین مع صاحبزادگان و معین المہام و نصیر المہام ڈنر ہال مین گئی کنگ امپرر کے جام صحت نوش ہونے کے بعد مین نے حسب ذیل تقریر کی"

یور اکسلنسیز لیڈیز اینڈ جنٹلمین

در اصل میرے پاس کافی الفاظ نہین ہین جنکے ذریعہ سے مین اوس جوش مسرت کو ظاہر کرون جو یور اکسلنسی اور یور اکسلنسی کی خاتون محترمہ لیڈی منٹو کے بھوپال تشریف لانے سے میرے دل مین موجزن ہے۔

یور اکسلنسی۔

یہ ظاہر ہے کہ اس سے قبل بھی یور اکسلنسی کے جانشینان ماسبق نے ریاست بھوپال اور میری والدہ کو اپنی تشریف آوری سے مشرف فرمایا ہے لیکن میرے دور حکومت مین یہ پہلا موقع ہے کہ مین ہز امپیریل مجسٹی ملک معظم قیصر ہند کے قایم مقام کو خیر مقدم کہتی ہون اور مین نہایت خوش ہون کہ حسن اتفاق سے جس معزز مہمان کے خیر مقدم کرنے کا مجھکو شرف حاصل ہوا ہے اوسکی ذات عالی ایک ایسے تاریخی واقعہ کی یاد دلاتی ہے جسکو ظہور پذیر ہوئے کامل ایک صدی گذرتی ہے انیسوین صدی کے آغاز مین جسوقت کہ ریاست بھوپال سے مورث اعلی نواب وزیر محمد خان مختار ریاست کے زیر امارت مہاراجہ بھونسلہ و گوالیار کی متحدہ قوت کا مقابلہ کر رہی تھی یور اکسلنسی کے دادا لارڈ منٹو جنہون نے ہندوستان مین برٹش اقتدار کو مستحکم کیا گورنر جنرل تھے ان دونون مین سلسلہ اتحاد و روابطہ قایم ہوا اور اوس کا یہ خوشگوار نتیجہ نکلا کہ ریاست بھوپال برٹش اقتدار کے ظل حمایت مین آئی اور ایک مکمل عہدنامہ دوستی و اتحاد دایمی کا قایم ہوا۔

یور اکسلنسی-

بھوپال مین امن وامان کا جو سنگ بنیاد رکھا گیا اور جسپر ترقی کی یہ عمارت تیار ہوتی ہی وہ دراصل یور اکسلنسی کے جدامجد ہی کا خریطہ ہے جو ۷ جنوری ۱۸۱۰ء کو ضبط تحریر مین آیا تھا لہذا یور اکسلنسی اور میرے دیگر محترم مہمان اس واقعہ سے میرے اوس جوش مسرت کا اندازہ کر لینگے جو مجھکو اپنی ریاست مین ایسے مہمان عزیز کی تشریف آوری سے ہوا ہے -

یور اکسلنسی-

مجھے اپنے اون جذبات وفاداری اور خیالات دوستی کے متعلق جو تاج وتخت برطانیہ کے ساتھہ ہین بالاختصار صرف اس قدر بیان کرنا کافی ہے کہ مین والیان ریاست ہند مین اوس خاندان سے ہون جسکے رگ وریشہ مین برٹش امپائر کی وفاداری ابتدا سے شامل رہی ہے اور جسنے ہندوستان مین سب سے پہلے یونین جیک کی عزت کی اور اپنی دوستی کا تحفہ پیش کیا -

یور اکسلنسی-

جس وقت سے کہ عنان حکومت ریاست بھوپال بیگمات کے ہاتھون مین آئی جس سلسلہ کی فی زمانہ مین آخری بیگم ہون عقیدت واطاعت مین خاص جوش اور جذبہ بڑھ گیا جسکو میری نانی نواب سکندر بیگم اور میری والدہ نواب شاہجہان بیگم کے زمانہ کے واقعات ظاہر کر رہے ہین -

یور اکسلنسی

مین بھی اوسی شجر کی ایک ثمر اور اوسی سلسلہ کی جانشین ہون اور جسطرح کہ دور آفتاب کتاب زمانہ کے اوراق مشہور وسنین مین اضافہ کرتا جاتا ہے اوسی طرح برٹش امپائر اور ملک معظم کی وفاداری میرے دل مین افزون ہو رہی ہے اور مجھے یقین ہے کہ میرے آیندہ جانشین اور میرے ممبران خاندان بھی مرور زمانہ کے ساتھہ اوسمین اضافہ کرتے جائینگے اور مجھے اس امر کا کامل یقین ہے کہ میری رعایا مین

سلطنت برطانیہ کی نسبت نہایت عمدہ خیالات ہین اور اوسنے بھی اپنی موروثی روایات کو مثل اپنے رئیس کے قائم رکھا ہے۔

ہر عقلمند آدمی سمجھتا ہے کہ سلطنت برطانیہ نے دول عالم کے مقابلہ مین جو برتری حاصل کی ہے وہ محض فوجی قوت ہی سے نہین بلکہ اوسمین اخلاقی قوت بھی شامل ہے پس ہندوستان پر یہ خدا کی رحمت ہوئی کہ یہ ملک اسی سلطنت کے اقتدار مین آیا بلاشبہ ایک لمحہ کے لئے بھی انکار نہین ہوسکتا کہ سلطنت کی دستگیری وفیاضی سے ہندوستان نے ہر قسم کی ترقیان حاصل کین اور آج ہندوستان جس امن وامان عدل وانصاف اور انگلش قوم کی فیاضی سے بہرہ ور ہے اوسکی نظیر گذشتہ زمانہ مین قطعی مفقود ہے اور اسمین بھی شبہ نہین کہ ہندوستا نکے ہر طبقہ کے باشندے اور بالخصوص عامتاً اہل اسلام ہمیشہ سلطنت برطانیہ کے برکات کا اعتراف کرتے ہین اور اپنی آسودگی وترقی کو برٹش سلطنت اور انگلش قوم کی مہربانی کے ساتھ وابستہ جانتے ہین اور جو معدودے چند اشخاص اس سے انحراف کرین وہ بعینہ سعدی شیرازی کے اس قول کے مصداق ہین ؎

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم	چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

یور اکسلنسی

مین بحیثیت ایک مسلمان کے بلاخوف تردید اس بات کے ظاہر کرنے کا استحقاق رکھتی ہون کہ تاج وتخت برطانیہ کے ساتھ مسلمانون کی وفاداری اور اونکی محبت کسی عارضی مصلحت پر مبنی نہین ہے بلکہ اونکی مقدس کتاب مین اوسکی ہدایت موجود ہے وَلَتَجِدَنَّ اَقْرَبَهُمْ مَّوَدَّةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰى ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّ مِنْهُمْ قِسِّيْسِيْنَ وَرُهْبَانًا وَّاَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ

یور اکسلنسی

صرف مجھے ہی نہین بلکہ تمام ہندوستانی والیان ملک کو اس امر کا اعتراف ہے کہ جس طرح

آفتاب کی روشنی کل جہان مین پھیلی ہوئی ہے ایسے ہی یور اکسلنسی کی تدبیر مملکت کی شعاعین ہندوستان کو منور کر رہی ہین -

اور حقیقتاً یور اکسلنسی نے ہندوستانی جہاز کو ایک ہوشیار امیرالبحر کی طرح طوفان سے بچا لیا اور یہ قوت و فراست یور اکسلنسی کا موروثی حصہ ہے جسکا عموماً تمام ہند کو اور بالخصوص ریاست بھوپال کو ایک صدی پہلے تجربہ ہو چکا ہے -

یور اکسلنسی

میری ریاست کے انتظامات مین جو دقتین مجھکو پیش آئین وہ گورنمنٹ سے پوشیدہ نہین ہین اسلئے مین اونکو بیان کرکے سمع خراشی کرنا نہین چاہتی اور صرف اسپر اکتفا کرتی ہون کہ مین نے وزارت کے سسٹم کو توڑکر جو دو اعلیٰ عہدہ دار شیر مقرر کئے ہین اون سے مجھکو اچھی امداد مل رہی ہے اور نیز میرے آیندہ جانشین نواب محمد نصر اللہ خان کے بھی جو کام سپرد کیا گیا ہے اوسمین اُنہون نے کامل طور سے امداد دی ہے -

مجھے دلی منت پذیری کے ساتھ یہ اعتراف ہے کہ آنریبل کرنل ڈیلی اور میجر بیلی نے ہر ایک ایسے امر مین جو اون کے مشورہ کے قابل تھا نہایت مہربانی کے ساتھ مدد دی ہے جس سے مین بہرہ مند ہوتی رہی -

یور اکسلنسی

میری نانی نواب سکندر بیگم صاحبہ مین جو اسپرٹ خیر خواہی سلطنت برطانیہ کی تھی اور جو کچھ کہ اونکا کارنامۂ غدر ہے وہ پوشیدہ نہین ہے اسیطرح میری والدہ نواب شاہجہان بیگم صاحبہ مین بھی جوش تھا جسکی وجہ سے اونہون نے امپیریل سروس ٹروپس قایم کیا وہی جوش مجھ مین بھی ہے اور اوسی کے اثر سے مین نے اوسپر یہ اضافہ کیا کہ اپنے لڑکے کرنل محمد عبید اللہ خان

کو انصرام امور فوج کا ذمہ دار قرار دیا ہے تاکہ وہ میری خواہشات کی تعمیل اوسی پُرجوش طریقہ سے کرین اون کے کام کے متعلق مین بغیر کسی مبالغہ کے یہ کہہ سکتی ہون کہ تجربات نے اون کے کام پر ایسا ہی مطمئن کیا ہے جسقدر کہ مین خود اپنی ذات سے مطمئن ہوسکتی ہون اور نیز مجھے اس امر کی نہایت مسرت ہے کہ کرنل کی عمدہ خدمات کو ہز مجسٹی ہز رائل ہائینس ہز یور اکسلنسی کمانڈر انچیف افواج ہند نے قدر و استحسان کی نظرون سے دیکھا۔

یور اکسلنسی۔

مین نے آپ کا اور اپنے دیگر محترم مہمانون کا اسپیچ مین بہت وقت صرف کیا ہے لہذا اب مین اپنے معزز مہمانون کی اس مہربانی کا شکریہ ادا کرکے اون سے یہ استدعا کرتی ہون کہ یور اکسلنسی اور یور اکسلنسی کی خاتون محترمہ لیڈی منٹو کا جام صحت نوش کرین۔

میری تقریر ختم ہونے کے بعد حضور وایسرائے نے ارشاد فرمایا۔

یور ہائینس نے یہ فرمایا ہے کہ آپ کے عہد مین وایسرائے کے بھوپال آنے کا یہ پہلا موقع ہے مین یور ہائینس کو یقین دلاتا ہون کہ اس امر سے مجھکو اور زیادہ مسرت ہے کہ آپکی شاندار مہمان نوازی سے مستفید ہونے والا مین ہی ملک معظم کا سب سے پہلا قایم مقام ہون میرے لیے یہ موقع نہایت ہی پُر از معنی ہے کیونکہ (جیساکہ یور ہائینس نے ایسے فصیح الفاظ مین مجھکو یاد دلایا ہے) یہ فخر میری ہی ذات کو رہتا ہے کہ مین اپنے پیش رو لارڈ منٹو کے پوتے ہونے کی حیثیت سے اوس خریطہ کی یاد کو تازہ کرتا ہون جس نے ایک صدی کا عرصہ ہوا کہ ریاست بھوپال اور برٹش گورنمنٹ کے مابین رابطہ اتحاد کی بنیاد قایم کی اور وہ رابطہ بہت سی آزمائشون اور طوفانون کو طے کرکے تا ایندم قایم ہے اس عرصہ مین فرمانروایان بھوپال نے برٹش راج کی وفاداری کے بہت سے

ثبوت دئے ہین یور ہائینس کی نانی یور ہائینس کی والدہ اور خود یور ہائینس نے اپنی تاریخ کے مہتم بالشان واقعات کو نہایت شاندار طریقہ سے قایم رکھا ہے اور خیر خواہی کے ثبوت فقط الفاظ سے نہین بلکہ کارہاے نمایان سے دیئے ہین آپ کے اسلاف نوابان اور بیگمات کی افواج نے بہت سی سخت لڑائیون مین شہرت حاصل کی ہے زمانہ حال مین جبکہ امپیریل سروس ٹروپس کے متعلق لارڈ ڈفرن نے بیس برس ہوئے سلسلہ جنبانی کی تو یور ہائینس کی والدہ ہندوستان کے اون اعلیٰ فرمان روایان مین سے ایک تھین جنہون نے سب سے پہلے اس سلسلہ مین امداد دینے مین پیش قدمی کی وکٹوریہ لانسرز کے نام نے اون کو تخت برطانیہ کے ساتھ متوسل کیا کیونکہ یہ پیشکش ملکہ معظمہ کی جناب مین ایک ریاست ہند کی حاکمہ کی جانب سے ہوئی تھی یور ہائینس کیا مین کہنے کی جرائت کرسکتا ہون کہ آپ کے سفتخر اور دلاور خاندان کا جوش سپاہ گری خود آپ کو پورے طور پر ودیعت ہوا ہے یور ہائینس اپنی امپیریل سروس ٹروپس کی اس آراستگی پر بجا ناز فرما سکتی ہین جو اون کو اب حاصل ہوئی ہے اور جسکی تکمیل آپ کے صاحبزادہ کرنل عبید اللہ خان کی سرگرمی کا نتیجہ ہے مجھے اس امر پر ناز ہے کہ وہ میرے اڈیکانگ ہین - یور ہائینس مین اس امر پر اظہار مبارکباد کئے بغیر نہین رہ سکتا کہ حال کے زمانہ امن و امان مین آپ ہی ایک حاکمہ ہین جنہون نے میدان کارزار بھی دیکھا ہے کیونکہ مجھکو ایک ایسی خبر پہونچی ہے کہ سفر حجاز مین یور ہائینس نے جبکہ آپکا باڈی گارڈ آپ کے ہمرکاب تھا اعرابیون کی ایک جماعت کو جو یکایک حملہ آور ہوئی تھی کچھ نقصان کے ساتھ پس پا کیا - اس حملہ کا غالباً یور ہائینس کے بہادر اسکارٹ نے خوشی سے خیر مقدم کیا ہوگا - آپ کی توجہ فقط انتظام افواج کی طرف ہی مبذول نہین ہے بلکہ آپکے اعلیٰ منتظم ملک ہونے کی شہرت نہایت بجا ہے امور ریاست مین آپکے اون اعلیٰ خیالات کا جو آپ نے نواب نصر اللہ خان کے ذہن نشین کئے ہین یہ نتیجہ ہوا کہ انہون نے آپ کو قابل امداد دی آپ کی ترقی تعلیم خاصکر روساء ہند کی اعلیٰ تعلیم سے دلچسپی آپ کا تعلیم ذہبی

کا احساس آپ کی علیگڈھ کالج اور دیگر تعلیم گاہون کو امداد آپ کی اپنی جنس کی تعلیم سے گہری ہمدردی - آپ کا اپنے ہم مذہب غریبون کے ساتھ شاہانہ کرم اور فیاضی اور آپکا یہ اصول کہ اعلیٰ زمیندار ان ملک عوام الناس کے کامون مین زیادہ نمایان حصہ لے کر آیندہ ریاست کی امداد کا باعث ہون - یہ سب باتین ایسی ہین جو ایک بڑے فرمان روا کے فرائض کی بیش قیمت نظیر ہین اور جن کا عمل درآمد آیندہ ہندوستان مین حکومت برطانیہ کی بھی امداد اور تائید کا باعث ہوگا -

یور ہائینس !

لیڈی منٹو اور مین اس ملاقات کو ہمیشہ یاد رکھین گے نہ صرف آپ کی مہمان نوازی کے تصور سے بلکہ آپ کی اوس محنت کے خیال سے بھی جو آپ بہبودی ریاست اور خوش حالی رعایا کے لئے کرتی ہین جسکے ہم صدق دل سے مداح ہین - مین آپ کی ان عنایت آمیز الفاظ کا مشکور ہون جو آپ نے ہمارا جام صحت تجویز فرماتے وقت فرمائے ہین اور اب لیڈیز اینڈ جنٹلمین مین آپ سے اپنے جلیل القدر میزبان کی خوشی اور بہبودی کا جام میرے ساتھ پینے کی استدعا کرتا ہون -

اس تقریر کے بعد مہمانون کی پارٹی بالاخانہ پر آتشبازی معائنہ کرنے کے لئے گئی - آتشبازی تالاب مین اور لب تالاب ایک ٹیکری پر چھوڑی گئی یہ آتشبازی ہندوستانی اور یوروپین کمپنی نے نہایت عمدہ صنعت کے ساتھ طیار کی تھی - بالخصوص برق و باران اور جہازون کی لڑائی کا سمان نہایت دلچسپ تھا تمام مہمانون نے اس آتشبازی کو بہت پسند کیا آتشبازی کے بعد عطر و پان تقسیم ہو کر یہ جلسہ ختم ہوا

۱۲ نومبر کو ۸ بجے صبح حضور وایسرائے نے مع کل مہمانون کے امپیریل سروس اور افواج ریاست کا معائنہ فرمایا - ہز اکسلنسی گھوڑے پر سوار تھے اور فوجی نظر سے تمام کارروائی کو دیکھ رہے تھے بعد اختتام مارچ پاسٹ کمانڈر انچیف یعنی کرنل عبید اللہ خان مع تمام افسران کے ہز اکسلنسی کے سامنے اپنی

صف مین سے نکل کر حاضر ہوئے ہز اکسلنسی نے بہت تعریف فرمائی - اور کرنل عبید اللہ خان کمانڈر انچیف سے ارشاد کیا کہ تمام افسران اپنے اپنے رسالہ کو اطلاع دین کہ مین نے فوج کو نہایت آراستہ و پیراستہ پایا اور ریویو سے مین نہایت مسرور ہوا - کرنل صاحب نے تمام افسران کو بہ آواز بلند ہز اکسلنسی کے ارشاد کا ترجمہ سنایا اور ہر افسر نے اپنے اپنے رسالہ تک اس پیغام مسرت و تعریف کو نہایت خوشی سے پہونچایا اوسکے بعد ہز اکسلنسی خیمہ مین تشریف لائے اور مجھ سے فوجی کام کی تعریف فرمائی - یہان سے فارغ ہوکر منٹو ہال کا سنگ بنیاد نصب کرنے کے لئے تشریف لے گئے - یہان مین نے حسب ذیل تقریر کی -

یور اکسلنسی ! گذشتہ شب دعوت کی تقریر مین مین نے اپنی اس مسرت کا اظہار کرتے ہوئے جو مجھے یور اکسلنسی کے ورود مسعود پر ہوئی ہے اُن قدیمی اور تاریخی تعلقات کا بھی ذکر کیا تھا جو یور اکسلنسی کے خاندان کے ساتھ اس ریاست کے ہین - انھی تعلقات کی وجہ سے میری دلی خواہش تھی کہ میرے دار الریاست مین یور اکسلنسی کی تشریف آوری کی کوئی یادگار رہے خوش قسمتی سے آج مجھے یہ موقع ملا ہے اور مین چاہتی ہون کہ یہ ہال جسکے سنگ بنیاد رکھنے کی رسم ادا کرنے کے لئے ہم سب یہان جمع ہوئے ہین یور اکسلنسی کی اجازت سے آپکے نام نامی سے موسوم کیا جائے لال کوٹھی اور مہمان خانہ کے قرب مین ایک درباری کمرے اور ریسپشن روم (استقبالی مکان) کی ضرورت ایک عرصہ سے محسوس کی جارہی تھی اور یہ عمارت اس ضرورت کو پورا کردیگی - اس رسم کو ادا فرمانے سے یور اکسلنسی ایسے مکان کی بنیاد رکھ رہے ہین جو آیندہ میرے معزز اور محترم مہمانون کے آرام و راحت اور اس طرح میری خوشی اور مسرت کا باعث ہوگا -

اب مین یور اکسلنسی سے ملتمس ہون کہ اس کا سنگ بنیاد اپنے دست خاص سے نصب فرمادین -

میری تقریر ختم ہونے کے بعد ہز اکسلنسی نے فرمایا کہ

"یور ہائینس - مین نہایت خوش ہون کہ اس ہال کے ذریعے سے بھوپال مین میرا اور میرے پردادا کا نام ہمیشہ قایم رہے گا - جو یور ہائنس کے اس مشفقانہ توجہ کی ایک اور نہایت نمایان مثال ہے جو تمام ہندوستان مین ضرب المثل ہو رہی ہے - مین امید کرتا ہون کہ یہ ہال ان پبلک مقاصد اور ضروریات عامہ کی بجا آوری ہی مین مفید نہ ہوگا جن کے لئے اسکی ضرورت ہے بلکہ اسکے ذریعہ سے ہمیشہ یور ہائینس کی فیاضانہ مہمان نوازی کا ظہور ہوگا اور آپ کے برٹش اور ہندوستانی مہمانون کے دوستانہ تعلقات مین ترقی ہوگی"

تقریر ختم کرکے ہز اکسلنسی نے سنگ بنیاد نصب کیا از ان بعد جلسہ ختم ہوا - شام کو دیر اکسلنسیز کے آنر مین بمقام احمد آباد گارڈن پارٹی ہوئی -

اس پارٹی مین شوٹنگ میچ اور اسپورٹس کا سامان بھی مہیا کیا گیا تھا چارنوشی کے بعد اسپورٹس ہوئے اور میرے اور لیڈی منٹو کے مابین شوٹنگ میچ ہوا -

اس دلچسپ پارٹی کے ختم ہونے کے بعد دیر اکسلنسیز پرائیوٹ طور پر اسٹیشن روانہ ہوئے مین بھی مشایعت کے لئے اسٹیشن گئی اور ۶ بجے ہز اکسلنسی کو خدا حافظ کہا -

۱۳ نومبر کو بھی ایک اور پارٹی احمد آباد مین دی گئی جس مین وہ سب مہمان جو موجود تھے شریک ہوئے اور اس مین مجھ سے اور مسٹر ڈیلی سے شوٹنگ میچ ہوا -

اتھلیٹک میٹنگ

چھ سال سے بمنظوری گورنمنٹ آف انڈیا ریاستہاے ہند کے امپیریل سروس ٹروپس کی مختلف مقامات پر اتھلیٹک میٹنگ منعقد ہوتی ہے جسمین فوجی ورزشون اور کھیلونکا مقابلہ کیا جاتا ہے اس میٹنگ کے جو فوائد ہین وہ حقیقتاً نہایت گرانقدر ہین کیونکہ حصص ہند کی ریاستون کے ٹروپس کے چیدہ جوان وافسر جب ایک جگہہ جمع ہوتے ہین تو اون مین علاوہ اسکے کہ فنون جنگ کے متعلق تبادلہ خیالات ہو ایک دوسرے کی حالت کے معائنہ سے اپنے نقص وخوبی کو محسوس کرنے کا موقع ملتا ہے۔ افسرون مین ارتباط پیدا ہوتا ہے اور مقابلہ کے وقت اپنے اپنے رسالہ کی شہرت وکامیابی کا خیال جوش، اور بہت بڑہاتا ہے۔

آغاز سنہ ۱۹۱۰ء مین کرنل محمد عبید اللہ خان بہادر نے تحریک کی کہ اس میٹنگ کا ساتوان جلسہ بھوپال مین منعقد ہو مین نے اون کی تحریک منظور کی اور ضابطہ کی اجازت کے بعد قریباً ہند کی جملہ ریاستون کو دعوت دی۔ انعقاد میٹنگ کے لئے فروری کی آخری تاریخین مقرر کین۔

کرنل محمد عبید اللہ خان بہادر کو تمام انتظامات کی نگرانی کا حکم دیا گیا۔ اور اونہون نے نہایت ولولے اور شوق سے تمام جزی وکلی امور پر توجہہ کی۔ لیکن افسوس ہے کہ جنوری سے ہی اون کی طبیعت ناساز تھی اور وہ بہت نحیف ہو گئے تھے۔ اسلئے وہ اس جلسہ کے انجام دینے مین حسب دلخواہ حصہ نہ لے سکے لیکن مین کپتان بچر کی مشکور ہون کہ اونہون نے اونکے کام کو اپنے ذمہ لیکر اونکے بوجہہ کو کم کر دیا۔

یوروپین مہمانون کے قیام کے لئے گیسٹ ہوس تھا اور اوسکے احاطہ مین ایک خوشنما کیمپ قایم کر دیا گیا تھا۔ ہندوستانی افسرون اور جوانون کے واسطے باغ حیات افزا اور اوسکے قریب ہی پولو گراونڈ کے متصل کیمپ بنایا گیا تھا۔

مہمانون کی آسایش، اور ضروریات کی تمام چیزین کیمپون مین موجود تھین اور خاطر و مدارات اور چیزون کے مہیا کرنے کے لئے اہلکاران وعہدہ داران ریاست شب و روز کیمپ مین رہتے تھے سلمانون کے لئے کہانا طیار رہوتا تھا اور ہندؤن کے لئے جنس خام دی جاتی تھی۔

ریاستہاے کشمیر، پٹیالہ، گوالیار، رام پور، بیکانیر، بھاولپور، خیرپور، جودہ پور، بھرت پور، فریدکوٹ، اندور، جیند، مالیرکوٹلہ، الور، کپورتھلہ، میسور، کے افسر آئے تھے، اورنیز وسط ہند کے بھی فوجی افسر شریک تھے

۲۳ فروری سے کھیل شروع ہوئے مین بھی وقتاً فوقتاً ان کھیلون کے ملاحظہ کے لئے جاتی تھی ۲۷ فروری تک کھیل ہوتے رہے اِن کھیلون مین پولو نہایت دقیع اور اہم تھا اور اس کا میچ اسی سال بھوپال مین اضافہ کیا گیا تھا۔ علاوہ اون انعامات کے جو مین نے تجویز کئے تھے خاص طور پر پولو کے لیے جنرل ڈرمنڈ نے ایک کپ۔ اور کرنل محمد عبید اللہ خان بہادر نے فاتح ٹیم کے ہر ممبر کے لئے ایک ایک کپ انعام مین رکھا تھا۔

آخری دن یہ سب انعام مین نے گراونڈ پر جا کر تقسیم کئے اور مجھ کو یہ معلوم ہو کر بہت خوشی ہوئی کہ بہر حیثیت سے یہ جلسہ نہایت کامیاب رہا لیکن اِس امر کا نہ مجکو بلکہ تمام یوروپین اور دیسی افسرون کو رنج و افسوس تھا کہ کرنل محمد عبید اللہ خان علیل تھے۔ اور اگرچہ وہ اکثر اوقات میٹنگ مین موجود رہتے تھے لیکن کہیلون مین اون کے ساتھ شریک ہونے سے مجبور تھے۔

۲۶ فروری کی شب کو یوروپین لیڈیز اور جنٹلمینون کو لال کوٹھی مین ڈنر دیا گیا حسب معمول مین بھی گئی لیکن کرنل عبید اللہ خان بوجہ علالت شریک نہ ہو سکے ڈنر کے بعد جب ملک معظم قیصر ہند کا جام صحت نوش ہو چکا تو مین نے یہ تقریر کی۔

آنریبل کرنل ڈیلی، جنرل ڈرمنڈ، لیڈیز و جنٹلمین،

سب سے پہلے میرا فرض ہے کہ مین آپ کی اوس مہربانی کا شکریہ ادا کرون جو آپ نے اِس ٹورنامنٹ

مین دعوت شرکت کو قبول فرما کر ظاہر کی ہے مین آپ سب کو اپنا مہمان دیکھکر بہت خوش ہون کیونکہ ملاقات احباب سے بڑہکر اور کوئی خوشی نہین۔ اور حاضرین مین بہت سے ہین جن کو مین مدت سے اپنا نہایت سچا اور دلی دوست سمجھتی ہون۔ مجھہ کو امید ہے کہ آپ کو اثنا قیام بھوپال مین کوئی تکلیف نہ ہوئی ہوگی۔ مجھہ کو یقین ہے کہ تمام ریاستون سے دیسی افسر اور سپاہی بھی جو میری دعوت کو قبول کر کے میرے مہمان ہوئے ہین ہر طرح آرام سے رہے ہون گے۔

ان مردانہ کھیلون اور ورزشون مین حصہ لیکر وہ سب لوگ اپنے آپ مین اوس بہادری اور دلیری کی بناء قایم کر رہے ہین جسپر تمام شجاعت و مردانگی موقوف ہے۔ اور جس کا فائدہ اون کو ضرورت کے وقت معلوم ہوگا۔ جبکہ وہ میدان جنگ مین ملک معظم کے جھنڈے کے نیچے اوس کا عملی ثبوت دینے کے لئے بلائے جائین گے۔

مین خوش ہون کہ یہ پہلا ٹورنامنٹ ہے جسمین پولو بھی کھیلا گیا ہے۔ یہ کھیل رسالون کے لئے خاص طور پر دلچسپ ہے اور مجھہ کو امید ہے کہ امپیریل سروس ٹروپس کے انسپکٹر جنرل، اور دیسی والیان ریاست اس کو آیندہ بھی قایم رکھین گے۔

اس موقع پر مین کرنل گریمسٹن اور کپتان پیچر کی بیش بہا امدادون کا اعتراف کرتی ہون جو اونہون نے اس جلسے کے انتظام کے متعلق دی ہین کم قسمتی سے صاحبزادہ عبید اللہ خان جو ان تمام انتظامات کے بانی تھے علیل ہوگئے۔ گو کپتان پیچر کی مدد سے اون انتظامات مین خلل نہین آیا اور صاحبزادہ صاحب موصوف کو زیادہ پریشانی نہین اوٹھانی پڑی۔

اب مین تمام حاضرین سے کرنل ڈیلی اور مسنر ڈیلی۔ اور جنرل ڈرمینڈ کا جام صحت پینے کی استدعا کرتی ہون۔

میری تقریر کے بعد جنرل ڈرمینڈ نے فرمایا۔

یور ہائی نس ! کرنل ڈیلی نے مجھے آپ کی اس نہایت پر لطف تقریر کا شکریہ ادا کرنے کی اجازت دی ہے ۔ اور مین تمام مہمانون کی طرف سے آپ کی نہایت فیاضانہ مہمان نوازی کا شکریہ ادا کرتا ہون مین کہہ نہین سکتا کہ ہم اثناء قیام بھوپال مین کس آرام سے رہے مین اس بات پر بھی نہایت ممنون ہون کہ آپنے یہ جلسہ اپنی ریاست مین کرنے کی اجازت دی ۔ اس جلسے کی شاندار کامیابی پر مین یور ہائی نس کو مبارکباد دیتا ہون اور مختلف ریاستون کے افسرون، اور سپاہیون کے آرام وآسایش کے سامان پر خاص طور پر آپ کا شکر گذار ہون ان مین ہر ایک انتظام نہایت مکمل تھا اور کوئی خفیف سی خفیف بات بھی نظر انداز نہین کی گئی تھی ۔ اور شروع سے اخیر تک سب باتین باحسن وجوہ انجام پذیر ہوئین ۔ یہان ۶ مختلف ریاستون کے (۲۱۷) آدمی جمع تھے جنمین سے ہر ایک آپ کا مداح تھا ۔

پولو ٹورنامنٹ جس کا یور ہائی نس نے ذکر کیا ہے فی الواقع ایک نئی بات ہوئی ہے ۔ اور اسکی پہلی فتح بھوپال کے ہاتھ رہی ہے مین اسکو آیندہ بھی قایم رکھنے کی بابت یور ہائی نس کے ایما پر کاربند ہونے کی کوشش کرون گا ۔ اس مقابلہ مین گو ہم مدمقابل کی جرأت اور کوشش کو نظر انداز نہین کر سکتے تاہم ہم سب خوش ہین کہ یور ہائی نس کی ٹیم ہی کامیاب ہوئی ۔ یور ہائی نس کے حکام مین سے ہر شخص نے ایسی محنت وکوشش سے کام کیا ہے کہ ان مین سے کسی ایک کو ممتاز کرنا دوسرون کی حق تلفی ہوگی ۔ تاہم مندرجہ ذیل اصحاب خاص کر بہت اچھی طرح سے کام کرتے رہے ۔ میجر کریم بیگ، میجر عبد القیوم خان، کمانڈنٹ اقبال محمد، مسٹر امیر احمد، مسٹر صفدر علی، اور رسالدار ممتاز حسین۔

مین نواب نصر اللہ خان اور نواب عبید اللہ خان کا بھی نہایت ممنون ہون کہ انہون نے اسمین بہت دلچسپی لی ۔ خاصکر عبید اللہ خان علالت طبع کے باوجود بھی اس جلسے کے کامیاب بنانے مین نہایت کوشان رہے ۔ اور اپنی بیماری کا خیال نہ کرکے رات دن کام کرتے رہے ۔

ہم سب امید کرتے ہین کہ وہ جلد شفاے کلی حاصل کرینگے۔ جلسے کی کامیابی مین سب سے زیادہ اثر خود یور ہائی نس کی توجہہ کا ہے۔

یور ہائی نس نے ازراہ مہربانی کرنل گرمیسٹن، او کیپٹن بچر کی امداد کی تعریف کی ہے لیکن مین آپ کو یقین دلاتا ہون کہ یہ دونون افسر آپ کی، اور آپ کی فوج کی امداد کو اپنا فخر سمجھتے ہین۔

آپ کے تمام مہمان اپنے قیام بھوپال کی نہایت پائدار اور دل خوش کن یادگارین لے جائین گے اور وہ صرف اتھلیٹک میٹنگ کی کامیابی اور بھوپال کے نہایت خوشنما مناظر قدرت ہی کو یاد نہ رکھین گے بلکہ وہ یور ہائی نس کی بے انتہا مہربانی کو بھی فراموش نہ کرسکین گے۔

ہماری دعا ہے کہ یور ہائی نس عرصہ دراز تک دانشمندانہ حکمرانی کے لئے قایم رہین۔ اور آپ کی عظیم الشان ریاست ہمیشہ پھلے، پھولے، اور ترقی کرے۔

صاحبان؟ اب مین آپ سے ہر ہائی نس نواب سلطان جہان بیگم فرمان رواے بھوپال کا جام صحت پینے کا التماس کرتا ہون۔

دوسرے دن کوٹھی راحت منزل پر یوروپین احباب کو گارڈن پارٹی دی اور شب کو تمام مہمان رخصت ہوکر واپس گئے۔

تقریب نسبت

نواب محمد نصر اللہ خان اور کرنل محمد عبید اللہ خان کے باہمی مشورے سے صاحبزادہ محمد حبیب اللہ خان اور صاحبزادی برجبیں جہان بیگم کی نسبت قرار پائی اور یہ امر طے ہوا کہ وسط مارچ مین اس تقریب کو کیا جائے۔

مین نے آنریبل میجر ہیوڈیلی اور دوسرے یوروپین احباب کو مدعو کیا ۱۴ مارچ سنہ ۱۹۰۹ء ۲۶ ربیع الاول سنہ ۱۳۲۸ھ تقریب کی تاریخ مقرر ہوئی۔ ۱۳ مارچ کو قریب شام کے میجر ڈیلی اور مسز ڈیلی مع اپنی لڑکی کے اور نیز دیگر احباب یوروپین جنٹلمین اور لیڈیز اور میجر بیلی صاحب مع مسز بیلی بذریعہ موٹر پرائیویٹ طور پر بھوپال تشریف لاکر لال کوٹھی، گیسٹ ہوس اور خیام مین جو احاطہ کوٹھی مین نصب تھے مقیم ہوئے۔

۱۴ مارچ کو ۹ بجے مین نے ضابطہ کی ملاقات کی اور شام کو تمام احباب بمقام احمد آباد تقریب نسبت مین شریک ہوئے اسی وقت ایٹ ہوم کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔

نواب محمد نصر اللہ خان کی طرف سے تمام ارکین و خوانین ریاست مدعو تھے۔ اور اون کی نشست کا انتظام صدر منزل مین کیا گیا تھا یہان سے ۵ بجے پھول پان ہونے کے بعد جلوس روانہ ہوا۔ اس جلوس مین ماہی مراتب، انفنٹری اور فوج سواران بھی تھی۔ شیرینی و میوے کے خوان مزدور اوٹھائے ہوئے تھے صاحبزادہ محمد حبیب اللہ خان مع اپنے چچا صاحبزادہ حاجی محمد حمید اللہ خان اور اپنے چھوٹے بھائی صاحبزادہ محمد رفیق اللہ خان اور خان بہادر اسرار حسن خان نصیر المہام کے اسٹیٹ کوچ مین سوار تھے۔ امپیریل سروس اور باڈی گارڈ کا اسکارٹ اردلی مین تھا تمام مہمان بگھیون مین ساتھ تھے۔ بینڈ آگے بج رہا تھا اس طرح یہ جلوس صدر منزل سے روانہ ہوکر قصر سلطانی سے گزرتا ہوا راحت منزل پر پہونچا۔ جنوبی دروازہ پر صاحبزادہ وحید الظفر خان اور سعید الظفر خان نے

وہیگانے کی رسم کے طور پر جلوس کو روکا اور جب نواب محمد نصر اللہ خان نے پانچ سو روپیہ دئے تو جلوس کو آگے بڑھنے کی اجازت دی گئی۔ ۵۷

تمام یوروپین مہمان جنوبی برآمدہ کوٹھی سے اس دلچسپ منظر کی سیر کر رہے تھے صاحبزادہ محمد حبیب اللہ خان کی سواری جسوقت پورچ کے قریب پہونچی تو بالاخانہ سے روپے اور اشرفیون کی نچھاور کی گئی۔

حبیب اللہ خان بالاخانے پر مہمانون کے پاس آئے اور جلوس راحت منزل کے مشرقی دروازہ سے واپس ہوا۔ اراکین وخوانین برآمدہ مین بٹھائے گئے۔ اور کوٹھی کی منزل دوم مین نواب محمد نصر اللہ خان بہادر آنریبل میجر ڈیلی ایجنٹ گورنر جنرل بہادر سنٹرل انڈیا اور میجر بیلی پولٹیکل ایجنٹ بہادر کرنل محمد عبید اللہ خان۔ صاحبزادہ حاجی محمد حمید اللہ خان۔ میان ولایت علی خان، میان یسین محمد خان، میان یار محمد خان، میان عاقل محمد خان، میان حی محمد خان، میان عبد الصمد خان کے روبرو باندان رکھے گئے اور صرف نواب صاحب اور صاحبزادہ حمید اللہ خان سے باندان مین نقدی قبول کی گئی۔ حبیب اللہ خان کو کرنل عبید اللہ خان کی جانب سے اور برجیس جہان کو نواب محمد نصر اللہ خان کی جانب سے خلعت ہائے فاخرہ مع زیورات دئے گئے۔

محمد حبیب اللہ خان کو مین نے "سکندر جاہ برجیس دولھا" اور برجیس جہان بیگم کو "حشمت تاج حبیب دولھن" کا خطاب دیا۔

اس رسم کے بعد یوروپین احباب ایٹ ہوم مین شریک ہوئے اور بعد مغرب فرودگاہون پر واپس گئے۔ راستہ مین ایک ایک فرلانگ کے فاصلہ پر مہمانون کی واپسی کے وقت روشنی کے بہتر

---

۵۷ یہ صفت ایک رسم ہے جو دولہن کے حقیقی بھائی یا رشتہ کے بھائی کی جانب سے ہوتی ہے اور دولہا اپنے مرتبہ وحیثیت کے مطابق ان کو زر یا منصب، یا جاگیر بھی دیتا ہے۔

اور خوشگوار ہونے کے لئے مہتابین روشن کردی جاتی تھین۔

۱۵ مارچ کو آنریبل ایجنٹ گورنر جنرل بہادر نے بمعیت نصیر المہام جیل، پرنس آف ویلز ہسپتال۔ مدرسہ سلیمانیہ الگزنڈرا ہائی اسکول کا معائنہ فرمایا ۴ بجے جم خانہ اور شب کو ڈنر ہوا۔ ڈنر ختم ہوتے پر مین نے حسب ذیل تقریر مین آنریبل میجر ڈیلی کے جام صحت نوش کئے جانے کی تحریک کی۔

کرنل ڈیلی۔ لیڈیز اینڈ جنٹلمین۔

آج مجھے آپ جیسے محترم مہمانون کی دعوت سے غیر معمولی مسرت حاصل کرنے کا موقع ملا ہے اور مین اس خوشگوار وقت کی تہ دل سے قدر کرتی ہون۔

قبل اسکے کہ مین آپ صاحبان کے روبرو کچھہ اور بیان کرون میرا شکر گزار دل اس امر کا متقاضی ہے کہ گورنمنٹ عالیہ کی اوس مہربانی و حوصلہ افزائی کا شکریہ ادا کرون جو میرے فرزند دوم کرنل محمد عبید اللہ خان کو انڈین آرمی مین کپتان کے آنریری رنیک عطا کرنے سے فرمائی ہے۔

حقیقتاً کرنل عبید اللہ خان نے مجھکو امپیریل سروس اور اسٹیٹ آرمی کے انتظامات مین اپنی محنت و مستعدی سے کامل مدد دی اور مین مشکور ہون کہ کرنل ڈیلی اور میجر بیلی اور انسپکٹر ان امپیریل سروس ٹروپس کی کہ اُنہون نے کرنل صاحب کی سعی و محنت کو ہمیشہ بنظر استحسان دیکھا اور اونکو اونکی محنتون کی داد دی۔

صاحبان ۹ میرے اس ۹ سالہ عہد حکومت مین معاملات اور انتظامات ریاست کے متعلق جسقدر اصلاحات و ترمیمات واقع ہوئین اور مجھکو جو امداد معین المہام اور نصیر المہام کی قابلیت سے ملی اوسکو مین وقتاً فوقتاً ظاہر کر چکی ہون اور اسوقت اوسکے اعادہ کی ضرورت نہین۔

چونکہ دیگر صیغہ جات کے متعلق مجھکو ایک گونہ اطمینانی صورت حاصل ہو چکی ہے لہذا اون کا تذکرہ یہان پر ضروری نہ خیال کرکے اس وقت صرف متعلق بندوبست مختصر تذکرہ اس قدر کرنا چاہتی ہون

کہ جو سرسری بندوبست پنجسالہ قبل ازین کیا گیا تھا۔ اوس سے ترتیب کاغذات بندوبست حال نوزدہ سالہ مین بڑی مدد ملی خان بہادر سید نصیر الدین صاحب کی کوشش اور ستعدی سے مجھے امید ہے کہ انشاء اللہ تعالی پٹہ جات کی تقسیم اپریل کے مہینہ مین شروع ہو کر وسط ماہ جون تک ختم ہو جائیگی میرا ہمیشہ سے یہ خیال ہے کہ بندوبست کا طریقہ ایسے اصول پر رکھنا چاہیئے جو ریاست اور رعایا دونون کے واسطے مساوی درجہ مین مفید ہو اور اسی اصول کو مین نے اسوقت اس بندوبست نوزدہ سالہ مین مدنظر رکھا ہے۔

مین اس موقع پر مسٹر ہور کا شکریہ ادا کئے بغیر نہین رہ سکتی جنہون نے اپنی بیش قیمت رائے سے بروقت مشورہ مجھے مدد دی مین کرنل ڈیلی کی بھی ممنون ہون کہ انہون نے مسٹر ہور کو بھوپال آنے پر آمادہ کیا اور میجر بیلی کا بھی شکریہ ادا کرتی ہون کہ صاحب ممدوح نے بھی مشورہ مین شرکت کی تکلیف گوارا کر کے مجھے امداد دی ؟

بندوبست مین ایک مسئلہ بقایا کا بھی تھا جس کا بہت کچھ تصفیہ ہو چکا ہے اور جو تھوڑا باقی رہا ہے وہ اس بندوبست کے وقت بالکل طے ہو جائیگا اور رعایا کو اس جھگڑے سے آزادی ہو جائیگی۔

دو ضلعون کا تصفیہ مین نے خود کیا اور ایک ضلع کا تصفیہ محمد نصر اللہ خان کے سپرد کیا جسکو انہون نے بڑی محنت و قابلیت کے ساتھ انجام کو پہونچایا۔ اور مین اس امر کو نہایت خوشی کے ساتھ ظاہر کرتی ہون کہ نواب صاحب ہر ایک کام کو جو اونکے تفویض کیا جاتا ہے کوشش اور لیاقت کے ساتھ انجام دیتے ہین۔

ان حالات کے بیان کرنے کے بعد مجھے کچھ مختصر تذکرہ اپنے خاندان کی ایک مسرت فزا تقریب کے متعلق کرنا ہے جسکی نسبت مجھے امید ہے کہ میرے معزز کرم فرما کرنل ڈیلی جنکو میرے خاندان کے ساتھ موروثی دوستی ہے اور دیگر محترم مہمان دلچسپی سے سماعت کرین گے۔

صاحبان ؟ کل نواب محمد نصر اللہ خان کے فرزند صاحبزادہ محمد حبیب اللہ خان اور کرنل عبید اللہ خان کی دختر صاحبزادی مہرجبین جہان بیگم کی تقریب منگنی ہوئی ہے ۔اس جدید رشتہ کو دونون بہائیون نے قایم کرکے اپنی برادرانہ الفت ومحبت کو اور بھی زیادہ مضبوط کردیا ہے مجھے امید ہے کہ اس سے دُہری محبت اور دُہری خوشیان ہمیشہ میرے خاندان کے شامل حال رہنگی کرنل ڈیلی آپکی تشریف آوری نہ صرف مبارک فال ہے بلکہ ایک تاریخی واقعہ بھی ہوگی کیونکہ آپکو یاد ہوگا کہ میری شادی مین آپ کے نامور والد شریک تھے اور میرے فرزند صاحبزادہ حمید اللہ خان کی شادی مین آپ شریک ہوئے اور اب میرے فرزندون کی اولاد کی ہونے والی شادی کی ابتدائی تقریب مین جسکی کہ آج دعوت ہے آپ شریک ہین اس تقریب کی دلچسپی اسلئے اور بھی زیادہ بڑی ہوئی ہے کہ مسز ڈیلی بھی موجود ہین ۔ جو بلحاظ میرے ہم جنس ہونے کے اس تقریب کی مسرت کا کامل اندازہ کرسکتی ہین ۔

صاحبان! مین جانتی ہون کہ مین نے آپکا بہت وقت صرف کیا ہے اب مین نہایت صدق دل سے اپنے کرم فرمایا آنریبل ڈیلی اور میجر بیلی اور مسز بیلی اور دیگر معزز مہمانان کی کرم فرمائی اور شرکت تقریب کا شکریہ ادا کرکے خدا سے دعا کرتی ہون کہ کنگ امپرر اور کوئن امپرس صحت اور تندرستی کی نعمت کے ساتھ ہم وفادارون کے سرون پر سایہ فگن رہین اب مین اپنی تقریر ختم کرتی ہون اور اپنے معزز مہمان آنریبل کرنل ڈیلی اور مسز ڈیلی صاحبہ کا جام صحت پروپوز کرتی ہون ۔

میری تقریر ختم ہونے کے بعد آنریبل میجر ڈیلی نے تقریر کی جس کا ترجمہ حسب ذیل ہے

یور ہائینس:۔

مین اور میری بیوی آپ کی اس عنایت وشفقت بے غایت کے نہایت ہی مشکور رہین ،

جو آپ نے اس مسرت بار موقع پر ہماری شرکت کے متعلق ظاہر کی ہے، اور ہمارا جام صحت تجویز فرمایا ہے اس امر کے بعد اگر مجھکو اجازت دی جائے تو مین اُن معاملات کے متعلق جو سرکار عالیہ نے اپنی اسپیچ مین ارشاد فرمائے ہین یہ عرض کرنا چاہتا ہون کہ مجھکو شاید ہی کسی موقع پر وہ مسرت حاصل ہوئی ہوگی جو اس خطاب کے اعلان کرنے سے ہوئی ہے یعنی مجھکو اس امر کا شرف حاصل ہوا ہے کہ مین ملک معظم کے فیاضانہ خیال کا اظہار آپ سے کرون کہ صاحبزادہ عبید اللہ خان کو ہز میجسٹی کی فوج مین کپتان کا مرتبہ مرحمت فرمایا گیا ہے، مین کرنل صاحب کی اُس سرگرمی اور قابلیت سے ایک عرصہ سے واقف ہون کہ جس کو وہ اپنے فرایض فوجی کے متعلق انجام دے رہے ہین۔ اور نیز یہ کہ وکٹوریہ لانسرز نے اُن کے زیر نگرانی ایک اعلیٰ قابلیت حاصل کی ہے یہ رجمنٹ فی الواقع ایسی ہے کہ جس پر سرکار عالیہ اور کرنل صاحب کو جایز طور پر ناز ہونا چاہیئے، مجھے مسٹر ہور کو اس امر کے مطلع کرنے مین نہایت مسرت ہوگی، کہ سرکار عالیہ نے اُن کی اُس امداد کا آج کی شب کافی طور پر اظہار فرمایا ہے کہ جو اُنہون نے حتی الوسع نئے بندوبست کے سلسلہ مین دی تھی۔ مین اس بات کو خوب جانتا ہون کہ مسٹر ہور کو سرکار کی خدمت کرنے سے اصلی مسرت حاصل ہوتی تھی، کیونکہ وہ اس امر کو محسوس کرتے تھے کہ اُن کو خدمت کرنے سے کم از کم اس امر کے ظاہر کرنے کا موقع ملتا ہے کہ اُن کے دل مین اُس مہمان نوازی اور عنایت کی جو سرکار عالیہ اور صاحبزادگان اُن کے حال پر مبذول کرتے ہین نہایت قدر تھی، مجھکو خلوص قلب سے یقین ہے کہ نیا بندوبست سرکار عالیہ اور سرکار کی رعایا کی نظرون مین کامل طور پر خاطر خواہ ثابت ہوگا۔ مین واقف ہون کہ سرکار عالیہ نے اس معاملہ مین کوئی دقیقہ فاتی جد وجہد کا فروگذاشت نہین کیا ہے، اور مجھکو اس امر کے سننے سے مسرت حاصل ہوئی کہ آپ نے نواب صاحب کی امداد کا اعتراف فرمایا ہے۔

سرکار عالیہ نے کچھہ کچھہ دیگر ترقیون، اور اصلاحات کا ذکر فرمایا ہے جو سرکار عالیہ نے اپنے

قابل وزرا کی امداد سے نظم و نسق مین جاری فرمائی ہین، مین اُن مابہ الامتیاز اور کافی ترقیون سے خوب واقف ہون جو ظہور پذیر ہو چکی ہین جب کبھی مین بھوپال آتا ہون تو جس طرف میری نظر پڑتی ہے مین سرکار عالیہ کے اُس غور و خوض اور فکر کی شہادتین پاتا ہون جو سرکار اپنی رعایا کے لیے کرتی ہین۔

کل جس تقریب مین ہم لوگون کو شرکت کا استحقاق حاصل ہوا تھا، سرکار عالیہ کا کوئی مہمان ایسا نہو گا کہ جسکو اُس سے انتہائی دلچسپی نہ ہوئی ہو، میرے لئے جیسا کہ سرکار عالیہ نے اس فیاضی کے ساتھ ارشاد فرمایا ہے، یہ موقع ایک خاص بات اور اہمیت کی شان رکھتا ہے، مین اس امر کے اظہار کی کوشش نہ کرون گا کہ مجھکو اُس رشتہ اتحاد سے کس قدر گہرا تعلق ہے جو تین پشتون سے ایک فرمان روا کے خاندان سے، اور سلطنت انگریزی کے ہندوستان مین شروع ہونے کے زمانہ سے حاصل ہے، اور جس خاندان نے ہمہ تن سلطنت انگریزی کی حمایت کا اظہار کیا ہے، اور بالخصوص ایسے موقعون پر جبکہ تذبذب، خطرہ، اور پیچیدگیون کا ظہور ہوا ہے، آپ کے تمام مہمانون اور دوستون کی جنھون نے کل اِس تقریب مین شرکت کی ہے دلی آرزو ہے کہ یہ دولون ہمیشہ سرسبز اور شاداب رہین۔ مین آپکے کل مہمانون کی طرف سے اور اپنی طرف سے آپ کی اس فیاضی اور خیال کا نہایت سرگرمی کے ساتھ شکریہ ادا کرتا ہون، کہ جسکی وجہ سے ہمارا یہان کا آنا نہایت ہی خوشگوار ثابت ہوا ہے اور اب مین آپکے مہمانون سے عرض پرداز ہون کہ وہ میرے ساتھ آپ کی اور آپکے خاندان کی درازی عمر، سرسبزی، اور مسرت کا جام صحت نوش کرنے مین شریک ہون،

ولادتِ نور جہان بیگم

بتاریخ ۱۳ رجب ۱۳۲۷ھ مطابق ۱۲ جولائی سنہ ۱۹۰۹ء نواب محمد نصر اللہ خان کے محل مین لڑکی پیدا ہوئی مین ولادت سے پہلے وہان موجود تھی جسوقت ولادت دختر کی آواز کانون مین پہونچی تو مجھے علاوہ اوس خوشی کے جو مقتضائے فطرت ہے ایک اور غیر معمولی خوشی ہوئی کیونکہ خداوند کریم نے مجھے ایک اور ایسی قوت عطا کی جو آیندہ میرے اون کامون مین جنکا تعلق جنس نسوان سے ہے بڑی مددگار ثابت ہوگی اور جسکی ذات سے مین بہت کچھ اپنی امیدون کو وابستہ کرسکتی ہون فی الحقیقت مجھے بہمہ ان ہی لڑکیون کے باعث سے اطمینان رہ سکتا ہے کہ میری تحریک ہمیشہ جاری رہے گی اور یہ سب متحداً اس مقصد عظیم کو پیش نظر رکھکر دلچسپی کے ساتھ اپنی جنس کی بہتری مین کوشش کرین گی۔

ساتوین دن عقیقہ ہوا اور میری تجویز سے نور جہان بیگم نام رکھا گیا جملہ مراسم و تقریبات اوسی طرح کی گئین جس طرح کہ بر جیس جہان بیگم کی ولادت کے وقت ہوئی تھین۔

متفرق انتظامات سال نہم

(۱) بندوبست کی تکمیل اور انتظام کاغذات دیہی کے لئے محکمہ لینڈریکارڈ قایم کیا گیا اور امید ہے کہ آیندہ کاغذات دیہی مکمل بمرتب اور عمدہ حالت مین رہین گے۔ اور تمام اندراجات بروقت ہونگے اس محکمہ کے متعلق پٹواریون کی تعلیم کے لئے سہروے کلاس بھی کھولا گیا ہے جس سے امید ہے کہ ریاست مین آیندہ ہوشیار اور لائق پٹواری تیار ملین گے۔

اس دفتر کے تحت مین زراعتی فارم بھی قائم کئے گئے تاکہ جدید طریقون سے زراعت کی جائے اور دیگر مستاجرین کے لئے نمونہ ہو۔ اس غرض کے لئے تین موضعون کے پٹے محکمہ لینڈریکارڈ کے نام دئے گئے اور انتظامات فارم کے لئے ایک معقول رقم منظور کی گئی۔

اسی سلسلہ مین شکر سازی کا کارخانہ اسسٹنٹ ڈائرکٹر ممالک متحدہ آگرہ واودہ کے مجوزہ اصول کے مطابق امتحاناً قایم کیا گیا اور یہ صرف رعایا کی ترغیب کے واسطے کھولا گیا۔ تاکہ اس کو دیکھکر اگر منافع ہو تو رعایا کو بھی اس سے کام لینے کا شوق پیدا ہو۔ اور نیشکر کی کاشت بھی بڑہے چونکہ پرگنہ اچھاورمین نیشکر کی کاشت بکثرت ہوتی ہے اور یہان راب اور گڑ بہت بنتا ہے۔ اس لئے مقام اچھاور کو اس کارخانہ کے لئے موزون سمجھا گیا۔

(۲) ترقی زراعت وحیثیت اراضی کے لئے تقاوی کا دیا جانا نہایت ضروری ہے۔ ریاست سے اگرچہ دوایک دفعہ زمانہ گذشتہ مین تقاوی دی گئی لیکن نہ وہ بجا طور پر صرف ہوئی اور نہ زر تقاوی ریاست کو واپس ملا بلکہ بقایا مین اوس کا اضافہ ہو گیا۔ لہذا یہ سلسلہ قائم نہ رہ سکا مگر مین اس سسٹم کو مفید سمجھتی ہون اور مجھے ابتدا ہی سے خیال تھا کہ مستاجرین کو تقاوی سے ضرور امداد دی جائے اگرچہ اس طریقہ کا اجرا تکمیل بندوبست پر منحصر تھا تاہم مین نے بندوبست کے ساتھ ہی ساتھ

تقاوی کا انتظام بھی پیش نظر کہا۔ اور جس وقت تکمیل بندوبست ہوگئی فوراً قانون نافذ کر دیا گیا۔ امید ہے کہ قانون کی پابندی سے تقاوی بھی بجا طور پر صرف ہوگی۔ اور خزانہ ریاست کو بروقت روپیہ بھی ادا ہوجائیگا بقیہ اصلاحات کی اور بھی کوشش ہورہی ہے۔

(۳) دہات جاگیر سے رقوم سوائے مختلف شرح سے وصول کی جاتی تھی لیکن اب یکسان طور پر فیصدی رقم ابواب مقرر کردی گئی۔ جاگیرداروں سے وصولی مین ہمیشہ دقت پیش آتی تھی اور مثل مستاجران کے اون کے ذمہ بھی بقایا رہتی تھی لہذا اب یہ قاعدہ قرار دیا گیا کہ باستثنائے اون جاگیرداروں کے جو حاضری عدالت سے مستثنیٰ ہین دیگر کل جاگیرداروں سے مطالبہ ابواب اوسی طرح وصول کیا جاے جس طریق سے کہ عام باقیداروں سے وصول کیا جاتا ہے۔

(۴) ریاست گوالیار سے سرحد پر مسلسل طور پر تھوڑ لگانے کا انتظام کیا گیا تھا لیکن بعض مواضع پر حدود ریاست ہذا مین تھوڑ لگایا گیا تھا اوس کا انسداد کیا گیا۔

(۵) پہلے اپیل کے پانچ درجے تھے اور مدارج اپیل زیادہ ہونے سے انفصال مقدمات مین طوالت اور فریقین کو حیرانی ہوتی تھی لہذا اصلاح کی گئی اور کل ۳ درجے اپیل کے قایم رکھے گئے۔ چونکہ نصیرالمہامی کا کام بہت زیادہ ہوگیا ہے اسلئے عدالتی امداد کے لئے ایک اسسٹنٹ نصیرالمہام کا تقرر عمل مین آیا اگرچہ پیشتر بھی یہ عہدہ قایم تھا لیکن اختیارات مین کمی تھی اور اسسٹنٹ نصیرالمہام کا اپیل نصیرالمہامی مین ہوتا تھا۔ اب اختیارات عدالتی مساوی طور پر دے گئے ہین۔ کل اپیلین نصیرالمہامی مین داخل ہوتی ہین اور نصیرالمہام ریاست جن کو مناسب سمجھتے ہین اسسٹنٹ نصیرالمہام کی عدالت مین منتقل کر دیتے ہین۔

(۶) اس سال لاہور مین جو عالی شان نمائش ہوئی تھی اوس مین چند ہوشیار اور تجربہ کار مستاجروں کو اس غرض سے بصرف ریاست بہیجا گیا کہ وہان شاخ زراعت کے اختراعات و تجربات سے مستفید ہوں

اورجدید آلات کے طریقہ استعمال کو دیکھین۔

(۷) اسوقت تک محلات احمدآباد مین ایک چھوٹے انجن کے ذریعہ سے برقی روشنی کی جاتی تھی لیکن میرا ارادہ ایک عرصہ سے شہر مین بھی جاری کرنے کا تھا چنانچہ اس سال لال کوٹھی سے احمدآباد تک الکٹرک لائٹ کی گئی اور پاور ہوس کو زیر موتی محل تالاب کے گھاٹ پر قایم کیا علاوہ سرکاری محلات کے عام لوگون کو بھی اجازت دی گئی ہے کہ وہ صرف واقعی دیکر اپنے مکانون اور دوکانون وغیرہ مین روشنی کرائین۔

(۸) پچھلے سال حسابی سنہ محمدی کے حساب سے جاری تھا چند سال کے تجربہ مین اس سے دقتین محسوس ہوئین لہذا بدستور سنہ فصلی کے مطابق سال حسابی جاری کیا گیا۔

(۹) زنانہ دستکاریون کی نمایش کیلئے ایک مینا بازار قایم کیا گیا تاکہ بھوپال کے لوگ اون اشیاء کو دیکھین اور اونمین اپنی لڑکیونکو مدارس مین بھیجنے کا حوصلہ پیدا ہو۔ اس بازار مین داخلہ کے لئے مناسب قیمت پر ٹکٹ قرار دیا گیا۔ اور ہفتہ مین دو دن مردون کے لئے رکھے گیے بازار مین لڑکیون کی دستکاری کی چیزین خاطرخواہ قیمت پر فروخت ہوئین اور نہایت دلچسپی سے لوگ شریک ہوئے۔

(۱۰) تقسیم سٹہ جات کے زمانہ مین سلیمانیہ اسکول کے طلبا میرے سامنے پیش ہوئے جب مین نے ہر طالب علم سے فرداً فرداً اوسکی تعلیم کے متعلق سوالات کئے تو معلوم ہوا کہ مسلمانون کے بچے بتعداد کثیر اردو کلاسونمین داخل ہین اور انگریزی نہین پڑہتے تعداد دیکھکر تو مجھے مسرت ہوئی کہ غربا مین بھی تعلیم کی ضرورت محسوس ہو چلی ہے لیکن یہ معلوم کرکے کہ انگریزی کلاسون مین داخل نہین ہوتے افسوس ہوا جب اسکی وجہ دریافت کی گئی تو معلوم ہوا کہ بیشتر اونمین ایسے ہین کہ بسبب اخراجات کے مجبور ہین اور اکثر محض اپنے سرپرستون کی عدم توجہی کے باعث نہین پڑہتے۔ لہذا جس قدر غریب اور یتیم بچے انگریزی کلاسونمین داخل ہونے کے قابل تھے اون کا وظیفہ پانچ اور تین روپیہ کی ترتیب سے مقرر کرکے اور جو خود پڑہ سکتے تھے اونکو حکم دیکر داخل کرادیا۔ غرض ہر مدرسہ مین بچون کو وظائف دئے جاتے ہین

تاکہ اون کے دلون مین شوق پیدا ہوا ور اخراجات تعلیم مین اون کو مدد ملے ۔

(۱۱) چونکہ تجربہ سے سن محمّدی کچھ مفید ثابت نہین ہوا اور معاملات وکارروائی دفاتر مین مختلف قسم کی پیچیدگیان پڑگئین ذمہ دار عہدہ دارون نے سخت اختلاف کیا لہذا سن مذکور کو بے سود سمجھکر خارج کردیا

(۱۲) تبدیل آب وہوا کی غرض سے مین نے ایک عشرہ چھبرٹی مین بسر کیا اگرچہ شملہ ونینی تال وغیرہ مشہور پہاڑون کی طرح نہ یہ سرد جگہہ ہے اور نہ وہان کے مقابلہ مین یہان آبادی ہے لیکن پھر بھی نہایت فرحت بخش اور دلچسپ جگہہ ہے اور موسم گرما مین ایک خاص رونق ہوجاتی ہے ممالک متوسط کی گورنمنٹ اور دیگر یورپین افسر گرمیون کا زمانہ یہان بسر کرتے ہین۔

یہان کے اس مختصر قیام مین آنریبل مسٹر فلپس چیف کمشنر اور اونکی خاتون محترمہ مسٹر لاری کمشنر نربدا ڈویژن اور مسز لاری سے نہایت گرمجوشی کی ملاقاتین ہوئین تمام افسران گورنمنٹ نے دوران قیام مین ہر طرح میری آسایش وآرام کا خیال رکھا اور عام باشندگان چھبرٹی نے جو جوش وخلوص ظاہر کیا اوس سے مین نہایت متاثر ہوئی۔

سانحۂ انتقال ہز امپیریل مجسٹی کنگ ایڈورڈ ہفتم قیصر ہند

۷ مئی سنہ ۱۹۱۰ء کو قریب ایک بجے کے بالکل اچانک طور پر صاحب پولٹیکل ایجنٹ بہادر سیہور کا یہ تار ملا کہ

”رپوٹر اطلاع دیتا ہے کہ شہنشاہ ایڈورڈ انتقال کر گئے“

اس ناگہانی خبر جان فرسا سے نہایت سخت صدمہ ہوا۔ اور ایک عام افسردگی دلوں پر چھا گئی تمام کاروبار بند کر دئے گئے، اور اوسی وقت بذریعہ خاص حکم اور بذریعہ ہدایت مندرجہ جریدہ غیر معمولی تین دن تک ہڑتال، اور ایک ہفتہ تک تعطیل کی گئی۔ جھنڈے نصف مستول پر اوتار دئے گئے اور فوراً مین نے حسب ذیل تار تعزیت صاحب پولٹیکل ایجنٹ بہادر کو بھیجا۔

”شہنشاہ کے انتقال سے مجھے نہایت ہی سخت صدمہ ہوا۔ اور مین نہایت ممنون ہونگی اگر آپ میری دلی اور مخلصانہ تعزیت ہز رائل ہائنیس پرنس آف ویلز و ہر مجسٹی کوئن اور شاہی خاندان کو پہونچا وینگے“

اسی کے ساتھ تعزیتی خط بھی صاحب پولٹیکل ایجنٹ بہادر کو بھیجا اور تمام مراسم تعزیت ادا کئے گئے۔

۱۰ مئی سنہ ۱۹۱۰ء کو مجھے کنگ اینڈ امپرر جارج پنجم کا یہ خاص تار موصول ہوا کہ

”میرا مخلصانہ شکریہ اپنی مہربانی آمیز ہمدردی کا قبول کیجئے“

۱۲ مئی کو جریدہ ریاست مین گورنمنٹ ہند کے ہوم ڈپارٹمنٹ کا اشتہار نمبری ۱۱۰۵ مورخہ ۹ مئی سنہ ۱۹۱۰ء جو بذریعہ تار برقی صاحب سکرٹری آف اسٹیٹ کے حضور سے دربارہ انتقال ملک معظم قیصر ہند موصول ہوا تھا شایع کیا گیا۔

۲۰ مئی کو جو اعلیحضرت ملک معظم ایڈورڈ ہفتم قیصر ہند کی تجہیز و تکفین کی تاریخ تھی اوس وقت

مین منصوری مین مقیم تھی - صاحب پولیٹیکل ایجنٹ بہادر کا تار موصول ہونے پر تعمیل کے واسطے
معین المہام بہادر کے نزدیک بھوپال بھیجا گیا یہان اوس دن بھر عام ہرتال رہی - اور شام کو
۸ ۶ ضرب توپ کی سلامی بہ لحاظ تعداد سنین عمر اس طرح سر کی گئی کہ منٹ منٹ بھر کے بعد توپ
چلائی گئی - اور آخری ضرب غروب آفتاب کے ساتھ سر ہوئی -

اسمین شک نہین کہ ملک معظم قیصر ہند مرحوم کے سانحہ ارتحال نے نہ صرف اون کی
رعایا کو بلکہ دنیا کے ہر خطے کے باشندون کو نہایت سخت صدمہ پہونچایا - حضور ممدوح جس طرح
اپنی رعایا کے شفیق و ہمدرد تھے - اوسی طرح وہ تمام انسانون کی بہبودی کے خواہان اور امن کے
حامی تہے -

حضور ممدوح کی صفت امن پسندی نے دنیا سے اون کو "پیس میکر" اور "شاہ امن" کا
خطاب دلوایا - وہ عالم شاہزادگی سے ہی ہر دل عزیز تھے - اور جس سرزمین پر قدم رکھتے تہے وہان
اپنی خالص عقیدت اور پُر جوش محبت کی یادگارین قایم فرما دیتے تھے حضور ممدوح نے تختِ سلطنت
پر قدم رکھتے ہوئے اور تاج شاہی زیب سر فرماتے ہوئے جو کچھہ اپنی رعایا کی فلاح و بہبودی کے متعلق
وعدہ فرمایا تھا اوس کو نہایت کامل طور پر ایفا کیا - انصاف اور پاسداری رعایا کے جو اصول اختیار
فرمائے اونہون نے رعایا کی گرویدگی اور عقیدت مین ہزار ہا حصہ زیادہ اضافہ کر دیا -

حضور ممدوح جب بحالت ولیعہدی ۱۸۷۵ء مین بہ نفس نفیس ہندوستان مین تشریف لائے
تھے، اور اکثر والیان ملک، اور امراے ہند کو شرف ملاقات حاصل ہوا تھا تو اوسی وقت سے
حضور کی ذات شاہانہ کے ساتھہ بڑی بڑی امیدین وابستہ ہوگئی تھین - اور جب زمام حکومت
پُر زور اور مبارک ہاتھون مین آئی تو دنیا نے دیکھہ لیا کہ عزیز ترین ملکہ کے محبوب ترین فرزند و وارث نے
اپنی اعلیٰ صفات اور مکمل انصاف کی بدولت کس طرح رعایا اور غیر رعایا کے دلون کو مسخر کر لیا -

اس ساڑے نوسال کے عرصہ حکومت مین ہندوستان کو نہایت گران قدر فوائد حاصل ہوئے ۔ اور ہندوستان کی موجودہ و آیندہ نسلین ہمیشہ حضور ممدوح کے باعظمت وجلال نام کی ستائش وعزت کرکے برکات سلطنت کا اعتراف کرینگی۔

حضور ممدوح نے دہلی کے دربار کارونیشن مین بذریعہ اپنے قایمقام سلطنت ہند کے جو روح پرور اور امید افزا پیغام دیا تھا اور جس فیاضی کے ساتھ اوس پیغام کو پورا کیا وہ سب کے پیش نظر ہی حضور ممدوح کو رعایاے ہند کے ساتھ خاص موانست ومحبت تھی اور اون کی تکالیف قلب مبارک کو بے چین کردیتی تھین ۔ جسکا اندازہ حضور ممدوح کے اوس شفقت آمیز خط سے ہوتا ہے جو بکنگھم پیلس سے ہز ایکسلنسی وایسراے کشور ہند کو مصائب طاعون کے متعلق بھیجا تھا جس کا ترجمہ حسب ذیل ہے ۔

مائی ڈیر وایسراے ۔ گذشتہ گیارہ برسون سے اہل ہند مرض طاعون کے ہاتھ سے جس سخت مصیبت مین گرفتار ہین مین اوسکو مضطربانہ تعلق کے ساتھ دیکھتا رہا ہون ۔ مجھہ کو اپنی رعایاء ہند کی بہبودی سے ہمیشہ غایت درجہ کا تعلق لگا رہتا ہے اور جس وقت مجھہ کو اس کا خیال آتا ہے کہ کیسے صبر وتحمل سے اون لوگون نے اس مصیبت کو برداشت کیا ہے جن کے گھرون پر یہ بلا نازل ہوئی ہے تو مجھہ کو سخت افسوس ہوتا ہے مجھہ کو بخوبی معلوم ہے کہ آپنے اور آپ کے جانشینان ماسبق نے کیسی کیسی بلیغ کوششین مرض مذکور کے اسباب کے دریافت اور اوسکے اثر کے زائل کرنے مین صرف کی ہین ۔ یہ میری دلی تمنا اور خواہش ہے کہ جو انتظامات مزید کہ آپ اب و دیگر لائق اور سرگرم افسران گورنمنٹ کی صلاح سے کرنا چاہتے ہین ۔ اونمین آپ کو عنایت الٰہی سے پوری کامیابی ہو ۔

مین چاہتا ہون کہ آپ میری اس دلی ہمدردی کا اظہار میری رعایاے ہند سے کرین ۔

مین ہون آپ کا سچا دوست

ایڈورڈ

دیکھو کہ اِس خط کے لفظ لفظ سے کیسی شاہی عطوفت، اور کیسی خسروانہ ہمدردی کا اظہار ہوتا ہے

سنہ ۱۹۰۹ء مین رعایاے ہند کو سب سے زیادہ مہتم بالشان جو نعمت عطا فرمائی۔ اور جسکے شکریہ

مین تمام ہند رطب اللسان ہے وہ ریفارم بل کی منظوری تھی۔

جس سے حضور ممدوح کے عہد مبارک مین رعایاے ہند کو نظام سلطنت مین خاص طور پر شریک

ہونے کی اجازت دی گئی۔

آنریبل مسٹر سنہا اگزیکٹیو کونسل مین داخل ہوئے اور انہی خاص پریوی کونسل (مجلس انصاف) مین

رائٹ آنریبل سید امیر علی کو مقرر فرما کر تمام اہل ہند کو مفتخر فرمایا۔ اور عقیدت مندی، وارادات

کی نئی موجین اون کے دلون مین پیدا کر دین۔

ابتداے زمانہ سلطنت برطانیہ سے جو عقیدت وارادت فرمانروایان بھوپال کو برٹش تاج و تخت

کے ساتھ رہی ہے اوسکے تذکرون سے صفحاتِ تاریخ مملو ہین۔ اور ہمیشہ فرمانروایان بھوپال کی ارادت

وعقیدت مین اور تاجداران سلطنت برطانیہ کی پذیرائی ومراحم خسروانہ مین اضافہ ہوتا رہا ہے۔

مجھے کلکتہ مین سرکار خلد مکان کے ساتھ حضور ممدوح سے شرف نیاز حاصل ہوا تھا۔ جسکا مفصل

تذکرہ مین تزک سلطانی مین کر چکی ہون اسی ملاقات مین مجھ سے باخلاق، والطاف شاہانہ فرمایا تھا کہ

"اس وقت ہم، اور آپ ایک ہی درجہ پر ہین۔ آپ اپنی ریاست مین "کروان پرنسس"

اور ہین سلطنت انگلشیہ مین "کروان پرنس" ہون۔

یہ عجب اتفاق تھا کہ جس سال حضور ممدوح تخت برطانیہ پر جلوہ افروز ہوئے۔ اوسی سال مین

بھی مسند نشین ریاست ہوئی۔ اور حضور ممدوح نے اپنے زمانہ حکمرانی مین مجھے خاص طور پر اعزاز

واکرام اور مراحم شاہی سے معزز ومفتخر فرمایا۔

حضور ممدوح نے سب سے پہلے جو شرف خاص مجھ کو عطا کیا، وہ یہ تھا کہ دربار تاج پوشی کے موقع پر

جو ایڈریس مین نے پیش کیا تھا اوس کا جواب اپنے دستخط خاص سے تحریر فرمایا - اور ۱۹۰۴ء مین
جی-سی-آئی-ای-اور اس سال جی-سی-ایس-آئی کے خطابات سے مفتخر کیا۔

میرا ارادہ تھا کہ مین اپنے ملک کی اصلاحات وضروریات سے مطمئین ہو کر ان الطاف، وعنایات کا شکریہ بذات خود بارگاہ خسروی مین حاضر ہو کر ادا کرون - لیکن میرے مقدر مین نہ تھا کہ مجھے دوبارہ اس حالت مین جبکہ حضور ممدوح فرمان روائے سلطنت برطانیہ ہون، اور مین ظل حمایت مین بھوپال پر حکومت کر رہی ہون - ملاقات کی عزت حاصل ہو۔

ایسے جلیل الشان، اور جامع الصفات شہنشاہ کی موت پر اطراف عالم مین جو افسوس و رنج ظاہر کیا گیا اور ہندوستان کے ہر گھر مین جس قدر غم والم ہوا اوس سے اون تمام جذبات وفاداری، وعقیدت کا اظہار ہوتا ہے جو ذات شاہانہ کے ساتھ تھے۔

اس سانحہ جان گداز کا جسقدر اثر کوئن الگزنڈرا کے قلب نازک پر ہوا۔ اوس کو یون تو ہر شخص اندازہ کر سکتا ہے۔ لیکن واقعی، اور حقیقی طور پر اون ہی عورتون کے دل محسوس کر سکتے ہین جنکو داغ بیوگی نصیب ہوا ہو۔

کوئن الگزنڈرا جس طرح ملک معظم قیصر ہند مرحوم کی سہیم زندگی تھین۔ اسی طرح اون اعلیٰ صفات انسانی مین بھی جن سے دل مفتوح ہوتے ہین شریک تھین۔ اور اونمین وہ تمام اوصاف حمیدہ اور خصائل پسندیدہ موجود ہین جو ایک مکمل انسان کا جوہر اور اعلیٰ درجہ کی خاتون کا زیور ہین۔ اون کی نیک دلی، وخدا ترسی، اور عالی حوصلگی کا نقش تمام قومون کے دلون پر موجود ہے جس کا ثبوت یہ ہے کہ اس روح فرسا غم والم مین دنیا کے ہر گوشہ سے کوئن کے ساتھ دلی ہمدردی کا اظہار ہوا ہے۔

حضور ممدوحہ نے ان پیغامات ہمدردی کے جواب مین جو خط شایع کیا ہے اوسکی عبارت سے حضور ممدوحہ کی اوس صفت کا بھی اظہار ہوتا ہے جو صفات انسانی مین سب سے بہترین صفت اور تمام محاسن اخلاق کی بنیاد ہے یعنی رضاے الٰہی پر صابر ہونا، اور مشیت ایزدی کے سامنے سر تسلیم خم کرنا۔

مین نے اس خط کو کئی دفعہ پڑھا ہے اور ہر دفعہ پڑھنے مین میرے قلب نے ایک جدید اثر قبول کیا ہے۔

ہزامپیریل مجسٹی ملک معظم جارج پنجم قیصر ہند کی تخت نشینی

۸ مئی سنہ ۱۹۱۰ء کو سرکاری طور پر اعلیحضرت والاکرمت بادشاہ جارج پنجم کے بادشاہ برطانیہ عظمی و آئرلینڈ و برٹش مملکت ہائے ماوراء البحر و حامی دین و قیصر ہند ہونے کا اعلان موصول ہو گیا اور تخت نشینی کی تقریب مین ۸ مئی کو بوقت ۵ بجے شام جھنڈا پوری بلندی تک چڑہا دیا گیا اور ۱۰۱ ضرب توپ کی سلامی سر کی گئی اور اگلے روز صبح سے جھنڈا بہ مدت معینہ تک کے لئے نصف مستول پر اوتار دیا گیا۔

کارروائی تخت نشینی کے متعلق اشتہار و اعلان تخت نشینی اور اعلیحضرت کا اعلان مرحمت نشان اور پیغام بنام مہاراجگان و راجگان و نوابان و والیان ریاستہاے و روساء و باشندگان ہند و اعلان شاہی و اعلان گورنمنٹ ہند موصول ہوئے جو بطور ضمیمہ باب ہذا درج ہین اور جن کو جریدہ بھوپال مین اطلاع عام کے لئے شایع کیا گیا نہ صرف ان اعلانات کے پڑہنے سے بلکہ ہزامپیریل مجسٹی کے اوس شفقت آمیز برتاؤ سے جو حضور ممدوح نے سیاحت ہند کے زمانہ مین اہل ہند کے ساتھ فرمایا نہایت خوشگوار امیدین ہین۔

اعلیحضرت نے سیاحت ہند کے بعد جب ایوان گلڈ ہال مین مدبرین سلطنت اور انگلش قوم کے ممتاز ممبرون کے روبرو سفر ہند پر تقریر فرمائی اور اوسمین یہ فقرہ فرمایا کہ حکومت ہند مین ہمدردی کے عنصر کی زیادہ ضرورت ہے تو اوس دن کی خوشی کبھی اہل ہند کو فراموش نہین ہوسکتی

یقیناً عامہ رعایا اور خصوصاً شاہ پرست ہندوستانیون کی جانب سے اعلیحضرت کی اطاعت اور فرمان برداری مین ہمیشہ دلی جوش اور حقیقی تعظیم کا اظہار ہوگا اور وہ ظل حمایت و عاطفت شاہانہ

مین ہر قسم کی ترقیات حاصل کرینگے۔

اس موقع پر مین اوس عجیب وغریب تاریخی اتفاق کو بھی ظاہر کرتی ہون کہ بھوپال مین جنس اناث سے سب سے پہلے فرمان روا نواب قدسیہ بیگم صاحبہ مرحومہ تھین جن کی فرمان روائی شہنشاہ جارج سوم کے زمانہ مین شروع ہوئی ہے۔ اور مین آخری فرمان روا بیگم ہون جو ہز موسٹ گریشس مجسٹی کنگ امپرر جارج پنجم کے عہد معدلت مہد مین بھوپال پر حکمرانی کر رہی ہون۔

اشتہار نمبر ۱۱۰۶

مقام شملہ مورخہ ۹ مئی سنہ ۱۹۱۰ء

عالی جناب نواب گورنر جنرل بہادر بہ اجلاس کونسل اعلان فرماتے ہین کہ اعلیحضرت والا مکرمت بادشاہ جارج پنجم بہادر کو بادشاہ برطانیہ عظمی و آئرلینڈ و برٹش مملکت ہائے ماورای البحر و حامی دین و قیصر ہند ہونے کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ اعلیحضرت بادشاہ جارج پنجم بہادر کی تخت نشینی کی تقریب مین آج پانچ بجے شام کے وقت جھنڈے پوری بلندی تک بلند کیئے جائینگے اور ایکسو ایک ضرب توپ کی سلامی کی جائیگی جھنڈے پوری بلندی تک شام تک بلند رہین گے اور اگلے روز صبح سے تا صدور حکم ثانی بہر نصف بلندی تک رہین گے۔

ایچ جی اسٹوکس

قایم مقام سیکریٹری گورنمنٹ ہند

ترجمہ اعلان شاہی

لارڈس و حاضرین۔ میرا دل اتنا بہرا ہوا ہے کہ مین آج چند الفاظ سے زیادہ نہین کہہ سکتا یہ میرا دردناک فرض ہے کہ آپکو اپنے نہایت پیارے والد شہنشاہ کے وفات کی خبر دون۔ اس لاعلاج صدمہ مین جو مجھپر اور کل سلطنت پر دفعتاً نازل ہوا ہے مجکو صرف اس خیال سے تسلی ہوتی ہے کہ میری رعایا جسکی ہمدردی شامل حال ہے میرے ساتھ اپنے شہنشاہ کے غم مین شریک ہوگی۔

عالی حضرت مرحومہ کی ذاتی خوشی رعایا کی خوشی اور اوسکی ترقی پر بنی تھی۔ مین نہ صرف محبت پدر سے محروم ہوا بلکہ اپنے پیارے شفیق اور نیک صلاح کار کے شفقت آمیز تعلقات سے جدا ہوا۔ تمام عالم کی اوس محبتانہ ہمدردی پر جو میری والدہ کے ساتھ اس بے انتہا رنج والم کے موقع پر ظاہر کی گئی مجکو پورا بہروسہ ہے۔

نو سال سے کچھ زیادہ زمانہ ہوا کہ اسی مقام پر ہمارے ہر دلعزیز شہنشاہ مرحوم نے کھڑے ہو کر یہ فرمایا تھا کہ جب تک دم مین دم ہے آنحضرت اپنی رعایا کی فلاح و بہبودی مین ساعی رہین گے مجھے یقین ہے کہ تمام خلقت کی یہ رائے ہو گی کہ اس فرمان کی تکمیل پورے طور سے کی گئی - اعلیٰ حضرت کے قدم بہ قدم چلنے کی کوشش کرنا اور اس سلطنت کی موجودہ طریق حکومت کو قایم رکھنا میری زندگی کا اصل مدعا ہو گا - مین اون گران بار ذمہ داریون سے جو مجھپر عاید ہوئی ہین پورے طور سے واقف ہون - پارلیمنٹ و رعایا سلطنت طبقہ ہذا و ممالک محروسہ ہند پر مجکو پورا بھروسہ ہے کہ وہ اہم فرائض کے انجام دہی مین میری مدد کرینگے اور دست بدعا رہین گے کہ عالم حقیقی مجھے قوت و رہنمائی عطا فرمائے -

مابدولت کو اس علم سے حوصلہ ہوتا ہے کہ میری پیاری بی بی میری کوششون مین جو رعایا کی بہبودی کے لئے کرون گا ہر دم مددگار رہے گی -

بحکم جناب مستطاب معلی القاب نواب گورنر جنرل بہادر کشور ہند اعلان کیا جاتا ہے -

ہمارے اعلیٰ حضرت ملک معظم ایڈورڈ ہفتم مسعود و مقدس یادگار زمانہ قادر مطلق کی مشیت سے غریق رحمت ہوئے جن کی وفات سے عالی مرتبت ذی اقتدار شہزادہ عالی وقار جارج فریڈرک ارنسٹ البرٹ جائز طور سے اور بحق خاص شہنشاہ کل ممالک متحدہ برطانیہ عظمیٰ و آئرلینڈ و جملہ ممالک مقبوضہ و محروسہ ملک معظم مرحوم کے ہوئے اسلئے ہم گورنر جنرل بہادر ہند و ارا کین سلطنت اس اعلان کی رو سے ہم آواز و ہم زبان و یک دل ہو کر مشتہر و اشاعت کرتے ہین کہ عالی منزلت ذی اقتدار شہزادہ جارج فریڈرک ارنسٹ البرٹ اب بوجہ وفات ملک معظم مرحوم جو ہمیشہ یادگار رہین گے ہمارے مستحق و ذی قدر فرمان روا بلقب اعلیٰ حضرت

جارج پنجم بفضل خدا شہنشاہ ممالک متحدہ برطانیہ عظمیٰ و آئرلینڈ وجملہ ممالک محروسہ و محافظ دین قیصر ہند ہوئے۔ اعلیحضرت کی اطاعت و فرمان برداری ہم سب تہ دل سے و محبت کے ساتھ بصد عجز و تکریم قبول کرتے ہین۔ اور درگاہ خداوند کریم مین جو بادشاہون اور ملکون کو فرمانروائی بخشتا ہے عرض کرتے ہین کہ عالی تبار شہزادہ جارج پنجم کو ہم لوگون پر بخوشی و خرمی سالہا سال تک فرمان روائی کرنے کے لئے عمر دراز عطا فرمائے۔

اشتہار و اعلان تخت نشینی اعلیٰ حضرت ملک معظم جارج پنجم سلطنت متحدہ گریٹ برٹن و آئرلینڈ و قیصر ہند و ممالک ماورا البحر

اشتہار و اعلان مندرجہ ذیل بغرض اطلاع عام شایع کیا جاتا ہے۔

اشتہار

ہرگاہ قادر مطلق خداوند عالم نے ہمارے فرمانروائے مرحوم ملک معظم ایڈورڈ ہفتم کو جنکی یاد سے خیالات برکت و عظمت وابستہ ہین اپنے جوار رحمت مین استراحت گزین فرمایا ہے اور اعلیحضرت محتشم الیہم کی وفات کے سبب سے سلطنت متحدہ برطانیہ عظمیٰ و آئرلینڈ اور اعلیحضرت ملک معظم مرحوم کی کل دیگر قلمروون کا تاج شاہنشاہی شاہزادہ عظیم الشان وقوی الاقتدار پرنس جارج فریڈرک ارنیسٹ البرٹ بہادر کو بلا کسی شریک اور سہیم کے بہ استحقاق صحیح و واجب پہونچا ہے بنابرٓن علیہ ہم گورنر جنرل ہند اور ممبران کونسل اب اس اشتہار کی رو سے بہ اتفاق تمام یک زبان و یکدل ہو کر اس امر کا اشتہار اور اعلان کرتے ہین۔ کہ بوجہ وفات ہمارے ملک معظم مرحوم کے جنکی یاد خجستہ و عظمت بنیاد دلونپر منقش ہے شاہزادہ عظیم الشان وقوی الاقتدار پرنس جارج فریڈرک ارنیسٹ البرٹ بہادر اب ہمارے خداوند نعمت واجب الاطاعت بحق جائز صحیح و بلا شرکت احدے بنام جارج پنجم بافضال الٰہی ملک سلطنت متحدہ برطانیہ عظمیٰ و آیرلینڈ و برٹش مملکت ہای ماورای البحر و حامی دین

وقیصر ہند ہوئے اور ہم اقرار کرتے ہین ہم اعلیحضرت سراسر برکت مفخر الیہم کی ذات عظمت صفات کی وفاشعاری اور اطاعت وفرمان برداری مین تمام تر قلبی اور مودبانہ محبت اور عقیدت سے ہمیشہ راسخ وثابت قدم رہین گے اور ہم اوس رب العلمین کی جناب مین جس کے فضل وکرم سے سلاطین ذکور واناث فرمان روا ہوتے ہین نہایت عاجزی سے یہ دعائے دل کرتے ہین کہ وہ ہمارے بادشاہ پرنس جارج پنجم بہادر کا عہد سلطنت وظل عاطفت سالہائے بسیار تک ہمارے اوپر اقبال مندی کے ساتھ قائم اور سلامت باکرامت رکھے۔

اعلیحضرت کا اعلان مرحمت نشان

اے لارڈ صاحبان ودیگر صاحبان!

میرا دل اسقدر بھرا ہوا ہے کہ مین آج آپ سے صرف چند الفاظ کہہ سکتا ہون یہ میرا غم آلود فرض ہے کہ آپکو اپنے والد ماجد ملک معظم کی وفات (کے حادثہ جانکاہ) سے مطلع کرون جن سے مجھکو تہ دل سے محبت والفت تھی اس صدمہ عظیم کی حالت مین کچھہ تلافی نہین ہوسکتی اور جو ناگہان مجھپر اور تمام سلطنت پر واقع ہوا ہے مجھکو اس خیال سے تسکین ہوتی ہے کہ میرے ساتھ میری رعایائے ہند کو ہمدردی ہے اور وہ اپنے ایسے بادشاہ کی وفات کی عزاداری مین میری شریک ہوگی جن کے ساتھ اوسکو دلی محبت تھی اور جو خود اپنی خوشی اسی مین سمجھتے تھے کہ اپنی رعایا کی مسرتون مین شریک ہون اور اوسکی راحت وخوشی کے اسباب مین ترقی اور افزایش کرین نہ صرف باپ کا سایہ عاطفت میرے سر سے اوٹھ گیا بلکہ اعلیحضرت مرحوم میرے محب دلی اور ناصح شفیق تھے اب مین اس محبت وشفقت سے بھی محروم ہوگیا اس امر کی نسبت بھی مجھ کو کچھہ کم وثوق نہین ہے کہ سب لوگون کو یقیناً میری سب سے پیاری والدہ مکرمہ کے ساتھ اونکی اس حالت طوفان غم والم مین محبت آمیز ہمدردی ہے

نوسال سے کچھہ ہی زیادہ عرصہ ہوا کہ اسی مقام پر کہڑے ہوکر ہمارے بادشاہ نے جن کے ساتھ ہمکو دلی محبت تہی یہ اعلان کیا تھا کہ جب تک کہ ہمارے قالب مین جان باقی ہے ہم اپنی رعایا کی بہبود و فلاح کے واسطے کوشش و عمل مین مصروف رہین گے مجھکو یقین ہے کہ تمام قوم کی یہی رائے ہوگی کہ ملک معظم مرحوم نے اپنے اعلان پر پورے اور کامل طور سے عمل کیا۔ مین اپنی زندگی کا مقصد اصلی یہی سمجھون گا کہ ملک معظم مرحوم کے قدم بقدم چلنے کا ساعی رہون اور اوسکے ساتھہ ہی اس سلطنت کی حکومت دستوری کے قایم و برقرار رکہنے کی کوشش کرتا رہون۔ ان سخت گران بار ذمہ داریون کا جو مجھپر عائد ہوئی ہین میرے دلپر بہت بڑا اثر ہے مجھکو اس امر کا یقین و اعتماد کامل ہے کہ ان جزائر کی پارلیمنٹ اور یہان کی اور نیز میری مملکت ہاے ماوراء البحر کی رعایا ان فرائض عظیم و دشوار کے سرانجام مین میری ممد و معاون ہوگی اور یہ دعا کریگی کہ خدائے تعالے مجھکو قوت عمل عطا کرے اور میری رہنمائی فرمائے مجکو اس سے بڑی ہمت ہوتی ہے کہ میری پیاری بی بی مین ایسی صفتین ہین کہ ہر کوشش مین جو ہماری رعایا کی بہبودی کے لئے کی جائیگی وہ بطور رفیق و ہمدم کے ہمیشہ اور ہر وقت میرے معاون رہا کرین گی۔

کرنل محمد عبید اللہ خان کی علالت اور سفر منصوری

نومبر ۱۹۰۹ء مین جب ہز اکسلنسی لارڈ منٹو بھوپال مین تشریف لانے والے تھے اوس سے قبل ہی کرنل صاحب کو صلابت جگر کی تکلیف تہی ڈاکٹر گراسوڈ معالج تے۔ اونکے علاج سے افاقہ ہوگیا تھا لیکن وائسرائگل وزٹ کے انتظامات مین وہ شبانہ روز مصروف رہے جسمین غیر معمولی محنت سے کام لیا۔ گو تکلیف بظاہر محسوس نہین ہوئی مگر طبیعت اندر ہی اندر خراب ہوتی رہی ادہر ہز اکسلنسی جب یہان تشریف فرما ہوئے تے اوسی وقت سے یہ ارادہ تھا کہ سال نو پر کرنل صاحب ضرور کلکتہ جاکر جلسون وغیرہ مین شریک ہون۔ دسمبر مین مین نے اُن سے کہا کہ تم چونکہ ہز اکسلنسی کے اے ڈی کانگ ہو لہذا سال نو کے موقع پر کلکتہ جاکر ہز اکسلنسی سے شرف ملاقات حاصل کرآؤ چنانچہ وہ دسمبر مین کلکتہ گئے گورنمنٹ ہوس مین قیام ہوا۔ ہز اکسلنسی نے نہایت عزت واحترام کے ساتھ مہمان بنایا۔ لیڈی منٹو نے بھی بیحد شفقت کی۔

۳۰ دسمبر کو ہز اکسلنسی کے ہمراہ ریویو مین گئے۔ راجہ سر پرتاب سنگھ صاحب اے۔ ڈی۔ سی بھی تھے وہان سے واپسی مین طبیعت بیچین معلوم ہوئی مگر کچھہ توجہ نہ کی۔ اور دوسرے روز پولو کھیلے۔ رات بیچینی مین گذری اور مطلق نیند نہ آئی۔ یکم جنوری کو گزٹ آف انڈیا سے مجھے جی۔ سی۔ ایس۔ آئی کا خطاب عطا ہونا معلوم ہوا۔ اون کا دل چاہا کہ خود بھوپال آکر مجھے مبارکباد دین۔ ہز اکسلنسی سے اجازت چاہی جناب ممدوح نے اس قدر جلد واپس ہونے پر افسوس ظاہر کرکے اجازت دیدی۔

۲۔ جنوری کو کلکتہ سے روانہ ہوئے روانگی کے وقت طبیعت ناساز تہی بنارس پہونچتے پہونچتے زیادہ خراب ہوگئی۔ مجبوراً وہین سفر منقطع کرکے سول سرجن کو علاج کے لئے طلب کیا۔ ڈاکٹر نے

نسخہ دیا مگر طبیعت بدستور ناساز رہی وہان سے لکھنؤ گئے اور ڈاکٹر عبدہ دار سے رجوع کیا - پہر بہوپال آئے یہان ۱۲ بجے شب کو پہونچے اس شب کو طبیعت بہت خراب تہی اور تکلیف مین زیادتی تہی ۴ بجے ہمایون منزل سے احمد آباد مجھے لینے کے لئے موٹر بہیجا - مین نہایت پریشان و مضطر پہونچی - مگر خدا کے فضل سے میرے پہونچنے تک طبیعت سنبہل گئی تھی اوسی وقت کرنل رابرٹس رزیڈنسی سرجن اور میجر ہیگ ایجنسی سرجن کو بلانے کے لئے تار دئے - مسز بارنس لیڈی ڈاکٹر بلائی گئین - غرض صبح تک سب جمع ہو گئے - اور سب نے بہ اتفاق نورس تھنیا (زیادہ محنت سے اعصاب کا تھک جانا) تشخیص کیا - کرنل رابرٹس نے بمشورہ میجر ہیگ و مسٹر بارنس علاج شروع کیا مگر افاقہ نہوا - اور طبیعت روز بروز خراب ہوتی چلی گئی تبدیل آب و ہوا - اور طبی مشورہ کے خیال سے بمبئی جانا قرار پایا منشی اسرار حسن خان نصیر المہام ہمراہ گئے - بمبئی مین کرنل میر نے دیکھکر بحری سفر کا مشورہ دیا - اس مشورہ کے مطابق عدن تک سالیسٹ نامی جہاز پر سفر کیا - اثنا وراہ مین جہاز کے ڈاکٹر کا علاج تھا مگر اوس سے کوئی فائدہ نہ ہوا - اس سفر مین بھی مطلق نیند نہین آئی - اسکے علاوہ اون کو طبیعتاً بحری سفر کچھہ موافق بھی نہین - اسلئے اور بہی تکلیف ہوتی رہی - عدن مین پہونچکر وہان کے ڈاکٹر کو دکہایا جو جہازی ڈاکٹر کا بہائی تھا اوس نے بہی نورس تھنیا تشخیص کیا - بحری سفر شروع کرتے وقت اور آگے جانے کا بہی ارادہ تھا مگر چونکہ تکلیف بڑہ گئی اسلئے کچھہ دن رہکر بہوپال واپس آگئے اس سفر کی تکلیف سے اس تہوڑے عرصہ مین ۴ پونڈ وزن کم ہو گیا تھا واپسی کے وقت بمبئی مین کرنل میر، ڈاکٹر جاپئیلا اور ڈاکٹر راؤ سے مشورہ حاصل کیا تہا - اور سب نے بالاتفاق یہی بتایا کہ محنت کی وجہ سے وہ ہارٹ اسٹرینج " ہو گیا ہے - جیسے کوئی چیز کہل جاتی ہے - جب یہان آگئے تو مین نے پہر کرنل رابرٹس کو بلایا اونہون نے تجویز کیا کہ شہر کا قیام ترک کیا جاے اور بیرون شہر صاف اور پُر فضا مقام پر قیام رہے مین نے احمد آباد مین رہنا مناسب جانا کیونکہ مجھے ہر وقت اون کے دیکھنے اور طبیعت کی

حالت معلوم ہونے مین بہت آسانی تہی چونکہ اکثر شب ہی کو زیادہ طبیعت خراب ہوجاتی تھی اس لئے ڈاکٹر رابرٹس نے تجویز کی کہ چار دن رہکر شب کو طبیعت کی کیفیت دیکھی جاے - چنانچہ اونہون نے شب کو خود احمد آباد مین رہکر کیفیت دیکہی اور نہایت محنت و کوشش سے علاج کرتے رہے -

انہین دنون مین ایک اخبار مین نظر سے گذرا کہ منصوری مین ایک سنیٹیریم قایم ہوا ہے جسمین بذریعہ غسل کے علاج کیا جاتا ہے اور اس قسم کے اور نیز قلبی امراض کے لئے بہت مفید ثابت ہوا ہے کرنل رابرٹس سے وہان لیجاکر علاج کرانے کا مشورہ کیا - اونہون نے بھی پسند کیا - جب اس علاج کے متعلق راے مستقل طور پر قایم ہوگئی - اور منصوری جانے کا ارادہ مستحکم ہوگیا تو اپنے پرائیویٹ سکرٹری منشی سخاوت حسین کو انتظام بنگلہ کے لئے بہیجا - اوسی زمانہ مین پانیر مین دیکہا کہ رانی جیند جولپور و مین ہین اپنے بنگلہ کو جو ہارن ہل پر واقع ہے بکرایہ ۳۰۰۰ روپیہ دینا چاہتی ہین - جلدی کے سبب اوسی کو تجویز کیا - الوڈ صاحب کہ جن کا تذکرہ مین نے حصہ اول مین کیا ہے اوس وقت فوج والنٹیر کے کپتان تہے اور منصوری و ڈیرہ دون مین اون کا قیام تھا مین نے چٹھی لکہہ دی تہی اونہون نے کامل امداد دی -

مکان طے ہونے کے بعد وسط مئی مین روانگی ہوئی - اس سفر مین شہر یار دولہن بھی ہمراہ تھین اون کو یرقان اور بخار تھا اون کے لئے بہی ڈاکٹرون نے تبدیل آب و ہوا تجویز کی تہی -

ہماری پارٹی جب راج پور پہونچی تو وہان الوڈ صاحب نے کہلا کر بہیجا کہ منصوری بہت ٹھنڈا مقام ہے اسلئے صبح کو یہان آنا چاہیئے بوجہ تکان سفر کرنل صاحب کی طبیعت بہت ہی خراب ہو رہی تھی اور نیز شہر یار دولہن بہت ہی ماندہ تہین لہذا ایک شب راجپور کے پرنس آف ویلس ہوٹل مین قیام کیا - یہان رانی ٹیکاری بھی جولپور و مین تہین ٹہیری ہوئی تھین -

ڈیرہ دون پہونچکر یہ خیال ہوا کہ مبادا گھوڑے کی سواری سے کرنل صاحب کو اور زیادہ تکان ہوجائے

اور طبیعت زیادہ خراب ہو۔ یہ رائے ہوئی کہ جھپان پر راستہ طے کریں لیکن وہ اپنی ہمت سے
گھوڑے پر ہی گئے خدا کے فضل سے اس راستہ مین سواری پر کوئی تکلیف نہین ہوئی۔ تکان ضرور
محسوس ہوا۔ لیکن طبیعت پر بوجھ ایک جدید اور پر فضا مقام دیکھنے کے فرحت تھی۔

منصوری کے دو مشہور اور قابل ڈاکٹرون مسٹر ہنیکل اور کرنل رینی کو دکھایا۔ کرنل رینی نے
تشخیص کیا کہ ملیریا کی وجہ سے جو قلب مین تکلیف پہونچی ہے اوس کا اثر ہے مگر ڈاکٹر ہنیکل
نے کہا کہ بوجہ زیادہ محنت کے اعصاب تھک گئے ہین۔ اور اوس کا اثر دل پر پہونچا ہے۔

بمبئی مین بھی ڈاکٹر جائلا، کرنل میر، اور ڈاکٹر راؤ کی بھی یہی تشخیص تھی۔ اس وقت مزاج کا
یہ حال تھا کہ ۳ میل سینیٹیریم کے معائنہ کے لئے گئے تھے واپسی مین پشت مین درد ہوا۔ رات بھر
ایسی سخت تکلیف رہی جو کبھی بھوپال مین بھی نہین ہوئی تھی۔ ایک لمحہ کے لئے آنکھ نہین لگی اور
رات نہایت بےچینی مین گذری۔ مسٹر بارنس ہمراہ تھین اونھون نے علاج کیا خدا خدا کر کے
کچھ طبیعت سنبھلی۔ پھر ڈاکٹر ہنیکل کو بلایا اونھون نے آلہ کے ذریعہ سے قلب و جگر اور معدہ کا
امتحان کیا۔ مین معالجہ کے متعلق نہایت مذبذب تھی مگر چونکہ کرنل صاحب کا رجحان ڈاکٹر
ہنیکل کے معالجہ کی طرف تھا لہذا اونہی کا علاج شروع کیا گیا۔ جو حال مین بذریعہ غسل کے جدید
طریقہ سے ایجاد ہوا ہے۔

ڈاکٹر ہنیکل نے بوجہ بعد مسافت تجویز کیا کہ سینیٹیریم مین قیام رہے اور یہان سے آنے جانے
کی اجازت نہ دی جاوے۔ مگر چونکہ جیند والہ بنگلہ سینیٹیریم کے قریب تھا اپنے قیام کے لئے کرایہ پر
لے لیا تھا۔ کرنل صاحب دن کو میرے پاس آتے جاتے رہتے تھے۔ اور شب کو سینیٹیریم ہی
مین قیام رہتا۔

سینیٹیریم مین حمام باتھ کا کورس ۴۰ دن کا ہوتا ہے اور ایک ایک دن بجلی اور پانی سے

غسل دیا جاتا ہے۔ کرنل صاحب کو بھی غسل دے گئے۔ اور روغن زیتون کی تمام جسم پر مالش کی گئی ہے۔ اس علاج سے رفتہ رفتہ ترقی صحت ہونے لگی اور وہ ۱۵-۱۶ میل کا چکر گھوڑے پر لگانے لگے

منصوری میں اکثر یوروپین لیڈیز سے ملاقاتیں ہوئیں۔ مسٹر برون کمشنر اور اونکی خاتون مسز برون نہایت نیک اور خلیق ہیں ان سے خاص مراسم محبت قائم ہوئے۔ مسٹر برون نے ہارن ہل اور مسز برون نے گلفرڈ ہاوس میں مجھ سے ملاقات کی۔ اور میں بھی اونکی کوٹھی پر ملاقات بازدید کے لئے گئی۔

۲۴ مئی کو یہاں ایک نہایت حسرت آمیز و عبرت انگیز رسم میں شریک ہوئی۔ یہ تاریخ مرحوم کنگ ایڈ ایمپرر ایڈورڈ ہفتم کی تدفین کی تہی جو انوٹینسل کیسل انفلیٹ میں ادا کی گئی تھی۔ یہ مقام ایک چھوٹے میدان میں واقع ہے جسکے چاروں طرف پہاڑ ہے یہان تمام جنٹلمین اور لیڈیز سیاہ اور ماتمی لباس میں جمع تہے۔ ہر شخص کے چہرہ پر غم و الم چھایا ہوا تھا فوج مع بینڈ کے موجود تھی ۴½ بجے میں سوار ہوکر وہان پہونچ گئی تھی مسز پارنس اور منشی اسرار حسن خان بھی میرے ساتھ گئے تھے صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان بوجہہ علالت شریک نہ ہوسکے۔

پادری صاحب نے سرمن کیا۔ بینڈ نے نہایت درد انگیز ماتمی گت بجائی۔ اسکول کے لڑکون نے ماتم و عبرت کے گیت گائے۔

فی الحقیقت اوس وقت بے ثباتی دنیا کا نقشہ آنکھون کے سامنے تھا ہر چیز فانی نظر آرہی تھی شہنشاہ مرحوم کی صورت تصور میں تھی اور اونکی نیکی و خوبیان ایک ایک کرکے یاد آجاتی تھیں۔ غرض مغرب تک یہی عبرتناک سمان قائم رہا۔ سورج غروب ہونے پر واپس آئے۔ گویا اوس دن کے بعد مورننگ اوٹھا دیا گیا۔

مسز برون نے میرے آنر میں لیڈیز کو ایک شاندار پارٹی بھی دی۔ اور نیز میں نے منصوری کے

تمام یوروپین بچون کو بر جلیس جہان بیگم کی جانب سے پارٹی دی اس پارٹی مین اکثر یوروپین جنٹلمین اور لیڈیز کو بھی جن کے بچے مدعو کئے گئے تھے بلایا گیا تھا۔ مسز الوڈ اسکی منتظمہ تھین ریفرشمنٹ کے واسطے کمپنی سے انتظام کیا گیا تھا۔ مسز امیر احمد کرنل صاحب کے پرائیویٹ سکرٹری نے مسز الوڈ کی ہدایات کے مطابق مکان درست کیا تھا۔ بچون کو کھلونے مین نے تقسیم کئے۔ چونکہ مسٹر فنچ کے لڑکے کا بپتسمہ تھا اسلئے مسز براون شریک نہوسکین البتہ مسٹر براون کمشنر شریک تھے۔

منصوری سے ہی صاحبزادہ حمید اللہ خان کو محمدن کالج مین داخل ہونے کو روانہ کر دیا تھا کرنل صاحب کی طبیعت یون تو اچھی ہوگئی تھی لیکن ہنوز صحت کامل نہین ہوئی تھی کہ پہاڑ پر سردی زیادہ ہوگئی۔ اور چند واردातین ہیضہ کی بھی ہوئین۔ ادھر ڈیلی صاحب کی تبدیلی کا گزٹ شایع ہوا۔ اور چونکہ اونکی مہربانیان ایسی نہ تھین کہ اون سے رخصت کے وقت ملنے مین کوشش نہ کی جاے اسکے علاوہ یہان قیام کو اب دو ماہ بھی گذر چکے تھے اور انتظامات ریاست کو بھی دیکھنا ضرور تھا اور یہ بھی معلوم ہوچکا تھا کہ ماہ۔ اگست مین شملہ جانا ضرور ہے اس لئے عزم واپسی کیا۔ اور ہم سب منصوری سے روانہ ہوئے کرنل صاحب نے پہاڑ کا راستہ گھوڑے پر طے کیا کچھہ تکان نہین ہوئی اور بخیر وخوبی آئے ویرہ دون آکر ڈاکٹر والٹر نے اکسریز (شعاع آفتاب) سے کرنل صاحب کے سینہ کی تصویر لی۔

واپسی کے پروگرام مین پیران کلیر شریف مین حضرت صابر صاحب قدس سرہٗ العزیز کے مزار پر فاتحہ اور محمدن کالج کا معائنہ بھی شامل تھا۔ چنانچہ پیران کلیر شریف پہونچکر فاتحہ پڑھی۔ یہان سے علیگڈہ آئے۔ کالج کا معائنہ کرنے کے بعد بھوپال روانہ ہوئے۔ جاتے اور آتے ہوئے اسٹیشن دہلی پر حاذق الملک حکیم محمد اجمل خان نے کرنل صاحب کو دیکھا۔ صحت کی طرف سے مطمئن کیا کچھہ دوائین بھی دین۔ وہ بیان کرتے تھے کہ اون کو بھی یہ عارضہ تھا لیکن آرام ہوگیا۔ تاہم اب بھی

اثر باقی ہے۔

بھوپال پہونچکر چند دن آرام کرنے کے بعد پھر بمبئی گئے وہان کرنل میر تے حالت دیکھکر بہت مطمئین کیا۔

بھوپال مین حکیم سید نور الحسن افسر اطباء ریاست کا بھی علاج ہوا اونہون نے نہایت محنت وسرگرمی سے معالجہ کیا۔ مقوی ادویات دین اور اون کے علاج نے بہت فائدہ پہونچایا۔ شافی مطلق کا کرم ہے کہ اب طبیعت رو باصلاح، اور ہر صورت سے افاقہ ہے اور یقین ہے کہ چند دنون مین اگر خدا نے چاہا تو بالکل صحت ہوجائیگی۔

مسز پارنس جو لیڈی لینڈرون ہسپتال مین لیڈی ڈاکٹر ہین نہایت شریف خاتون ہین اونہون نے احمد آباد و منصوری کے قیام مین بڑی محنت اور توجہ سے علاج و تیمارداری کی۔ اونکی موجودگی و توجہ سے مجھے بہت دلجمعی رہی اور اونہون نے علاوہ اپنے فرائض ادا کرنے کے خاص طور پر محنت و کوشش سے کام کیا۔

صاحبزادہ حمید اللہ خان کا محمڈن کالج مین داخلہ

صاحبزادہ حمید اللہ خان کو بجاے کسی چیفس کالج مین داخل کرنے کے یہی مناسب سمجھا گیا کہ وہ یونی ورسٹی کی تعلیم حاصل کرین - مین چیفس کالجون کو بہت پسند کرتی ہون اور ضرورت جانتی ہون کہ روساء اور امراء کے کالج اور تعلیم گاہین عام کالجون اور تعلیم گاہون سے جدا اور مابہ الامتیاز ہون - لیکن مین اون کے موجودہ نصاب و طریقہ تعلیم کو مفید نہین سمجھتی میری راے مین ان کا نصاب بہتر معیار پر نہین - بہتر اور مفید نصاب کے ساتھ اون کو اپنے لیے ایک علیحدہ یونی ورسٹی کی بھی ضرورت ہے - مین نے اس مسئلہ و مقصد پر ڈیلی کالج کونسل (اندور) مین متعدد پمفلٹ پیش کئے ہین جو زیر غور ہین انہین وجوہ سے مین نے صاحبزادہ کو الگزنڈرا ہائی اسکول بھوپال مین جو الہ آباد یونی ورسٹی سے افلیٹ ہے - تعلیم کے لئے داخل کر دیا - اس اسکول مین داخل کرنے سے یہ عظیم مقصد بھی تھا کہ رعایاے بھوپال کو تعلیم کی تحریص و ترغیب ہو اور خدا کا شکر ہے کہ مجھے صاحبزادہ کی ذات و صفات سے اس مقصد مین کامیابی حاصل ہوئی - جب ان کو سکنڈری تعلیم کے منازل طے کرنے مین دو ایک سال کا عرصہ رہ گیا تو اعلی تعلیم کے لئے کسی بہترین کالج کے انتخاب کی ضرورت پیش آئی -

مین نے ہندوستان کے مختلف کالجون پر نظر دوڑائی - اون کے حالات معلوم کئے - اور وقتاً فوقتاً اپنے مشیران دولت سے بہت کچھ بحث و مباحثہ کرتی رہی - بعض کی یہ راے تھی کہ اعلی تعلیم کے لئے صاحبزادہ کو انگلستان بھیجا جائے - اسمین شک نہین کہ انگلستان کے کالجون کی تعلیم نہایت مفید اور قابل تعریف ہے جس سے ہر شخص واقف ہے لیکن صاحبزادہ کی عمر کا

خیال کرکے مین نے وہان بھیجنا مناسب نہ سمجھا اور یہہ ہی رائے ہوئی کہ ہندوستان ہی مین کوئی بہتر کالج منتخب کیا جاوے آخرالامر میری یہ رائے قرار پائی کہ ہندوستان مین مسلمان طلباء کے لئے محمڈن کالج علیگڈہ سے بہتر اور کوئی کالج نہین ہوسکتا اور یہی ایک ایسا کالج ہے جس مین تعلیم کے ساتھ ساتھ مسلمان طلبہ کے مذہب۔ اونکی قومیت اور برٹش سلطنت کے ساتھ خیالاتِ وفاداری کی نشو و نما ہوتی ہے اور جو مسلمانانِ ہند کی آیندہ ترقیون اور امیدون کا مرکز ہے۔

اس انتخاب کے بعد نواب وقار الملک بہادر آنریری سکرٹری محمڈن کالج سے مراسلت ہوئی اور یہ طے پایا کہ انٹرنس کلاس کی تعلیم کے لئے ہی کالجیئٹ اسکول مین داخل کردے جائین چنانچہ منصوری جانے سے پہلے جملہ انتظامات مکمل کئے گئے۔ قیام کے لئے مولوی سمیع اللہ خان صاحب مرحوم کی کوٹھی تجویز ہوئی اور مسٹر سی۔ ایچ۔ ہین صاحبزادہ کے گارجین مقرر ہوئے۔ جون ۱۹۱۰ء مین صاحبزادہ کو منصوری سے محمڈن کالج روانہ کیا۔ چونکہ مسٹر ہین ان دنون بحصولِ رخصت انگلینڈ مین تھے لہذا صاحبزادہ مسٹر جی ایچ ٹول پرنسپل کے پاس مقیم ہوئے۔

معاینۂ محمڈن کالج

جولائی ۱۹۱۰ء میں منصوری سے واپسی کے وقت صاحب زادہ محمد حمید اللہ خان سے ملنے اُن کے انتظامات تعلیم و قیام کو دیکھنے اور کالج کو معائنہ کرنے کا ارادہ ہوا میں نے نواب مشتاق حسین صاحب کو خط بھیجا کہ میں علیگڈھ آنا چاہتی ہوں بشرطیکہ آپ میرے آنے کو پرائیویٹ آمد تصور کریں اور کسی قسم کا تکلف نہ ہو۔ بلکہ جیسے کالج میں اور خیرخواہانِ کالج بغیر کسی تکلفات کے آتے ہیں ویسا ہی میرا آنا بھی تصور کیا جائے نواب صاحب موصوف نے اس کو منظور کیا اور مجھے اطلاع دی چنانچہ میں بہمراہی صاحب زادہ عبید اللہ خان اور خان بہادر منشی اسرار حسن خان نصیر المہام اور مختصر اسٹاف کے علیگڈھ روانہ ہوئی۔ چونکہ داخلہ بالکل پرائیویٹ تھا میرے قیام کا انتظام خود صاحب زادے نے کیا تھا لیکن اعیان کالج نے بھی انتظام میں ہر قسم کی مدد دی۔ اسٹیشن پر خان بہادر نواب محمد مزمل اللہ خان صاحب جائنٹ سکرٹری محمڈن کالج موجود تھے۔ میں نے مع کرنیل صاحب و شہریار دولہن اور شاہ بانو کے بہاسو ہوس میں اور نصیر المہام وغیرہ نے مولوی سمیع اللہ خان صاحب کی کوٹھی میں جو بہاسو ہاوس سے ملحق ہی قیام کیا۔

صبح کو ۷ بجے خان بہادر نواب محمد مزمل اللہ خان صاحب انچارج سکرٹری مع چند دیگر ٹرسٹیان کالج کرنل صاحب کے ہمراہ مجھ سے ملنے آئے اور معائنہ کالج کی خواہش کی۔ میں نے پرائیویٹ طور پر دیکھنا منظور کیا چنانچہ ۸ بجے وقت مقرر ہوا۔ اور میں بہمراہی کرنل صاحب و نصیر المہام بسواری بگھی معائنہ کالج کو گئی۔ اردلی میں کالج اسکارڈن تھا۔ درحقیقت اس اسکارڈن کے ملاحظہ سے ایک وزیٹر پر طلبائے کالج کے ڈسپلن کا بہت اچھا اثر قایم ہوتا ہے۔

کالج کے صدر دروازے پر انچارج آنریری سکرٹری پرنسپل اور ٹرسٹیان کالج نے استقبال کیا

سید کورٹ کے کمروں اور سالار منزل (ڈائننگ ہال) کو ملاحظہ کرتے ہوئے لیبوریٹری ہال میں داخل ہوئی۔ یہاں تعلیم سائینس کے متعلق گفتگو ہوتی رہی۔ اسمیں شک نہیں کہ اس وقت تمام دنیا میں سائینس کا عَلم لہرا رہا ہے اور جو قومیں اس علم کے زیر سایہ ہیں وہی حقیقی ترقی کے زینہ پر چڑھ رہی ہیں۔

لیبوریٹری سے لٹن لائبریری میں جا کر "وزیٹرس بک" پر میں نے اور کرنل صاحب نے دستخط کیے پھر اسٹریچی ہال میں گئے اور نظام میوزیم سے گذرتے ہوئے مسجد میں جا کر سر سید، نواب محسن الملک سید محمود اور مولوی سید زین العابدین خاں کے مزاروں پر فاتحہ پڑھی۔ یہ دیکھکر افسوس ہوا کہ ہنوز مسجد ناتمام اور غیر مکمل ہے۔

میں نے کالجیٹ اسکول اور انگلش ہوس کا معائنہ کیا۔ مسٹر ریس ہیڈ ماسٹر ہمراہ تے اُنہوں نے جماعت دہم کو بحالت تعلیم دکھایا۔ اسکے سوا تقریباً جملہ بورڈنگ ہاوسوں کو بھی دیکھا۔

عصر کے وقت زنانہ اسکول کے نقشے دیکھے پہلے ارادہ تھا کہ میں خود اِس اسکول کا سنگ بنیاد رکھوں لیکن بعض وجوہ سے مجھے موقع نہ ملا اور اب موقع کے انتظار میں تاخیر ہوتی تھی لہذا میں نے ارکان کالج کو مشورہ دیا کہ اسکول کی عمارت شروع کردی جاے۔

عصر کے وقت سید محمود مرحوم اور نواب وقار الملک اور دیگر اعیان کالج کی خواتین مجھ سے ملنے آئیں اور ان سب سے مل کر مجھے مسرت ہوئی اوسی دن شام کو علیگڈھ سے بھوپال روانہ ہوگئی۔

آنریبل کرنل ہیوڈیلی کو الوداعی پارٹی

تقریباً پانچ برس آنریبل کرنل ڈیلی کے ہاتھ مین رزیڈنسی وسط ہند کا چارج رہا۔ اس عرصہ مین کرنل ڈیلی نے تمام روساء سنٹرل انڈیا کے ساتھ حقیقی ہمدردی و محبت کا برتاؤ کیا۔ ۲۶ سال پہلے وسط ہند مین کرنل ڈیلی کے نامور باپ سر ہنری ڈیلی ایجنٹ گورنر جنرل تھے اور اون کے حسن سلوک و اخلاق اور قابلیت کی تعریف آج تک کی جاتی ہے کرنل ہیوڈیلی بھی اوسی نشانِ قدم پر چلے اور اپنی محبت و عظمت کی یادگار سب کے دلون مین قایم کردی۔

افسرانِ برطانیہ مین اکثر یہ صفات دیکھی گئی ہین کہ اگر اون کے ہاتھون مین ایسے ملک یا حصہ ملک کا چارج آتا ہے جسمین وہ اپنے بزرگون کی قایمقامی کرتے ہین تو وہ اوسی طرح اپنی ہمدردی اور مخلصانہ دوستی کو قایم رکھتے ہین اور ساعی رہتے ہین کہ قدیمی روابط و تعلقات مین اور اضافہ کرین۔ اور یہ خیال و صفت گورنمنٹ و روساء اور عام رعایا کے لئے نہایت مفید ہوتی ہے اور حقیقتاً برٹش افسرون کی ذاتی ہمدردی ضابطہ کے تعلقات مین نہایت شگفتگی پیدا کردیتی ہے انہین افسرون کی بہتر مثال کرنل ڈیلی ہین۔ اونھون نے اوسی طرح میرے ساتھ روابط دوستی قایم رکھے اور اپنے مفید مشورون سے امداد دی جس طرح کہ سر ہنری ڈیلی نے سرکار خلد نشین اور سرکار خلد مکان کے ساتھ رابطہ یگانگت رکھا تھا اور اون کو صلاح و مشورہ سے مدد دی تھی۔

اب وہ وسط ہند سے جنوبی ہند کی ایک بڑی ریاست کی رزیڈنسی پر جارہے تھے مین نے اون کو دعوت دی کہ وہ یہان تشریف لائین اور بھوپال کو وزٹ کا فخر عطا کرین اور صاحبزادہ عبیداللہ خان نے بھی اون کے آنریبل ایک جم خانہ کی خواہش کی۔

چنانچہ صاحب ممدوح معہ میجر اے ویس گارڈن پرسنل اسسٹنٹ کے ۱۰ اگست ۱۹۱۰ء ۱۴ شعبان ۱۳۲۸ھ کو تشریف لائے میجر اسپنیس صاحب بہادر پولٹیکل ایجنٹ اور دیگر یوروپین افسران سیہور ایک دن پہلے آچکے تھے۔

شام کو کوٹھی راحت منزل پر ٹی پارٹی دی گئی اور شب کو لال کوٹھی پر ڈنر ہوا۔ ڈنر کے بعد مین نے حسب ذیل تقریر کی جو میرے خیالات دلی کی ترجمان تھی۔

آنریبل کرنل ڈیلی، لیڈیز اینڈ جنٹلمین!

مین اپنے تمام دوستون کی مہربانی کا جو میری خاطر سے تکلیف اوٹھا کر اس دعوت مین شریک ہوئے پُرمسرت شکریہ ادا کرتی ہون۔ اور خصوصاً کرنل ڈیلی جیسے مہمان عزیز کی مہمان داری پر جن کے ساتھ روابط اتحاد کے علاوہ موروثی تعلقات دوستی قایم ہین مجھے بے انتہا سرور ہے۔

لیڈیز و جنٹلمین!

کرنل ڈیلی سے جو میرے خاندانی و ذاتی روابط ہین اون کا کئی مرتبہ اظہار ہو چکا ہے اور اس وقت اون کے متعلق صرف اسی قدر کہنا کافی ہوگا کہ اوہون نے نہ فقط اون قدیمی تعلقات کی تجدید کی ہے بلکہ اون مین اپنی ذاتی خوبیون سے بہت کچھ اضافہ کیا ہے۔

اس وقت مین اپنے اوس افسوس کو ظاہر کرنا چاہتی ہون جو کرنل ڈیلی کے تبادلہ سے ہو رہا ہے قطع نظر اون تعلقات دوستی کے جن کا مین نے اوپر ذکر کیا ہے۔ روسائے وسط ہند کے ساتھ عموماً کرنل ڈیلی کا برتاؤ اعلیٰ درجہ کی مہربانی اور اخلاص کا رہا ہے جس کا اعتراف شکریہ کے ساتھ ہر رئیس کے دل مین موجود ہے۔ اور جس کا وقتاً فوقتاً اظہار بھی ہوتا رہا ہے یہ امر مسلم ہے کہ بنی نوع انسان کی سب سے بڑی خدمت اور بھی خواہی یہ ہے کہ اس کو جہالت کی تاریکی سے نکال کر علم کی روشنی مین لایا جاے ہم سب بخوبی جانتے ہین کہ کرنل ڈیلی نے اس امر اہم مین

کس قدر نمایان حصہ لیا ہے۔

اسمین شک نہین کہ جس طرح سر ہنری ڈیلی کا نام حقیقی عظمت و محبت کے ساتھ آج تک لیا جاتا ہے اوسی طرح کرنل ہیو ڈیلی کا اسم گرامی بھی عزت و الفت کے ساتھ یاد رہے گا اور یہ دونون نام محسنین وسط ہند کی فہرست مین ہمیشہ نمایان رہین گے۔ علاوہ اسکے رزیڈنسی وسط ہند کی تاریخ مین کرنل ڈیلی کا نام اس خصوصیت کی وجہ سے اور بھی ممتاز نظر آئیگا کہ اون کے زمانہ مین وسط ہند مین اکثر تمدنی ترقیات ظہور پذیر ہوئین۔ بس ایسے محسن دوست کا وسط ہند سے جانا آپ سب صاحبان سمجھ سکتے ہین کہ ہم سب کے لئے کس قدر افسوس و رنج کا باعث ہوگا تاہم یہ امر تسلی بخش ہے کہ اون کا تقرر ہندوستان کی ہی ایک بڑی ریاست مین ہوا ہے۔ اس تقرر سے ہم کو امید پیدا ہوتی ہے کہ گورنمنٹ عالیہ اونکی اور قدر افزائی فرمائیگی جس سے تمام اون لوگون کو جو گورنمنٹ کے ساتھ مخلصانہ عقیدت رکھتے ہین اور جن کو کرنل ڈیلی کے ساتھ خلوص و دوستی ہے دوبالا مسرت ہوگی۔

مین اپنی مہربان مسز ڈیلی کی بھی بہت مشکور ہون۔ اور اگرچہ وہ اس وقت یہان نہین ہین لیکن اون کی یاد میرے دل مین ہر وقت موجود ہے کیونکہ اونکے کامل خلوص اور دلی محبت سے ہمیشہ اونکی محبت مین خاص لطف پایا گیا ہے جس کا نقش میرے دل پر ہے اور وہ کبھی اون کی یاد کو مٹنے نہین دے گا۔

صاحبان! اب مین کنگ امپرر اور ملکہ معظمہ قیصرہ کی صحت و سلامتی کی دعا کرتی ہون اور تحریک کرتی ہون کہ میرے محترم دوست کرنل ڈیلی کا جام صحت نوش کیا جائے۔

میری اسپیچ کے ختم ہونے کے بعد کرنل ڈیلی نے فرمایا۔

"یور ہائینس! مجھ کو کافی الفاظ نہین ملتے کہ مین یور ہائینس کی تقریر کا شکریہ ادا کرون جس کے

متعدد مرتبہ کی سیر بھوپال جن مین سے کئی جو یور ہائی نس کے خاندان کے اہم واقعات کے متعلق تھین میرے دل مین ہمیشہ شاہانہ اور زنانہ خوش خلقی مہمان نوازی اور دوستانہ ہمدردی کی اعلیٰ ترین مثالین رہین گی - اور وہ ہی حسن اخلاق - دوستی اور دلی اعتماد تمام سرکاری معاملات مین بھی یور ہائی نس میرے ساتھ برتتی رہی ہین -

مین نے اکثر موقعون پر اس نمایان ترقی کا ذکر کیا ہے جو یور ہائی نس کے دور حکومت مین ریاست نے کی ہے - اور مین یہہ خیال کر کے بہت خوش ہوتا ہون کہ اب عنقریب یور ہائی نس شملہ جاکر صاحب وایسراے کے ہاتھ سے سب سے بڑے ہندوستانی خطاب کا نشان حاصل کرنے والی ہین گو یہ امر قابل افسوس ہے کہ یہ نمایان امتیاز یور ہائی نس کو جس شہنشاہ نے عطا کیا تھا اون کا حال مین انتقال ہوچکا ہے -

یور ہائی نس نے ڈیلی کالج کے متعلقہ امور کی جانب اشارہ کیا ہے لیکن جس بات کو مین پہلے کہین لکھ چکا ہون اُسے پھر دُہراتا ہون کہ فی الحقیقت کالج کا انتظام اور ترمیم بالکل امرا کا کام ہے اور کالج کی آیندہ حالت کا دارو مدار بھی اُنھین پر رہے گا - مین جانتا ہون کہ اس معاملہ مین یور ہائی نیس اپنے حصہ کو پورا کرنے کے لئے کس قدر تیار اور کس قدر قابل ہین یہہ یور ہائی نس کی تجویز ہے کہ ایک یونیورسٹی قایم کر کے تمام چیفس کالجون کے باہمی اتحاد و انتظام کا سنگ بنیاد رکھا جائے -

یور ہائی نس سے بہتر کسی شخص نے اس بات کو محسوس نہین کیا کہ ایسے اہم معاملہ مین نہایت احتیاط سے کارروائی کرنی چاہیئے - لیکن مین جانتا ہون کہ گورنمنٹ ہند یور ہائی نس کی تجویز پر پوری ہمدردی سے غور کریگی اور مین امید کرتا ہون کہ میرے ملک کو خیرباد کہنے سے پہلے ان کا اجرا ہوجانا ممکن ہے -

یور ہائی نس نے گذشتہ چند سال مین سنٹرل انڈیا کے تمدنی ترقی کی طرف اشارہ کیا ہے

مین یہہ کہنا چاہتا ہون کہ میری راے مین سب سے زیادہ نمایان اور پسندیدہ ترقی یہہ ہوئی ہے کہ یور ہائی نس نے اپنے مہمانون اور اپنے دوستون سے آزادی کے ساتھ ملنا شروع کر دیا ہے اور مجھے امید ہے۔ کہ اس سے آپ کو بھی کچھہ نہ کچھہ خوشی ہوئی ہوگی اسکے علاوہ یہ اور بھی کئی پہلوؤن سے نہایت مفید ثابت ہوا ہے مثلاً مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ جب یور ہائی نس پہلی دفعہ ڈیلی کالج مینیجنگ کمیٹی کے ایک جلسہ مین شریک ہوئی تھین تو مہاراجہ سیندھیا نے اوس جلسہ سے واپس آکر ہم سے کہا تھا کہ اس سے پہلے کبھی تمام معاملات ایسی صفائی اور خوش انتظامی کے ساتھہ طے نہین ہوئے۔

میری بیوی نے مجھے خاص طور پر تاکید کر دی تھی کہ مین یور ہائی نس کو یقین دلاؤن کہ اونکو بذات خود آکر آپ سے رخصت نہ ہوسکنے کا کس قدر افسوس ہے آپ نے اون کی بابت جو پر لطف الفاظ فرمائے ہین اونپر مین تہ دل سے ممنون ہون اور مجھے امید ہے کہ وہ بھی شکر گذار ہون گی۔

مین ایک بار پھر یور ہائی نس کو اس کامیابی پر مبارک باد دیتا ہون جو آپ کی ریاست اور رعایا کی بہبودی کے لئے آپ کی قابلانہ اور اَن تھک کوششون کو حاصل ہوئی ہے اور مین پھر آپ کی اس تمام مہربانی اور مہمان نوازی کا شکریہ ادا کرتا ہون جو آپ میرے اور میرے متعلقین کے ساتھ مرعی رکھتی ہین۔ اور اخیر مین مین آپ کے تمام مہمانون سے استدعا کرتا ہون کہ وہ میرے ساتھ آپ کے ازدیاد عمر و اقبال کے جام پینے مین شریک ہون "

ڈنر ختم ہونے کے بعد ۱۱ بجے شب کو آنریبل ممدوح اندور تشریف لے گئے۔ اور پھر مختلف اوقات مین دوسرے مہمان رخصت ہوئے۔

سفر شملہ

سنہ ۱۹۱۰ء مین سال نو کے موقع پر (مرحوم) اعلیٰ حضرت ملک معظم ایڈورڈ ہفتم قیصر ہند نے بہ الطاف خسروانہ مجھے جی۔ سی۔ ایس۔ آئی کے خطاب سے ممتاز فرمایا تھا جس کا تمغا عطا کرنے کے لئے ہز اکسلنسی لارڈ منٹو نے مقام شملہ تجویز کیا تھا۔

چنانچہ مین بتاریخ ۲۳۔ اگست مع صاحبزادگان و برجیس جہان بیگم اور مختصر اسٹاف کے روانہ ہوئی کالکا تک ریل مین اور کالکا سے شملہ تک موٹر مین سفر کیا۔

قیام کے لئے مہاراجہ ور بھنگہ کی کوٹھی کا انتظام کیا گیا تھا۔ یہ کوٹھی ایک پر فضا جگہ واقع ہے اور اس کا منظر شملہ کے عمدہ مناظر مین شمار کیا جاتا ہے چونکہ موٹر کے سفر سے تکان ہوگئی تھی اسلئے دو دن آرام لیا اور کسی سے ملاقات نہین کی اس کے بعد ملاقاتین شروع ہوئین اور شملہ کی دلچسپیون مین مصروفیت ہوگئی۔

گورنمنٹ ہوس مین بچون کا فینسی بال تھا مین بھی اس بال کے دیکھنے کے لئے مدعو کی گئی تھی۔ میرے ہمراہ صاحب پولیٹکل ایجنٹ نواب نصر اللہ خان کرنل عبید اللہ خان حمید اللہ خان برجیس جہان بیگم۔ حبیب اللہ خان وحید الظفر خان اور منشی اسرار حسن خان بھی تھے۔

اس جلسہ مین یوروپین بچے مختلف ملکون کے لباس پہنے ہوئے تھے حقیقتاً اس قسم کے جلسے جس طرح کہ ظاہر مین دلچسپ ہوتے ہین اوسی طرح اپنے فوائد کے لحاظ سے بھی قابل تعریف ہین۔

یہ بچے ایک کمرہ مین جمع تھے جہان اونکی چاء وغیرہ کا انتظام تھا مجھکو بھی ہز اکسلنسی اپنے

ہمراہ اوس کمرہ مین لے گئین اور ہم سب نے وہان بچون کے ساتھ چاء نوش کی۔ اوسکے بعد دوسرے ہال مین اوٹھکر آئے وہان بال شروع ہوا۔ اس بال کے نظارے مین کچھ ایسی دلچسپی بھری ہوئی تھی کہ سب محو تھے بال کے ختم ہونے پر لیڈی منٹو صاحبہ نے بچون کو تمغے اور کھلونے جو مخصوص اس بال کے لئے تھے تقسیم کئے اور پھر بعد تقسیم سب بچے ہر اکسلنسی کے روبرو پیش ہوئے۔ برجیس جہان بیگم اسوقت ٹرکی لباس مین تھین جو یوروپین خواتین کیلئے نہایت دلچسپ تھا۔

اس موقع پر لیڈی منٹو نے اپنی محبت و مہربانی مین یہ ایک اور اضافہ فرمایا کہ میرے تینون پوتون صاحبزادہ محمد حبیب اللہ خان و صاحبزادہ محمد وحید الظفر خان و صاحبزادہ محمد سعید الظفر خان کو تمغے اور برجیس جہان بیگم کو ایک صندوقچہ تعلیمی کھیل کا جس سے ڈرائنگ کیا جاتا ہے مرحمت کیا۔

جس وقت لیڈی منٹو نے یہ تمغے عنایت کئے مین نے شکریہ ادا کیا اور کہا سب سے پہلے ان بچون کے سینون پر جن مہربان ہاتھون سے یہ تمغے آویزان ہوئے ہین اوس سے مین تفاول اور امید کرتی ہون کہ یہ بچے کسی زمانہ مین ایسی پرجوش وفاداری کے ساتھ سلطنت برطانیہ کی خدمات کرینگے جس کے صلہ مین ان کے سینے سلطنت کے نہایت اعلیٰ تمغون سے جگمگاتے نظر آئین گے۔

مین اوس وقت اگرچہ اس جلسے کے پرلطف نظارہ کو دلچسپی کے ساتھ معائنہ کر رہی تھی لیکن میرا دماغ وہ نتایج اخذ کر رہا تھا جو یوروپین ماؤن کی تربیت سے مترتب ہوتے ہین۔

ہز اکسلنسی حضور وایسرائے نے ایک دربار تمغائے نائٹ گرینڈ کمانڈر آف دی انڈین امپائر کے عطا کرنے کا منعقد کیا۔ یہ دربار غیر سرکاری طور پر تھا لیکن اسکو لیڈی منٹو کی اوس محبت نے جو ممدوحہ کو میرے ساتھ خاص طور پر ہے نہایت دلچسپ بنا دیا تھا۔

دربار مین قریباً ایک سو مہمان مدعو تھے مین وقت معینہ پر وایسرایگل لاج مین داخل
ہوئی میرے ہمراہ محمد حبیب اللہ خان محمد وحید الظفر خان بطور پیج آف آنر تھے لیڈی منٹو
صاحبہ میرے استقبال کے لئے رسپشن روم مین منتظر تھین - یہان تقریباً پندرہ منٹ تک
لیڈی صاحبہ ممدوحہ سے پر شوق گفتگو رہی ازان بعد میجر اسپنس سپاہ پولیٹکل ایجنٹ بھوپال
ایجنسی مجھکو مسٹر جی بی وڈ قایمقام فارن سکرٹری کے پاس لے گئے - صاحب فارن سکرٹری
نے ہزاکسلنسی کے روبرو پیش کیا ڈائس پر ہزاکسلنسی تشریف فرما تھے لیڈی منٹو بھی وہین
تھین اور اون کا اسٹاف سب داہنی جانب ڈائس کے نیچے صف بستہ کھڑا تھا چونکہ جلسہ
پرائیویٹ تھا لہذا مہمانون کی نشست وغیرہ کی کوئی جگہ مقرر نہ تھی اور نہ نشست مین کوئی ترتیب
تھی - مین دروازہ سے داخل ہوکر ڈائس سے ۴ قدم کے آگے فاصلہ پر مسٹر جی، بی وڈ کے
نزدیک کھڑی ہوئی اونہون نے میرا نام مع اوس خطاب کے جو قبل ازین ملا تھا لیکر فرمایا
کہ مین یور اکسلنسی کے روبرو نواب سلطان جہان بیگم کو جنھین گذشتہ جنوری مین ہزامپریل
میجسٹی کنگ اڈورڈ نے - گرینڈ کمانڈر آف دی انڈین امپائر کا خطاب عطا فرمایا تھا اور آرڈر
اسٹار آف انڈیا کا دینا منظور کیا تھا پیش کرنے کی عزت حاصل کرتا ہون - ہزاکسلنسی تعظیم
کے لئے کھڑے ہوگئے اور حضور ممدوح نے اسٹار آف انڈیا کا ہار اور نشان پہنا کر مبارکباد دی
مین نے شہنشاہ اور ہزاکسلنسی کا بہ لحاظ موقع مختصر الفاظ مین شکریہ[له] ادا کیا اور پھر مین اوسی کوچ پر
بیٹھہ گئی جسپر ہزاکسلنسی بیٹھے ہوئے تھے پھر بال شروع ہوا - اختتام بال پر ہم لوگ ووسرے کمرہ مین
گئے یہان لیڈی منٹو صاحبہ کی جانب سے سپر کا انتظام تھا مین نے بھی کچھ کیک وغیرہ کھائے
سپر کے بعد یہ جلسہ تھوڑی دیر تک اور قایم رہا جس سے خلوص وعنایت کی شان پیدا تھی اس جلسے

[له] دستور ہے کہ بعد مین کسی وقت تحریری شکریہ بھی بھیجا جاتا ہے چنانچہ حسب قاعدہ مین نے بھی خریطہ شکریہ ارسال کیا

سے فارغ ہو کر مین اپنی قیام گاہ پر واپس آئی۔

ہز آنر سر لوی ڈین لفٹنٹ گورنر پنجاب کی محترم خاتون لیڈی ڈین نے بھی ایک پردہ پارٹی دی جسمین شملے کی معزز یورپین اور ہندوستانی خواتین بھی مدعو تھین۔ وقت معینہ پر مین بھی گئی۔ لیڈی ڈین صاحبہ نے استقبال کیا مگر اوس وقت تک لیڈیز جمع نہین ہوئی تھین سر لوئی ڈین نے مجھ سے ملنا چاہا اس لئے مین دوسرے کمرہ مین گئی وہان لیڈی ڈین اور سر لوئی ڈین دیر تک باتین کرتے رہے۔ اوسکے بعد مین اوس کمرہ مین گئی جہان لیڈیان جمع ہو رہی تھین۔ اس پارٹی مین نواب صاحب لوہارو کی صاحبزادی اور نواب صاحب مالیر کوٹلہ کی بہن اور بیگم نواب محمد حیات خان صاحب کی اہلیہ رانی صاحبہ راجہ ہرنام سنگھ صاحب اور مسز سہنا سے ملاقات ہوئی اور مختلف مضامین پر گفتگو ہوتی رہی۔ یہ خواتین نہایت شایستہ تھین اور اونکا لباس ہندوستان کے مختلف الاقسام لباسون کا نظارہ دکھا رہا تھا۔ کوٹھی خوب آراستہ تھی معزز میزبان نہایت سرگرمی اور توجہ سے مہمانداری مین مشغول تھین پہلے ایک کمرہ مین سب مہمان جمع ہوئے پھر ڈرائنگ روم مین جا کر سب نے چاء پی۔ تھوڑی دیر بعد لیڈی منٹو صاحبہ بھی تشریف لائین اور سب سے بہ کمال اخلاق ملاقات کی اور مین اس ملاقات مین لیڈی منٹو صاحبہ اور دیگر ہندوستانی خواتین کے مابین ترجمان تھی۔

مجھے بھوپال مین آنریبل نواب ذوالفقار علی خان صاحب ممبر وایسرائیگل کونسل کی بیگم صاحبہ نے ایک چٹھی بھیجی تھی جسمین خواہش کی تھی کہ مجھے شملہ مین ایک پارٹی دی جائے تاکہ اوسمین موجودہ ہندوستانی خواتین شملہ جو ملاقات کی تمنی مین مل سکین۔ شملہ سے ایک اور چٹھی بھی اسی مضمون کی موصول ہوئی لیکن چونکہ مین وہان قیام بہت کم کرنا چاہتی تھی اور مجھے اس پارٹی کے لئے وقت ملنے مین تردد تھا اس لئے مین منظور نہ کر سکی جسکا مجھے خود بھی بہت افسوس تھا لیکن لیڈی ڈین صاحبہ

کی پارٹی مین بیا فسوس جاتا رہا۔ کیونکہ یہان تقریباً جملہ خواتین سے تعارف ہوگیا۔ اور مین ان سب سے مل کر بہت مسرور ہوئی۔

میرے لئے یہ پہلا موقع تھا کہ پنجاب کی ایسی معزز خواتین سے ملاقات حاصل ہوئی۔ اس ملاقات کے علاوہ بھی میرے جائے قیام پر نواب صاحب مالیر کوٹلہ اور نواب ذوالفقار علیخان صاحب کی بیگمات اور راجہ ہرنام سنگھ صاحب کی رانی صاحبہ ملنے آئین اور مین بھی بیگم صاحبہ مالیر کوٹلہ سے ملنے گئی۔

ہر اکسلنسی لیڈی کریے بیگم صاحبہ ہز اکسلنسی لارڈ کریے کمانڈر انچیف (افواج ہند) اور مسز ارل (بیگم صاحبہ ہوم ممبر) نے بھی بہ کمال محبت و مہربانی مجھے چاء پر مدعو کیا لیکن مجھے افسوس ہے کہ مین مسز ارل جیسی عنایت فرما میزبان کی دعوت مین شریک نہ ہوسکی۔ کیونکہ اوسی دن اور اوسی وقت ہز اکسلنسی وائسراے کے ہان پارٹی تھی تاہم وائسراے گل لاج کو جاتے ہوئے مین اون کے یہان ہوتی گئی۔

یہ ایک عجیب اتفاق تھا کہ یون تو تمام دن ابر چھایا رہتا تھا اور کبھی کبھی ترشح بھی ہوتا تھا لیکن شام کو پارٹیون کے وقت بادل پھٹ کر آسمان صاف ہوجاتا تھا۔

گورنمنٹ ہوس مین صاحبزادہ کرنل محمد عبیداللہ خان کو بوجہ اسکے کہ وہ ہز اکسلنسی کے اڈیکانگ تھے دعوت دی گئی۔ کرنل محمد عبیداللہ خان کی طبیعت کی ناسازی برابر چلی جاتی تھی مین نے سرجن جنرل لوکس صاحب بہادر کو جو تمامی شفاخانہ جات ہند کے افسر اعلیٰ ہین اونکی دیکھنے کو بلایا۔ لیکن معلوم ہوا کہ وہ کسی شخص کو جب تک کہ ہز اکسلنسی وائسراے اجازت نہ دین نہین دیکھ سکتے نہ میڈیکل پریکٹس کر سکتے ہین۔ اس قاعدہ کے معلوم ہونے پر مین نے کرنل پنہے صاحب بہادر پرائیویٹ سکرٹری کو چٹھی بھیجی کہ ہز اکسلنسی سے اجازت دلوادی جائے۔ ہز اکسلنسی نے عنایت

فرماکر ڈاکٹر لوکس کو اجازت دی اُنھون نے دیکھکر نہایت اطمینان دلایا کہ مرض خطرناک نہین ہے۔

ڈیر اکسلنسی نے بھی جب مین اون کی ملاقات کو گئی تو جنرل لوکس کے حوالے سے مجھ کو بہت مطمئین کیا۔ اور اس سے مجھ کو نہایت خوشی اور اطمینان ہوگیا۔

لیڈی منٹو صاحبہ نے برجیس جہان بیگم کو جو ڈرائنگ بکس مرحمت کیا تھا اوس سے اونھون نے انگورون کا ایک خوشہ، شاشی (رومال رکھنے کی تھیلی) پر بناکر اپنی تصویر اور اپنی قلمی تحریر کے ساتھ پیش کیا۔ جس سے عملاً لیڈی صاحبہ ممدوحہ کے عطیہ کی شکرگذاری کا اظہار تھا۔ لیڈی منٹو اس تحفہ سے بہت مسرور ہوئین اور بحد غایت پسند کیا۔

اس ملاقات مین برجیس جہان نے بٹر فلائی کا رسٹیشن بھی کیا لیڈی منٹو نے اظہار مسرت کرتے ہوئے انگریزی مین فرمایا۔ کہ یہان تو بٹر فلائی نہین ہے برجیس جہان اُس وقت تو خاموش رہین۔ لیکن اونھون نے بٹر فلائی کا کام بناکر لیڈی ایلن ایلیٹ کے پاس بھیجا اور چٹھی لکھی کہ آپ ہر اکسلنسی کو یہ کام دکھاکر میری جانب سے کہئیے کہ یہ بٹر فلائی ہے۔

لیڈی ایلن ایلیٹ نے اون کو اطلاع دی کہ لیڈی منٹو صاحبہ اس سے بہت زیادہ مسرور ہوئین۔

لیڈی ایلن ایلیٹ نے ہر ملاقات مین اپنی عزیزانہ محبت کا ایک خاص اثر میرے دل پر ڈالا وہ نہایت خندہ جبین، فہیم اور خلیق و متین لیڈی ہین۔

شملہ چونکہ بہت بلندی پر واقع ہے اسلئے عبید اللہ خان کو وہان کی آب و ہوا کسی قدر ناموافق ہوئی بخیال حفظ صحت وہ مجھ سے دو دن پیشتر واپس آگئے اوسی دن نواب محمد نصر اللہ خان بھی اپنے بچون کو لیکر واپس بھوپال ہوئے۔

روانگی کے دن مین نے مسٹر ووڈ فالان سکریٹری سے ملاقات کی اور سواری موٹر کالکا تک آئی
میرا ارادہ تھا کہ واپسی کے وقت دو ایک روز دہلی مین قیام کرون لیکن ادہر رمضان
شروع ہونے والا تھا اودہر مجھے تکان محسوس ہو رہا تھا۔ اور بھوپال مین پبلک اراٹیول
(باضابطہ داخلہ) کا انتظام کیا گیا تھا اسلئے قیام دہلی کے ارادہ کو ملتوی کر دیا۔ کالکا مین
حمیداللہ خان نے اسپشل ٹرین کا فوراً انتظام کیا۔ میری خاص سیلون کالکا مین موجود ہی تھی
چنانچہ اسپشل ٹرین فوراً تیار ہوگئی اور ہم روانہ ہوکر ۴ ستمبر کو ۳ بجے داخل بھوپال ہوئے۔ تمام ارکان و اخوان
ریاست نے استقبال کیا۔ اسٹیشن نہایت خوبی سے آراستہ کیا گیا تھا، اوس دن کسی قدر
بارش بھی ہوئی جو کئی دن تک برابر رہی۔ اس بارش سے فصل کو نہایت فائدہ پہونچا۔

آنریبل ایجنٹ نواب گورنر جنرل بہادر سنٹرل انڈیا

کی

باضابطہ تشریف آوری

۱۸۔ اکتوبر سنہ ۱۹۱۰ء کو آنریبل مسٹر ایم الیف اوڈ وائر سی۔ ایس۔ ای مع اپنے فرسٹ اسسٹنٹ مسٹر ڈی گیبریل و پرسنل اسسٹنٹ کپتان ہاروے کے اوجین لائین سے ½ ۱۱ بجے پبلک طور پر بھوپال تشریف لائے تمام مراسم و ضوابط جو پبلک داخلہ کے لئے لازم ہین ادا کئے گئے اور باقی اوقات وایام کے لئے بھی پروگرام مرتب تھا جس کے مطابق عمل درآمد ہوتا رہا۔

ایک بجے کے قریب آنریبل ایجنٹ نواب گورنر جنرل بہادر صدر منزل پر مع صاحب پولٹیکل ایجنٹ بہادر، و صاحب فرسٹ صاحب و صاحب پرسنل اسسٹنٹ و میر منشی رزیڈنسی، و میر منشی ایجنسی میری ملاقات کے لئے تشریف فرما ہوئے اور ½ ۳ بجے مین مع نواب محمد نصر اللہ خان۔ کرنل عبید اللہ خان و حمید اللہ خان کے لال کوٹھی پر ملاقات کو گئی۔

۱۹۔ کو سپیشل ٹرین سے آنریبل ممدوح سانچی کے آثار قدیمہ ملاحظہ کرنے تشریف لے گئے اور ۱۲ بجے واپس ہوئے۔ سہ پہر کو معین المہام و نصیر المہام، اور چند معزز جاگیرداران ریاست سے ملاقات کی ۲۰ کو صبح کے وقت الگزنڈرا ہائی اسکول، جہانگیریہ اسکول، پرنس آف ویلز ہسپتال میوزیم، اور وکٹوریہ لانسرز کی لائنوں کا معائنہ کیا۔

شام کو آنریبل موصوف کے آنر مین کرنل انچیف ریاست کرنل عبید اللہ خان بہادر نے جم خانہ منعقد کیا۔ جسمین کل مہمان شریک تھے۔

شب کو اسٹیٹ ڈنر ہوا وقت معینہ پر مین مع صاحبزادگان و معین المہام و نصیر المہام

لال کوٹھی پر گئی۔ ڈنر ختم ہونے کے بعد ملک معظم قیصر ہند کا جام صحت نوش کیا گیا۔ مین نے آنریبل مسٹر اوڈوائیر کا حسب ذیل تقریرین جام صحت نوش کئے جانے کی تحریک کی۔

آنریبل مسٹر اوڈوائیر۔ لیڈیز اینڈ جنٹلمین!

آج شب مین اپنے معزز مہمانون کو یہان مجتمع دیکھکر بہت مسرور ہون اور آپ سب کی تشریف آوری کا دلی شکریہ ادا کرتی ہون۔

میرے معزز دوست آنریبل مسٹر اوڈوائیر! اگرچہ تھوڑا ہی عرصہ گذرا ہے کہ آپ نے سنٹرل انڈیا ایجنسی کا چارج لیا ہے۔ لیکن آپکے اخلاق حمیدہ اور مدبری و فراست سے یقیناً میری طرح تمام روساء وسط ہند کو نہایت خوشگوار امیدین ہونگی۔ اور آپ کا اس ایجنسی کا چارج لینا ہمارے لئے بہت سی برکتون کا باعث ہوگا۔ اگر ہم فصل و موسم سے کوئی شگون لے سکتے ہین تو بلاشبہ حال کا موسم باران، اور خریف کی عمدہ فصل نہایت مبارک فال ہے۔

آنریبل مسٹر اوڈوائیر! مین اپنی دارالریاست مین آپ کو خیر مقدم کہنے سے بے انتہا مسرور ہون۔ اور مجھے امید ہے کہ ایسے خوشگوار موقعے پھر بھی جلد جلد حاصل ہوتے رہین گے۔

مجھے اس وقت مسز اوڈوائیر اور مسز اسپنس کے موجود نہ ہونے کا افسوس ہے۔ مگر امید ہے کہ جلد ان دونون سے ملنے کی مسرت حاصل ہوگی۔

لیڈیز اینڈ جنٹلمین! مین تحریک کرتی ہون کہ میرے محترم دوست آنریبل مسٹر اوڈوائیر کا جام صحت نوش کیا جاوے،،

میری اسپیچ کے بعد آنریبل مسٹر اوڈوائیر نے میرا جام صحت تجویز کرتے ہوئے فرمایا۔

یور ہائی نس، لیڈیز اینڈ جنٹلمین! مین تہ دل سے یور ہائی نس کے ان لطیف الفاظ کا شکریہ ادا کرتا ہون جو آپ نے میرا جام صحت تجویز کرتے ہوئے کہے ہین۔ اور لیڈیز

اور جنٹلمین مین آپ کا بھی ممنون ہون کہ آپ نے بڑی گرمجوشی سے اسکو قبول کیا۔
مین بھوپال مین اجنبی کے طور پر آیا تھا لیکن جس فیاضی اور مہمان نوازی سے
یور ہائی نس نے مجھکو اپنا مہمان رکھا اسپر مین آپ کا دل سے ثناخوان ہون۔
یہ ایک بڑی خوشی اور بڑا فخر ہے کہ مین نے ایک ایسے حکمران سے ملاقات کی جسکی
شہرت تمام سلطنت ہند مین پھیلی ہوئی ہے اور اس خوشنما شہر اور اسکے دلکش نواح کو دیکھا
جسکو یور ہائی نس کی خوش مذاقی اور امور عامہ کی دلچسپی نے اسقدر آراستہ کر دیا ہے۔
مین یور ہائی نس کی زبانی یہ سنکر بہت خوش ہوا کہ امسال بہت اچھی فصل کی امید ہے
اور مین بھروسہ کرتا ہون کہ آیندہ بھی ایسے ہی اچھے موسم رہین گے جس سے دس سال
پچھلے کے قحط کی تلافی ہو جائیگی۔ یور ہائی نس کی زبانی سے مجھے یہ بھی معلوم ہوا کہ ریاست
کی مالی حالت روز بروز بہتر ہوتی جاتی ہے اور یہان کا انتظام آپکے لائق حکام مال و
عدالت اور خود یور ہائی نس کی سخت نگرانی سے بڑی قابلیت اور خوبی سے ہو رہا ہے۔
مجھے بڑی خوشی ہوئی کہ میری پہلی مرتبہ کی سیر بھوپال کے وقت مجھکو موقع ملا کہ مین یور ہائی نس
کو خطاب جی۔سی۔ایس۔آئی کی سند دون جس کا نشان یور ہائی نس کو گذشتہ مہینہ مین والیسرائے
بہادر نے عطا کیا تھا اور مین آپ کو اس شاندار اور بجا خطاب پر مبارکباد دون جو شہنشاہ
ایڈورڈ آنجہانی نے یور ہائی نس کی دیرینہ وفاداری اور ادائیگی فرائض اور پبلک کامون مین
دلچسپی لینے کے صلہ مین عطا کیا تھا یہ ایسی صفتین ہین جن مین ایک صدی کے قریب سے بیگمات
بھوپال ممتاز رہی ہین لیکن ان کو یور ہائی نس نے ایسے اعلی درجہ پر پہونچا دیا ہے کہ اب
ان سے بڑھنا تو کجا۔ ان کی برابری بھی بہت مشکل ہے۔
اب لیڈیز۔ اینڈ جنٹلمین مین آپ سب سے درخواست کرتا ہون کہ آپ سب میرے

ساتھ ہر ہائی نس کے جام صحت پینے مین شریک ہون اور دعا کرین کہ ان کا مفید
اور عاقلانہ دورِ حکومت ابھی بہت دنون تک قایم رہے۔ اور گورنمنٹ برطانیہ
کا طاقتور مددگار اور ریاست اور رعایا کی بہبودی اور بہتری کا سرچشمہ بنا رہے"

اسپیچ ختم ہونے کے بعد چند منٹ ٹھہر کر اور خدا حافظ کہکر ہم لوگ واپس آئے
کیونکہ رات ہی کو پرائیویٹ طور پر روانگی تھی۔

ڈیلی کالج کونسل مین وساے ہند کی اعلی تعلیم
پر
میرے خیالات

مین نے نومبر ۱۹۰۸ء اور اپریل ۱۹۰۹ء مین جو پمفلٹ ڈیلی کالج کونسل کے روبرو پیش کئے تھے وہ ۱۲ نومبر ۱۹۱۰ء کی اجلاس کونسل مین غور وبحث ہونے کے لئے اجنڈا مین شامل کئے گئے اس موقع پر میرا موجود ہونا ضرور تھا لیکن چند اسباب سے مین کونسل مین شریک نہ ہوسکی اور مین نے اپنی تجویز کے متعلق ایک اور تائیدی نوٹ تحریر کیا جسکو مولوی سید نصیر الدین معین المہام کے ذریعہ سے کونسل مین پیش کرایا اس نوٹ مین یونی ورسٹی کی خواہش کے ساتھ نصاب کی حیثیت و وقعت پر بھی بحث کی ہے جو ہمارے چیفس کالجون مین رائج ہے کیونکہ مین نصاب کے بہتر ہونے کو یونی ورسٹی کا پہلا زینہ جانتی ہون -

مجھے یقین ہے کہ جو تحریک اس وقت مین نے کی ہے وہ کبھی نہ کبھی ضرور بارآور اور کامیاب ہوگی اور میری یہ راے نہایت مستحکم ہے کہ جب تک ایک چیفس یونی ورسٹی نہ ہوگی چیفس کی تعلیمی حالت ہرگز بہتر نہین ہوسکتی -

گذشتہ چار پانچ سال کے عرصہ مین جو واقعات ظہور پذیر ہوئے ہین اور جو خیالات ماہران تعلیم کے موجودہ طرز تعلیم کے متعلق ظاہر ہوئے ہین اون سے میری اس راے مین اور بھی قوت حاصل ہوئی ہے -

معین المہام نے میرے اس نوٹ کو اجلاس مین پیش کیا اور بالاتفاق یہ طے ہوا کہ بیشک موجودہ نصاب قابل تبدیلی ہے اور یہ امر میرے سپرد کیا گیا کہ مین کونسل کے سامنے اوس نصاب کو پیش کرون جس کو مین بہتر و مناسب سمجھتی ہون فقط

سفر بمبئی

۲۲ نومبر سنہ ۱۹۱۰ء ۲۵ ذی قعدہ سنہ ۱۳۲۸ھ کو مین مع نواب محمد نصر اللہ خان وصاحبزادہ محمد حمید اللہ خان و مختصر اسٹاف کے لارڈ منٹو، اور لیڈی منٹو کو خدا حافظ کہنے اور الوداعی ملاقات کے لئے بمبئی گئی۔

صاحبزادہ کرنل محمد عبید اللہ خان چونکہ موسمی بخار مین مبتلا ہو گئے تھے ہمراہ نہ جاسکے مسٹر فاضل بھائی کے مکان مین میرا قیام ہوا۔

اوسی دن اپالو بندر پر ہز ایکسلنسی سے مین نے ملاقات کی اور بطور تحفہ یادگار کے اپنی تصویر، اور تزک سلطانی پیش کی ہز ایکسلنسی نے نہایت عنایت کے ساتھ دو دفعہ گڈ بائی کہا۔

دوسرے روز ہز ایکسلنسی گورنر بمبئی سے ملاقات ہوئی۔

اسمین شک نہین کہ لارڈ منٹو نے اپنے زمانہ حکومت مین اہل ہند کے ساتھ جو جو سلوک کئے ہین اور جس بیدار مغزی اور تدبیر و فراست سے سلطنت ہند کی حکمرانی کی ہے اوسکی تفصیل ایک علیحدہ اور مکمل تاریخ مین کی جاسکتی ہے۔ اونھون نے ہر موقع پر استقلال، اور بیدار مغزی کا ایسا ثبوت دیا ہے جسکے اعتراف مین تمام رعایاے ہند متفق اللسان ہے۔

ملک معظم قیصر ہند کی رعایا کے تمام فرقون پر اون کی مہربانیان ابر رحمت کی طرح قطرہ افشان رہین۔ وہ ہر دل پر اپنی عطوفت و نیکی و بیدار مغزی کی یادگار قایم کر گئے ہین۔ بالخصوص روساے ہند اونکی مہربانی و اخلاق کی یاد کو ایک نہایت بیش قیمت تحفہ کی طرح اپنے دل مین رکھین گے۔

سنٹرل انڈیا

کا

ایڈورڈ میموریل

بہ لحاظ اوس عقیدت، و وفاداری کے جو روسا سنٹرل انڈیا کو ہزامپیریل مجسٹی ملک معظم ایڈورڈ ہفتم قیصر ہند کے ساتھ تھی اور بخیال حضور ممدوح کی اون شفقتون، اور مہربانیون کے جو ہم روسا پر مبذول تھین عام خواہش واتفاق سے وسط ہند مین ایک عمدہ یادگار قایم کرنے کی تجویز قرار دی گئی۔

مجھے مہاراجہ صاحب سیلانا کی ایک چٹھی موصول ہوئی جسمین اونہون نے مشورتاً مجھ سے راے چاہی تھی اور لکھا تھا کہ اسٹیچو بنایا جائے۔ لیکن مین نے اونکو لکھا کہ بجائے اسٹیچو کے ایسی یادگار ہونا چاہئے جس سے رفاہ عام اور امداد عوام الناس ہو۔ ایک عمدہ یتیم خانہ قایم کیا جائے جو شہنشاہ مرحوم کے نام سے موسوم ہو اور وسط ہند کے یتامی بلا قید مذہب داخل کئے جائین۔ جن کی پرورش و تعلیم کا بطور احسن انتظام کیا جائے۔

نومبر ۱۹۱۰ء مین ڈیلی کالج کونسل کے اجلاس کیساتھ ساتھ اس مقصد کے لئے بھی میٹنگ منعقد ہوئی اور وہان بھی مین نے اپنی راے کو ظاہر کیا۔ لفٹنٹ کرنل رابرٹس، اور ایچ اے ڈریک بروک مین۔ صاحبان نے ٹیوبرکلوسس (مرض دق) کے سینیٹوریم قایم کرنیکی تجویز بتائی، مین نے اس مفید تجویز کو بھی پسند کیا اور یتیم خانہ کی رائے کو واپس لیا کیونکہ میری راے تو مفید عام یادگار کی تھی خواہ وہ کوئی ہو۔ بالآخر بہ اتفاق کلی جب سینیٹوریم تجویز ہوگیا تو چندہ شروع کیا گیا۔ مینے اس چندہ مین دس ہزار روپیہ تعمیر مکان مین دئے اور سو روپیہ ماہوار اخراجات کے لئے مقرر کئے اور کمیٹی کو یہ بھی اطلاع دیدی کہ اگر مناسب سمجھا جاے تو بھوپال مین شمالی جانب ایک اونچی پہاڑی پر یہ عمارت تیار کی جائے کیونکہ یہ مقام نہایت صحت بخش و عمدہ آب ہوا کا ہے یقین ہے کہ جسوقت بھوپال مین یا اور کسی جگہہ یہ سینیٹوریم تیار ہو جائیگا تو مریضان دق کیلئے نہایت مفید ہوگا اور عزیز شہنشاہ کی بہترین یادگار ہوگی

نمایش الہ آباد

مین آخری ہفتہ دسمبر مین مع مختصر اسٹاف کے نمایش دیکھنے کی غرض سے الہ آباد گئی اور اپنے کیمپ مین قیام کیا۔ جو گورنمنٹ ہوس کے قریب قایم کیا گیا تھا۔

یون تو نمایش کی تعریفین جو روزمرہ اخبارات مین نظر سے گذرتی رہتی تھین اون کو دیکھکر نمایش کا اشتیاق پیدا ہوا تھا۔ لیکن سر جان پرسکاٹ ہیوٹ لفٹنٹ گورنر صوبہ متحدہ جو اس نمایش کے بانی ہین اور بھی ترغیب کے باعث ہوئے کیونکہ اونہون نے مجکو اپنی ایک پرایوٹ چٹھی کے ذریعہ سے ترغیب دلائی تھی۔

مین نے اچھی طرح نمایش کی سیر کی۔ لیڈیز کورٹ اور اگریکلچرل کورٹ کو چند مرتبہ بغایت غور و خوض سے دیکھا کیونکہ نمایش کے تمام حصون مین یہی دو حصے میری زیادہ دلچسپی کے تھے لیڈیز کورٹ مین خود مین نے اور بیر جبیس جہان بیگم اور شاہ بانو بیگم نے اپنی دستکاری کی چیزین بھیجی تھین۔

اسمین شک نہین کہ یہ نمایش نہ صرف صوبہ متحدہ مین ہی سر جان ہیوٹ کے زمانہ حکومت کی بہترین یادگار رہیگی بلکہ ہندوستان کے تمام صوبون پر اس کا عمدہ اثر ہوگا۔ اور دیسی صنعت حرفت کو فروغ ہونے مین اسسے نہایت بیش قیمت امداد ملیگی۔

اسیطرح صیغہ زراعت مین بھی نمایان ترقی کا موقع حاصل ہوگا۔ غرض ہر حیثیت و حالت سے یہ نمایش نفع خیز ثابت ہوگی۔

ہز ہائینس آغا خان سے بھی یہان ملاقات ہوئی اور اغراض و مقاصد محمڈن یونیورسٹی پر دیر تک گفتگو رہی مین نے اس چندہ مین ایک لاکھ روپیہ دیا۔

دوران قیام مین لیڈیز کانفرنس مین جسکا ذکر آیندہ سطور مین ہی مجھے مدعو کیا گیا جہان مین تہوڑی دیر کیلیئے شریک ہوئی اور ایک مختصر تقریر کی۔ اس مدت قیام مین اکثر یورپین لیڈیز اور جنٹلمین اور دیگر ہندوستانی معززین سے ملاقاتین ہوئین اونمین مسٹر پورٹر کمشنر الہ آباد اور اونکی خاتون کا اعلیٰ اخلاق ہمیشہ یاد رہے گا اور لیڈی اسٹینلی کی محبت کی بھی ہمیشہ ممنون رہون گی۔ مسز پورٹر نے لیڈیز کورٹ مین چاء نوشی کے واسطے مدعو کیا وہان مہارانی وزیانگرم اور دختر شمشیر جنگ بیگم صاحب جنجیرہ (حبشان) سے جن سے مین پہلے سے بھی واقف تھی) ملاقات ہوئی مسز کراستھویٹ نے جو رزیڈنٹ صاحب اندور کی بھوتھین اپنی خوش گلوئی سے مہمانون کو محظوظ کیا اس عطیہ فیضی نے بھی نعت پڑہکر لیڈیز کو ممنون کیا۔ دوسرے روز مسٹر پورٹر کے ایٹ ہوم مین شریک ہوئی وہان بھی مہارانی وزیانگرم اور دختر شمشیر جنگ مدعو تھین مسز پورٹر نے مجھکو ایک نقرئی ڈبیا جس پر عقیق لگا ہوا تھا۔ اور اوسمین آیاتِ کلام مجید کندہ تھین یہ کہکر دی کہ یہ میرے نزدیک بہت روز سے رکھی ہے مین اسکو بہت تعظیم سے رکھتی ہون لیکن چونکہ اسپر کلام الٰہی کی آیت کندہ ہے اسلیئے مین چاہتی ہون کہ آپکے نزدیک رہے مین نے اونکا شکریہ ادا کرکے اس تحفہ کو قبول کیا۔ مہارانی وزیانگرم اور دختر شمشیر جنگ کو بھی ایک ایک چیز تحفتاً دی گئی پھر مسٹر پورٹر مجھکو اپنے ہمراہ نمایش مین لے گئے اور فارسٹ کورٹ جسکے دیکھنے کی شائق تہی دکھایا۔ لیکن چونکہ اوسوقت وہان اژدہام زیادہ تھا مین اپنے مقصد کی تکمیل نہ کرسکی لیکن پھر مسٹر پورٹر نے یہ انتظام کردیا کہ (۸) سے (۱۰) تک مین نمایش کے جس کورٹ کو دیکھنا چاہون اوس کا افسر وہان موجود رہے اور جس چیز کو مین دریافت کرنا چاہون مجھے بتا سکے۔ غرض اس طریق سے مین نے بہت اطمینان سے نمایش کو دیکھا۔ کیونکہ (۱۱) بجے تک نمایش مین تماشائیون کا اژدہام نہین ہوتا تھا۔

بھوپال سے روانگی کے قبل رانی پرتاب گڈہ جو مجھسے مسوری مل چکی تھین اون کا تار

موصول ہوا۔ کہ میرا قصد ہے کہ ایک جماعت عورتون کی ایسی قایم کرون جو دوسری عورتون کے مہذب بنانے مین کوشش کرے مجھکو امید ہے کہ آپ اسکی پریسیڈنٹ ہونا منظور فرمائینگی اور مجھکو امید ہے کہ ہر مجیسٹی اسکی پیٹرن ہون ۔مین نے جلسہ کا مقصد واضح طور پر دریافت کیا یہ تار ایسے وقت موصول ہوا جبکہ مین دو چار روز مین الہ آباد جانے والی تھی ۔ چونکہ مجھکو اپنی اصلاح مملکت سے فرصت نہین ہوتی ۔ اسلئے مناسب سمجھا کہ ایسے جلسون کی پریسیڈنٹ ہونے کے مواقع ملک کی معزز بیگمات اور اون مہارانیون کے واسطے چھوڑدون جو فرمانرواؤن کی خواتین ہین ۔ غرض بوجوہات بالاجواب انکار ہی دیا گیا کہ مین پریسیڈنٹ تو نہین ہون گی لیکن اس جلسہ مین شریک ہوجاؤن گی ۔

غرض جلسہ قرار پایا۔ اور بیگم صاحبہ جنجیرہ کو پریسیڈنٹ بنایا گیا ۔ بیگم صاحبہ جنجیرہ میرے قیام گاہ پر تشریف لائین تاکہ مجھکو اپنے ہمراہ لیجائین چونکہ مجھکو کام تھا اس لئے مین نے اون سے کہا آپ تشریف لے چلئے مین ابھی آتی ہون ۔ چنانچہ حسب وعدہ وہان پہونچی درمیان ہال مین ڈائس بنایا گیا تھا ۔ اوس پر چند کرسیان تھین بیچ مین پریسیڈنٹ صاحبہ بیٹھی تھین اور جلسہ مین عورتون کی تعداد نہایت معقول تھی ۔

معمولی کارروائی کے ساتھ جلسہ شروع ہوا ۔ سرلا دیوی صاحبہ سکرٹری اور مس سہراب جی جو آج کل ہندوستان مین بہت مشہور ہین اور چند یورپین لیڈیز نے تقریرین کین ۔ چند رزولیوشن پیش ہوئے ۔ ایک مسلمان خاتون نے بھی مہامنڈل سبھا کے فوائد بیان کئے لیکن تقریرین انگریزی مین تھین اور بہت زیادہ تعداد ایسی عورتون کی تھی جو انگریزی سے ناواقف تھین اون کو ووٹ دیتے مین سخت مشکل تھی وہ کیونکر کسی بات کو سمجھے بغیر اتفاق یا اختلاف کر سکتین ۔ میرا ارادہ وہان کچھ کہنے کا نہ تھا لیکن یہ حالت دیکھکر مین نے اردو

مین اغراض ومقاصد اور تقریرون کا کچھ خلاصہ بیان کیا پھر کچھ ضروری کارروائی ہوکر جلسہ ختم ہوا۔

اس قسم کے جلسون مین جو ملکی اور قومی مقاصد کے متعلق منعقد کئے جاتے ہین اور جن مین حاضرین کی تعداد کثیر ایسی ہوتی ہے جو انگریزی سے ناواقف ہوتی ہین اونمین انگریزی تقریرین حاضرین پر کچھ اثر نہین کرتین بلکہ دوبارہ شرکت کے لئے مانع ہوتی ہین خصوصاً ہندوستانی عورتون کے جلسون مین تو انگریزی کی تقریرین کسی طرح مفید نہین ہوسکتین البتہ جو یورپین لیڈیز اپنی مہربانی سے شرکت کرتی ہین ظاہر ہے کہ وہ بجز انگریزی کے دوسری زبان مین تقریر کرنے سے مجبور ہوتی ہین اس لئے اون کو اس قاعدہ سے مستثنیٰ کردینا چاہئے مگر ان تقریرون کا بھی ترجمہ فوراً سنادینا ضروری ہے۔

دعوت بمسرت خطاب جی۔سی۔ایس۔آئی

اور

تقریب نشرہ صاحبزادی برجیس جہان بیگم

نوروز سنہ ١٩١١ء پر جو خطاب جی۔سی۔ایس۔آئی کا مجھے ملا اور جس کا تمغا ماہ ستمبر مین والیسرائے نے مجھ کو عنایت فرمایا، اوس کی خوشی مین میرا ارادہ تھا کہ مین اپنے یورپین احباب کو دعوت دون اور برجیس جہان بیگم سلمہا کی تقریب نشرہ سورہ بقرہ بھی پیش تھی، لہذا ١٤ فروری سنہ ١٩١١ء کو مین نے اپنے یورپین احباب کو مدعو کیا۔ آنریبل مسٹر اوڈوائر ایجنٹ نواب گورنر جنرل بہادر اور آنریبل مسٹر لاری صاحب چیف کمشنر بہادر سنٹرل پراونس اور اکثر احباب نے اس دعوت کو بخوشی منظور فرما کر اپنے شریک ہونے کی اطلاع دی ١٤ فروری تک اندور، سیہور، ہوشنگ آباد، ناگپور اور جہانسی وغیرہ سے مہمان آ گئے۔

مہمانون کے قیام و تفریحات وغیرہ کا اہتمام وسیع پیمانہ پر کیا گیا تھا علاوہ لال کوٹھی اور گیسٹ ہاوس کے دو اور کیمپ قایم کئے گئے تھے۔ مہمانون کے خورونوش کا ٹھیکہ مسٹر ٹشموک کو دیا گیا تھا جو لکھنؤ کے مشہور مالک ہوٹل ہین ١٤ فروری سے ١٧ فروری تک قیام تھا۔ اور دوران قیام کے لیئے پروگرام مرتب ہو گیا تھا جس کے مطابق جملہ امور سرانجام ہوئے۔ ١٦ فروری کی تاریخ نہایت مصروفیت کی تھی آنریبل ایجنٹ گورنر جنرل بہادر اور دیگر چند مہمانون نے الگزنڈرا ہائی اسکول، جہانگیریہ اسکول، ایڈورڈ میوزیم کا معائنہ کیا۔ جس قدر لیڈیز مہمان تھین وہ سلطانیہ گرلز اسکول، وکٹوریہ اسکول، اور لیڈیز کلب مین تشریف لائین۔ سلطانیہ اسکول مین تقسیم انعام کا جلسہ بھی تھا اور اسکول نہایت عمدہ طور سے سجایا گیا تھا۔

١١ بجے کارروائی جلسہ شروع ہوئی جس وقت سب لیڈیز آئین تو لڑکیون نے مل کر بھوپال

اینتہم دو گایا۔ اس کے بعد وہ لڑکیاں پیش ہوئیں جنہوں نے کلام مجید ختم کیا تھا انہون نے چند آیتون کی تلاوت کی۔ میں نے اون کو اور اون کی اوستانی کو جوڑے دئے۔ بعدہ لیڈی سپرنٹنڈنٹ نے میرے سامنے اڈریس پیش کیا جس کا مین نے حسب ذیل جواب دیا۔

"مجھے تمہارا اڈریس سن کر بہت مسرت ہوئی کیونکہ مجھے اپنے ملک کے متعلق تعلیمی ترقی سے زیادہ کوئی دوسری چیز خوش کرنے والی نہیں ہے۔ میرا عقیدہ ہے کہ تہذیب و تمدن کا دارمدار صرف تعلیم ہی پر ہے۔ مگر مخصوص عورتون کی تعلیم ہر قسم کی تعلیم کا سنگ بنیاد ہے۔ اور اسی لئے میری توجہ صنف نسوان کی تعلیم کی طرف زیادہ مبذول ہے۔ اور تمہاری معمولی سی معمولی ترقی کو بھی نہایت خوشی اور استحسان سے دیکھتی ہون اور ہر موقع پر تمہاری حوصلہ افزائی کے لئے آمادہ رہتی ہون۔ مین مسز بخش کی قابلیت پر بہت مطمئین ہون اور مجھے اعتراف ہے کہ مدرسہ نے اون کی توجہ سے بہت ترقی کی ہے۔

معزز یورپین خواتین نے معائنہ کرکے جو ریمارک کئے ہین وہ بہت حوصلہ افزا ہین۔ اور مجھے یقین ہے کہ میری عزیز طالبات اس سے زیادہ اپنے مدرسہ کی عزت بڑہائین گی اور یہ خود انہین کے شوق محنت اور عمدگی اخلاق پر منحصر ہے۔ مین کلثوم بی کا مضمون سن کر بہت مسرور ہوئی اور مجھے امید ہے کہ آیندہ دوسرے موقع پر اور لڑکیاں بھی مضمون نویسی کی مشق کا ثبوت دین گی مین جس طرح کہ تعلیمی رفتار دیکھ کر مسرور ہوتی ہون اوسی طرح مجھے اس سے بھی خوشی ہوتی ہے کہ دستکاری کی طرف بھی توجہ ہے۔ ناگپور اور لاہور کی نمایشون مین جو تمغے اور سرٹیفکٹ ملے ہین اوس کی نسبت مین مسز بخش اور اون کی شاگردون اور ماتحت معلمات کو مبارک باد کہتی ہون۔

میری عزیز لڑکیو!

یاد رکھو کہ عمدہ تعلیم و تربیت تمہاری پونجی ہے، دستکاری تمہارا زیور ہے، اور اچھے اور شریفانہ

اخلاق تمہارا حسن ہے، جس لڑکی مین یہ صفات ہون گی وہ ہر چھوٹے بڑے کی نظرون مین عزیز ہوگی اور ان خوبیون کے باعث دنیا کی کوئی مصیبت و تکلیف نہ اوس کو مایوس و ذلیل کرسکتی ہے اور نہ کوئی دولت اوس کو مغرور بنا سکتی ہے بلکہ تکلیف و مصیبت مین استقلال اور غیرت بڑھے گی۔ دولت و حشمت مین انکسار و تواضع پیدا ہوگی۔

اس کے علاوہ تم اپنی تعلیم کے مقصود کو بھی ذہن نشین رکھو۔ تمہاری تعلیم کا مقصود آخر یہ نہین ہے کہ تم دنیا کے کاروبار مین مردون کی طرح مشغول ہوجاؤ۔ اور جو کام اون کے کرنے کے ہین اون مین شریک بن جاؤ۔ بلکہ تمہاری تعلیم کا منشا یہ ہے کہ تم اپنے گھر کے فرائض اور اپنے عزیزون کی خدمت کو باقاعدہ اور خوش اسلوبی سے کرتی رہو۔ گھر کے انتظامات، کفایت شعاری سے کرو۔ اور سب کے ساتھ محبت کا برتاؤ رکھو۔ کیونکہ عورت کی فطرت مین غیرت و محبت خاص طور پر ودیعت رکھی گئی ہے۔ اور عورت سے زیادہ کوئی غیور اور محبتی نہین ہوتا۔

تمہاری تعلیم مصیبت کے وقت تم کو خود اپنی مدد آپ کرنے کے قابل بھی بنا دے گی۔ اور خدانخواستہ اگر تم مین سے کسی پر مصیبت کا وقت پڑے تو غیرت و حمیت کے ساتھ اپنی روزی خود پیدا کرسکو اور جب تم صاحب اولاد ہو تو اوس کی تربیت و تعلیم اپنی گود سے شروع کردو یہی ان باتون مین تمہارے لئے دنیا کی بہترین نعمتین ہین اور اسی لئے تم دنیا مین پیدا کی گئی ہو"

میری تقریر ختم ہونے کے بعد کامیاب اور مستحق انعام لڑکیان پیش ہوئین جن کو مین نے انعام تقسیم کیا۔ رخصت کے وقت لڑکیون نے نیشنل اینتھم گایا یہان سے فارغ ہونے کے بعد ہم سب وکٹوریہ اسکول مین گئے یہ اسکول حال ہی مین شاہجہان آباد کی ایک اچھی عمارت مین منتقل ہوا ہے اور اس کا چارج مسز رودرا کو دیا گیا ہے جو ایک ٹرینڈ ہندوستانی ہین اونھون نے چند ہی دنون کی کوشش مین حیرت انگیز تبدیلی پیدا کردی اسکول کی آراستگی بہت دلچسپ طور پر کی گئی تھی

مسٹر رہ وورا نے رپورٹ سنائی لیکن مجھے قبل ازین رپورٹ سنائے جانے کے متعلق کوئی اطلاع نہین دی گئی تھی اس لئے مین اوس کی نسبت جواب مین کچھ کہنے کو تیار نہ تھی مگر رپورٹ اس قسم کی تھی اور موقع بھی ایسا ہی تھا کہ مین کچھ تقریر کرون لہذا مین نے اوس رپورٹ پر اپنے خیالات ظاہر کردئے۔

معائنہ اسکول کے بعد ہماری پارٹی پرنسس آف ویلز کلب گئی اور تمام ممبرون نے پُرجوش استقبال کیا قریبًا ایک بجے یہان فارغ ہوکر اپنی اپنی فرودگاہون کو واپس گئے شام کو مہاتون کے آنرمین جم جنانہ تھا جسمین جملہ مہمان لیڈیز و جنٹلمین نہایت دلچسپی کے ساتھ شریک ہوئے۔

شب کو اسٹیٹ ڈنر تھا۔ ڈنر مین حسب معمول مین مع صاحبزادگان و معین المہام و نصیر المہام گئی۔ ڈنر سے فارغ ہونے کے بعد مین نے تقریر کی۔

آنریبل مسٹر اوڈوائر لیڈیز اینڈ جنٹلمین۔

آپکی تشریف آوری اور شرکت نے میری دلی مسرت اور اس جلسہ کی رونق بڑہادی ہے جو مین نے اوس عطاے خطاب کی خوشی مین منعقد کیا ہے جس سے سال گذشتہ مین میری حوصلہ افزائی کی گئی تھی۔ اور جس کا نشان اور تمغہ لارڈ منٹو سابق وایسرائے ہند نے مجھے اپنے ہاتھ سے بمقام شملہ عطا فرمایا تھا۔ اس موقع پر یہ امر بیجا نہوگا کہ مین اوس جلیل القدر مدبر سلطنت وایسرائے کا جو اس اعزاز کے محرک تھے ذکر کرون جن کو ہندوستان اور انگلستان کی تاریخ تازگی کے ساتھ یاد کریگی۔ صاحبان۔ آپ سب اعتراف کرینگے کہ جناب ممدوح کی گورنمنٹ نے کس کامیابی اور خوش تدبیری سے ہندوستان مین حکومت کی اور اس پرآشوب زمانہ مین کیسی بیدار مغزی اور استقلال سے کام لیا۔ مین نہایت زور کے ساتھ کہہ سکتی ہون کہ جناب ممدوح کی تدابیر سے بہتر کوئی حکمت عملی نہ تھی جس سے امن و امان قایم ہوا۔ اور ملک اور گورنمنٹ کو بے انتہا فوائد حاصل ہوئے

اُن کا ذاتی اخلاق اور خلوص اور اونکی ہمدردی اور مہربانیان نہ صرف مجھ جیسے دوستون کے دلون مین اونکی یاد کو تازہ کر رہی ہین - بلکہ تمام رعایای ہندوستان کے دلون مین ان کی زندہ یادگارین ہین اور مین کہہ سکتی ہون کہ اخلاق و ہمدردی وہ جیز ہے جسکی واقعی ہندوستان کو ضرورت ہے - اگرچہ مجھکو ان کے جانشین لارڈ ہارڈنگ کا شرف ملاقات حاصل نہین ہوا لیکن جہانتک مجھکو معلوم ہوا ہے - جناب ممدوح بھی لارڈ منٹو کے ہم خیال ہین ہندوستان اور اسکے روساء اور ملک معظم کی رعایا اُن کو امید کی نگاہون سے دیکھہ رہی ہے - اور مجھے کامل امید ہے کہ ان کا وسیع تجربہ جو سلطنت برطانیہ کے بڑے بڑے عہدون پر مامور رہنے سے حاصل ہوا ہے ہندوستان کے لئے بہترین نتیجہ پیدا کریگا - حضرات یہ امر کس قدر خوش آیند ہے کہ ہمارے شہنشاہ ہندوستان تشریف لاکر اپنی رعایا کو دوبارہ دیکھنے کا ارادہ فرما چکے ہین - اور یہ امر نہایت طمانیت اور عامہ رعایا کیلئے بے انتہا مسرت کا باعث ہے کہ وہ اپنے شہنشاہ اور ہمدرد شہنشاہ کا خیر مقدم کرنیوالے ہین - اونکو حضور ممدوح عالیشان کی گلڈہال کی وہ اسپیچ یاد ہے جو بعد واپسی ہندوستان حضور ممدوح نے ارشاد فرمائی تہی اور جسمین خاص طور پر فرمایا تھا کہ ہندوستان کے ساتھہ ہمدردی کرنا چاہیئے - اس تقریر نے تمام رعایا کے دلون مین حضور ممدوح کی محبت کا جوش دوبالا کر دیا تھا اور اب وہ الفاظ عملی طور پر نظر آرہے ہین - اس سے زیادہ کیا ہمدردی ہوسکتی ہے کہ حضور ممدوح اس قدر دور و دراز سفر گوارا فرما کر پھر اپنی رعایا کو دیکھنے تشریف لائینگے اور یہ ہندوستان کی تاریخ مین پہلی مثال ہے مین خیال کرتی ہون کہ اس موقع پر اس ریاست کی انتظامی حالت کا بھی مختصر تذکرہ بے محل نہوگا - صیغہ مال مین روز بروز ترقی ہو رہی ہے - کاشتکارون کے دلون مین زراعت کی جانب پوری رغبت پیدا ہوگئی ہے - اور مستاجرون کو بھی اپنے متعلقہ دیہات کی ترقی آیندہ کے لئے کچھہ پس انداز کرنے کا خیال پیدا ہوگیا ہی بقایا سنین ماضیہ کا ختم ہوچکا - اڑتیس لاکھہ روپیہ رعایا کو معاف کر دیا گیا - اس بقایا کے تصفیہ مین حتی الامکان

رعایا کے ساتھ ہر قسم کی مراعات کی گئی ہین۔ اسکے ساتھ ہی یہ امر قابل تذکرہ ہے
کہ میرے عہد مین اس بندوبست جدید کے بعد ان سالون مین مالگزاری قطعی طور سے بباق
ہو گئی ہے جو شاید کبھی نہین ہوئی تھی کیونکہ چند خرابیون کی وجہ سے کاشتکار اور مستاجر
نادہندی کے عادی بنگئے تھے۔ اوس دلچسپی نے جو مجھکو اپنی رعایا اور اُن کی ترقی و بہبودی
کے ساتھ ہے جیسا کہ ہر والی ملک کو ہونی چاہیئے یا میرے دل مین الہ آباد اگزیبیشن جانے
کی تحریک پیدا کی چنانچہ مین دسمبر گذشتہ مین الہ آباد گئی اور نمایش کے حصہ زراعت کو بغور دیکھنے
سے بہت کچھہ فائدہ اوٹھایا اور کچھہ آلات کشاورزی بھی پسند اور خرید کئے جو ختم نمایش پر
بھوپال آجاوینگے اور اونکے آنے پر میرا ارادہ ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ اوس نمونہ پر جو مین نے
نمایش مین دیکھا ہے خاص خاص جگہہ پر اون کو قایم کرون تاکہ تمام رعایا اوس سے سبق حاصل
کر سکے اور اپنی اپنی زراعت کی ترقی کی نسبت غور کرنے کے قابل ہو انتظامات جوڈیشل
پولس بخوش اسلوبی ہو رہے ہین اور خدا کا شکر ہے کہ میری ریاست مین ہر طرح امن و امان
قایم ہے۔ اور دادرسی اور تصفیہ مقدمات مین انصاف سے کام لیا جاتا ہے اور مجھے کامل
یقین ہے کہ میری رعایا تاج برطانیہ اور ریاست کی ویسی ہی وفادار رہے جیسی کہ ہمیشہ تھی۔ اس
امر کا اظہار میرے لیے نہایت مسرت بخش ہے کہ لارڈ منٹو سابق وایسرائے ہند نے الوداعی
ملاقات کے وقت مجھکو یہ مژدہ سنایا کہ میری وہ درخواست جو مین نے چند سال پہلے اپنی موروثی
وفاداری کی بنا پر برٹش گورنمنٹ سے اس امر کی بابت کی تھی کہ میری یہان کی امپیریل سروس ٹروپس
مین اضافہ کیا جاوے منظور ہو گئی۔ اگرچہ ابھی تک کوئی باضابطہ احکام اس بارہ مین صادر نہین ہوئے ہین لیکن
لارڈ منٹو کے زبانی تیقن کی بنا پر مین اعتماد کے ساتھ ان احکام کے موصول ہونیکی عنقریب امید رکھتی ہون میری افواج کا
انتظام قابل تشفی ہی اور مجھے امید ہو کہ وہ ترقیان جنکی بنیاد ڈالدیگئی ہے جاری رہینگی۔ میرا عقیدہ ہی کہ ملک کی ترقیان

اور افراد ملک کی آسودگی ترقی تعلیم پر منحصر ہے اور رعایا اپنی فرمان روا یا بادشاہ کے حقوق
اور اقتدار کو اوس وقت تک نہین سمجھ سکتی جب تک وہ تعلیم یافتہ نہو کیونکہ جاہل نہ اصلی خدا کو
پہچانتا ہے نہ اپنے فرمانروا اور بادشاہ کو اس عقیدہ کی بناپر مین اپنے ملک مین تعلیم کی اشاعت
کرنے مین گورنمنٹ کی ہم خیال ہون اور مجھے امید ہے کہ یہ سب تعلیمی کوششین کامیاب
ہونگی اور ہندوستان جو تاج برطانیہ کا بہترین گوہر ہے ایسے لوگون سے معمور ہوگا کہ اپنے نام کا
سچا مصداق بنجاے - آپ صاحبان کو بخوبی معلوم ہوگا کہ ہندوستان مین تعلیم نسوان بہت پستی
پر ہے میرا خیال ہے کہ کسی ملک مین تہذیب اخلاق اور اصلاح تمدن اوسوقت تک ممکن
نہین ہے - جب تک کہ عورتون مین جو اولاد کی ابتدائی تربیت کی ذمہ دار ہین تعلیم کی اشاعت
نہ کی جاے اسی خیال کی بناپر مین نے لڑکیون کی تعلیم کے لئے مدرسہ سلطانیہ قایم کیا ہے
اور خدا کا شکر ہے کہ امسال اس مدرسہ کی چار لڑکیان الہ آباد یونیورسٹی کے امتحان مڈل مین
شریک ہون گی اور بھوپال کی لڑکیون کو یونیورسٹی کے امتحان مین شریک ہونے کا یہ پہلا
موقع ہے - ان لڑکیون کو علاوہ تعلیم کے دستکاری بھی سکھلائی جاتی ہے اور دستکاری مین
یہان تک ترقی ہوئی ہے کہ ناگپور اور لاہور کی نمائشون سے یہان کی لڑکیون کو تمغے اور انعامات
مل چکے ہین - الہ آباد اگزیبیشن مین ان کی دستکاری کے نمونے امسال رکھے گئے ہین اور امید
کی جاتی ہے کہ وہان بھی وہ قدر کی نگاہون سے دیکھے گئے ہونگے مین اس عمدہ صلاح اور
امداد کا جو مجھکو وقتاً فوقتاً میجر اسپنس سے ملتی رہی ہے اعتراف کئے بغیر نہین رہ سکتی
صاحبان - خدا کا شکر ہے کہ اس سال کا آغاز میرے لئے نہایت مبارک اور مسرت
انگیز ہے - ہز مجسٹی کی تشریف آوری آپ سب کی اس جلسہ مین شرکت میری پوتی صاحبزادی
برجلیس جہان بیگم کی تقریب نشرہ جو ہم مسلمانون مین نہایت متبرک رسم سمجھی جاتی ہے

زراعت کی عمدگی جس سے ملک کی بہبودی ہے یہ سب امور ایسے ہین جن سے مین عمدہ تفاول لیتی ہون - مین پھر آپ سب کا شکریہ ادا کرتی ہون کہ اس جلسہ کی شرکت کی تکلیف گوارا فرمائی -

اور تحریک کرتی ہون کہ میرے نہایت محترم دوست آنریبل مسٹر اینڈ مسز اوڈوائر کا جام صحت نوش کیا جائے -

میری تقریر کے بعد آنریبل مسٹر اوڈوائر نے فرمایا -

یور ہائنس لیڈیز اینڈ جنٹلمین !

جن مہربانی آمیز الفاظ مین یور ہائینس نے میری میم صاحبہ کے اور میرے جام صحت کی تحریک فرمائی ہے اسکا مین بہت ممنون ہون اور حضرات جس دلی مسرت کے ساتھ آپنے اسکو نوش کیا اسکے لئے مین آپکا شکریہ ادا کرتا ہون -

حضرات - ہمنے بہت دلچسپی کے ساتھ ہر ہائنس کی اس فصیح تقریر کو سنا جسمین ہر ہائنس نے فرائض فرمانروائی کے متعلق اپنے خیالات ظاہر کئے ہین اور نیز یہ کہ اُنھون نے اپنے ان فرائض کو کسطرح پر انجام دیا ہے - یہ فرائض دو قسم پر مبنی ہین - وفاشعاری و خلوص تحت و گورنمنٹ کیساتھ اور عامہ خلائق کی ترقی و بہبودی کے لئے محنت شاقہ گوارا کرنا - بلحاظ ان ہر دو امور کے ہر ہائنس نے ہماری سلطنت ہند مین ایک بین مثال قایم کی ہے انتظام ملک کے ہر صیغہ مین ہر ہائنس نے اپنی رعایا کے ساتھ بے انتہا ہمدردی اور مراحم خسروانہ کا اظہار کیا ہے - اور ہر صیغہ مین جو کمال ترقی کہ ان کے دس سالہ عہد حکومت مین ہوئی ہے وہ ان کی ذاتی کوششون اور نیز ان کے فرزندان نواب نصر اللہ خان اور صاحبزادہ عبید اللہ خان کی قابل وقعت اعانت اور ان کے ہر دو کارگذار وزرا کی خدمات کا نتیجہ ہے - جن سب اصحاب کو ہم اسوقت یہان دیکھکر خوش ہو رہے ہین - انتظام مالگذاری مین ترقی ہوئی ہے - محکمات

جوڈیشیل اور پولس کی اصلاح ہوئی اور مجھکو اپنے قدیم دوست مسٹر لاری کمشنر نربدا ڈویژن کی زبانی یہ سنکر خوشی ہوئی کہ سرحدی علاقہ پر ڈاکہ کے انسداد مین کس قدر کوشش کی گئی اور نیز یہ کہ ریاست کی پولس نے بہ شمول پولس انگریزی اضلاع ملحق مین کس حسن خدمات کے ساتھ جرایم کے اندفاع اور مقدمات کی سراغ رسانی کی اسکے ساتھ ہی ساتھ بلیغ کوششین کی جارہی ہین کہ صیغہ شفاخانہ کو عوام الناس کیلئے وسیع کیا جائے۔ اور در بارہ تعلیم ہمکو بمہربانی ہر ہائینس اس کا موقع ملا کہ ہمنے بہ چشم خود ان قابل تعریف مدرسون کا معائنہ کیا جو ہر ہائینس نے لڑکے اور لڑکیون کی تعلیم کے لئے قایم کئے ہین اور جو بہترین نتیجے و فوائد کہ ان مدارس سے حاصل ہوئے ہین وہ بھی ہماری نظرون سے گذرے۔ حضرات۔ جن واقعات کا کہ مین نے مجملاً خاکہ کھینچا ہے ایسے ہین کہ جس پر کوئی فرمانروا خواہ مشرق مین ہو یا مغرب مین ناز کرے گا۔ لیکن ہر ہائینس نے اپنی اس نام آوری پر اکتفا کرنا نہین چاہتین اور اپنی کوششون کو فقط اپنی رعایا ہی کی ترقی کے لئے محدود کرنا نہین چاہتین بلکہ اپنی ریاست کے باہر بھی جو کوئی تحریک دربارہ رفاہ عام ہوتی ہے اُسکی اعانت و امداد فرماتی ہین چنانچہ اسکی ایک عمدہ اور قابل یادگار نظیر انکی وہ ہمہ تن اعانت ہے جو انہون نے ہندوستان مین اسلامی یونیورسٹی کے قایم کرنیکے لیے فرمائی۔ یہ ایک ایسی اسکیم ہے جسکی تکمیل کی صورت اب نظر آنے لگی ہے اور جس وقت کہ یہ اچھے پیمانہ پر قایم ہو جائیگی تو ہمکو یقین ہے کہ ہندوستان مین یہ ایک ایسی تعلیم گاہ ہوگی جو غرناطہ او رقرطبہ کی شان کو دوبارہ زندہ کرے گی۔ اسکے بیان کرنے کی مجھکو کوئی ضرورت نہین کہ ہر ہائینس نے تخت اور سلطنت برطانیہ کے حق مین اپنا فرض کس طرح ادا کیا میرے لئے اس کا اظہار عبث ہے کہ روساء بھوپال کی وفاشعاری ضرب المثل ہے اور اس مضبوط وفاشعاری پر ایک صدی کا مقدس زمانہ گذر چکا ہے حضرات۔ آپ سب نے یقیناً سنا ہوگا کہ ہر ہائینس کی مورث اعلیٰ سکندر بیگم نے غدر کے

خطرناک زمانہ مین کیسی عمدہ خدمات کین - لیکن جن قابل تعریف الفاظ مین وایسرائے وقت لارڈ کیننگ نے ان خدمات کا اقبال کیا ہے وہ دلچسپی سے مملو ہین - ایک خاص دربار کے موقع پر جو مقام جبلپور مین ۱۸۶۱ء مین منعقد کیا گیا تھا ہز اکسلنسی نے ہرہائنس سکندر بیگم کو الفاظ ذیل مین خطاب کر کے کہا -

یور ہائینس کا اس دربار مین خیر مقدم کیا جاتا ہے - عرصہ سے میری خواہش تھی کہ جو خدمات سرکار برطانیہ کی آپنے کی ہین اوسکا شکریہ ادا کرون - یور ہائینس ایک ایسی ریاست کی فرمان روا ہین جو تاریخ مین نمایان ہے کہ اوس نے سلطنت برطانیہ کے خلاف کبھی فوج کشی نہین کی تہوڑا عرصہ ہوا جبکہ ریاست کو ہمارے غنیم دہمکا رہے تھے اور اوسکی حالت خطرناک تھی تو آپنے باوجود ایک عورت ہونے کے ہمت قابلیت اور کامیابی کے ساتھ حکمرانی کی - جو ہر مدبر یا سپہ سالار کے لئے باعث فخر ہین "حضرات - ہر ہائینس نے بھی اس عظیم الشان میراث کی قابلیت کے ساتھ پیروی کی اُنھون نے بھی باوصف ایک عورت ہونے کے اپنی ریاست پر ایسی ہمت قابلیت اور کامیابی کے ساتھ حکومت کی ہے جو ایک مدبر کے لئے باعث ناز ہین - اور اگر کوئی موقع درپیش ہوجاسے تو مجھکو یقین ہے کہ وہ فن سپہ گری مین بھی مستعدی فرمائینگی یہ امر ہرہائینس کی اوس خواہش اور وفاشعاری سے ثابت ہے کہ وہ اپنی ساری افواج گورنمنٹ ہند کے تصرف مین پیش کیا چاہتی ہین اور جو لوگ اندازہ کرنے کے قابل ہین اون کو بخوبی معلوم ہے کہ ہرہائینس کی امپیریل سروس فوج اونکے صاحبزادے کپتان عبیداللہ خان کی اَن تھک کوششون سے اس درجہ کمال کو پہونچ گئی ہے کہ وہ ایک بہت ہی بیش بہا طاقت سلطنت ہند کی حفاظت کے لیے ہوگئی ہے -

حضرات - وہ وفاشعار اور فوری اعانت جو سکندر جہان بیگم صاحبہ نے غدر کے نازک زمانہ

مین کی تہی اسکے صلہ مین اُن کی ریاست مین بھی اضافہ کیا گیا۔

یہ امر نہایت دل خوش کن اور اطمینان بخش ہے کہ ہر ہائنیس کی جلیل القدر کارگذاریان بھی بلا معاوضہ نہین رہین اور پارسال **شہنشاہ معظم آنجہانی** نے اونکو تمغہ جی۔سی۔ایس آئی۔عطا فرمایا جو غالباً اس عظیم الشان سلطنت ہند مین سب سے بلند پایہ اعزاز ہے اور مین یقین کرتا ہون کہ ہم سب کے لئے یہ کمال مسرت کا باعث ہے کہ ہم سب اس مبارک تقریب مین بہ حیثیت ہر ہائنیس کے مہمان کے شریک جلسہ ہین یور ہائنیس مجھے خوف ہے کہ مین نے آپ کا بہت وقت لے لیا لیکن قبل اسکے کہ مین اپنی تقریر ختم کرون مجھے ایک فرض ادا کرنا ہے وہ یہ ہے کہ منجانب جملہ مہمانون کے یور ہائنیس کا شکریہ بجالاون اور نیز یہ کہ یور ہائنیس کی ان مہمان نوازیون اور مہربانیون کا اظہار کرون جنہون نے ہمارے قیام **بھوپال** کو دلچسپ اور فرحت افزا بنایا مین یقین کرتا ہون کہ ہم سب اپنے ہمراہ بھوپال کی ایک خوشنما یادگار لیجائینگے اور اسکے نفیس محلون عالی شان مسجدون سایہ دار باغات اور خوشنما تالاب کی بھی یادگار لیجائینگے۔جہان ہم مین سے بعض کا دل دور تک اور دیر تک گھومنے کے لئے للچاتا تھا لیکن ہم اس سے بھی زیادہ خوشنما یادگار اپنے مخلص میزبان اور اُن کے دلربا خاندان کی لے جائینگے جن مین سے مجکو یور ہائنیس کی ننھی پیاری پوتی **بر جیس جہان بیگم** کو جن کا نشرہ بھی اس تقریب مین شامل ہے ہرگز نہین بھولنا چاہیئے۔**حضرات**۔ہر ہائنس نے متعدد جلسے ملاحظہ فرمائے ہین اور بہت سے اعزاز حاصل کئے ہین۔لیکن آپ جملہ صاحبان کو میرے ساتھ اتفاق ہوگا کہ ہر ہائنیس بہ حیثیت میزبان کے لاثانی و بے نظیر ہین۔مین اب آپ سے درخواست کرتا ہون کہ وہ ہمارے میزبان کا جام صحت نوش کرین اور میری اس دلی استدعا مین شامل ہون کہ خدا ان کی عمر دراز کرے اور وہ اپنی رعایا کی بہبودی کے لئے مستعد رہین اور جو تمغہ کہ ان کی عمدہ خدمات کے

صلہ مین ملا ہے اس سے آپکا دل شاد ہوا اور اپنے مبارک عہد حکومت مین جو ہمارے زمانہ مین نہایت روشن اور نمودار ہے مزید اعزاز حاصل کرین۔

اس سے فارغ ہوکر سب نے آتشبازی دیکھی جو لال کوٹھی کے سامنے چھوڑی گئی۔ اس دعوت مین کرنل عبید اللہ خان بوجہہ ناسازی طبیعت شریک نہ ہوسکے ۲۱ فروری کو سب مہمان رخصت ہوگئے۔

۲۲۔ فروری کو ایوان صدر منزل مین میری خاص فیملی اور خاندان وعہدہ داران وشرفاء شہر ریاست کی عورتین مدعو کی گئین۔ اور وہان مین نے اول بر جیس جہان بیگم کو جوڑہ اور زیور پہنایا اور پھر قیصر دولہن شہریار دولہن اور شاہ بانو بیگم کو جوڑے اور زیورات دئے اون کے بعد اہل خاندان اور خاص خاص عہدہ دارون کی عورتون کو جوڑے تقسیم کئے گئے اور پھر ایک دوسرے جلسہ مین اعزا سے ریاست وارکان وعہدہ دارون اور مستحقین ومتوسلین کو کو جوڑے دئے گئے۔

متفرق انتظامات سال دہم

(۱) سنہ ۱۹۰۶ء مین ہز اکسلنسی لارڈ منٹو سابق وائسراے ہند نے کرنل عبید اللہ خان کو اپنا آنریری ایڈیکانگ مقرر فرماکر عزت افزائی فرمائی تہی - لیکن چونکہ ایڈی کانگ وائسراے گگل اسٹاف کے بنچ کے ممبر ہوتے ہین لہذا اون کا تقرر وائسراے کی خاص مرضی پر ہوتا ہے اور وائسراے کی میعاد کے اختتام کے ساتھہ ہی اڈی کانگ کے تقرر کی مدت ختم ہوجاتی ہے - صاحبزادہ موصوف کی میعاد تقرری بہی ہز اکسلنسی لارڈ منٹو کے تشریف لیجانے کے ساتھہ ہی ختم ہوگئی - مگر ہز اکسلنسی لارڈ ہارڈنگ وائسراے ہند نے یکم دسمبر سنہ ۱۹۱۰ء سے دوبارہ اون کو اپنے بنچ کے اسٹاف مین ازراہ عنایت منتخب فرمایا - جس کا اعلان گورنمنٹ آف انڈیا کے فارن آفس سے جاری کیا گیا۔

(۲) بھوپال کی آبادی ابتدا سے ہی کچھہ ایسی واقع ہوئی ہے کہ اوسکے چارون طرف مناظر قدرت کے سلسلے موجود ہین جو سیاحون کی نظر کو اپنی طرف کھینچ لیتے ہین - مین نے شروع سے اُن کے نمایان کرنے کیطرف توجہ کی ہے اور امامی دروازہ سے احمد آباد تک منظر کو خوشنما بنانے کیلئے ضروری عمارات کا سلسلہ قایم کردیا ہے - اس سلسلہ مین جانب جنوب الگزنڈرا ہائی اسکول کی عمارت جو بے نظیر کو ترمیم کرکے بنائی گئی ہے مکمل ہوچکی ہے - اوسکے آگے پبلک کی سیر وتفریح کے لئے ایک باغیچہ لگادیا ہے - اوس سے آگے بڑہکر لائبریری، جوڈیشل کورٹ، ریونیو کورٹ اور بنگلہ آہنی کی عمارتین بن رہی ہین - جو یقیناً اس سال مین مکمل ہوجائینگی - اسی سلسلہ مین کوہ نشاط پر کوٹھی قرآن السعدین بیت العیدین کے برابر تعمیر کی گئی ہے - شمالی سمت انجنیر کا ٹچ اور لیڈی ڈاکٹر کا بنگلہ زیر تعمیر ہے - جنوبی جانب شاہجہان آباد کی فصیل کو نیچا کردیا گیا ہے

جس سے تاج محل کی خوشنما عمارتین اور بیرون شہر کی آبادی کا ایک حصہ اور دو تین چھوٹے چھوٹے تالابون اور اسٹیشن کا نظارہ نہایت عمدہ معلوم ہوتا ہے اسٹیشن کے بعد وہ وسیع میدان جسکی وسعت ایک پہاڑ کے دامن تک جا کر ختم ہوتی ہے۔ صاف طور پر دکھائی دیتا ہے۔ بغرض یہ تمام مجموعی نظارہ خصوصاً صبح اور شام کے وقت عجب دلچسپ ہوجاتا ہے۔

(۳) شہر مین آب رسانی کے لئے نواب قدسیہ بیگم صاحبہ مرحومہ نے اپنے خزانہ سے واٹر ورکس کا انتظام کیا تھا جس سے اہل بھوپال مستفید ہو رہے ہین۔ لیکن بمقابلہ اوس وقت کے اب آبادی مین بہت ترقی ہوگئی ہے اور احمد آباد مین بجائے خود ایک مستقل آبادی ہے اسلئے واٹر ورکس مین اور وسعت دی گئی پہلے احمد آباد مین ایک انجن قایم کر کے آب رسانی کا انتظام کیا گیا اور اب کربلا کے قریب ایک اور انجن لگایا گیا ہے۔ احمد آباد کی سڑک پر بھی نل لگائے گئے ہین۔ اس انجن سے احمد آباد اور امامی دروازہ کے مابین اور شاہجہان آباد کے کچھ حصہ مین پانی پہونچائے جانے کا انتظام ہو رہا ہے۔

(۴) جو دیہات بوجہ سی سالہ بندوبست کے نوزدہ سالہ بندوبست سے مستثنیٰ تھے اونکے متعلق یہ انتظام کیا گیا کہ اگر کوئی مستاجر نا قابل مستاجری ہوجائے تو آیندہ اوسکے موضع کا انتظام بندوبست اونیس سالہ کے مطابق کیا جائے۔

پیکلون جو ایک مستقل اور جداگانہ تحصیل تھی شکست کر کے تحصیل دیوان گنج مین شامل کر دی گئی تھی۔ اور اوسکے دیہات بھی بوجہ کاشتکارانہ بندوبست کے اس بندوبست سے مستثنیٰ رہے تھے اور کاشتکارانہ بندوبست جیسا کہ مین گذشتہ باب مین ظاہر کر چکی ہون محض امتحاناً تھا اوسکی اس وقت تک تکمیل بھی نہین ہوئی تھی اور وہ رعایات جو اُب مستاجرین کو حاصل ہوئین اوس وقت نہ دی گئی تھین۔ اِسکے علاوہ چونکہ شرح جمع بے انتہا کم تھی جس کا اندازہ اس سے

ہوسکتا ہے کہ بندوبست بست سالہ مین ان ۱۱ دیہات کی جمع ۲۷۸۵۱ تہی اور کاشت کارانہ
انتظام مین ۷۶۷۶ ہوئی جسمین ۲۰۱۷۵ کی کمی ہوگئی اسلئے کاشتکار ترقی و تردد اراضی مین
ذرہ برابر کوشش نہین کرتے تہے اور ریاستہاے غیر کے کاشتکارون کو شکمی کاشتکار بناکر
معقول جمع پر زمین اوٹھا دیتے تھے اور جو رقبہ ممکن الزراعت تھا اوس کو یون ہی افتادہ کر رکہا
تھا اوسمین جو گھاس یا لکڑی پیدا ہوتی تہی اوس سے معقول نفع حاصل کر لیتے تہے۔ اسکے
علاوہ اور بہی بہت سے نقائص تھے۔ اسلئے اس سال بجاے کاشتکارانہ انتظام کے
مستاجرانہ انتظام بندوبست نوزدہ سالہ کے سلسلہ مین عمل مین آیا اور وہ ہی کاشتکار جو زمینون
پر قابض تہے باہم حصہ دار ہوکر بخوشی مستاجرین گئے اس انتظام سے مستاجران اون رعایا سے
بہی فائدہ اوٹھائینگے اور تردد اراضی مین کوشش کرینگے۔ اب ان دیہات کی جمع ۱۱۶۹۷ قایم
ہوئی ہے اور اس جمع کو خواستگاران مستاجری نے بخوشی قبول کیا ہے۔

تحصیل شکست ہوجانے کے بعد بہ سبب بُعد مسافت رعایا کو تحصیل تک پہونچنے
اور عمال تحصیل کو دیہات کا دورہ و معائنہ کرنے مین نہایت تکلیف محسوس ہوتی تہی سوائے
پٹواریون کے کوئی عہدہ دار صیغہ مال گذاری یا عدالت کا وہان قیام نہین کر سکتا تھا اسلئے
بنظر حسن انتظام یہی مناسب جانا کہ مثل اول کے مستقل تحصیل قایم کی جاے۔ چنانچہ اس
سال تحصیل قایم کردی گئی۔ اور تحصیل دار و عملہ کا تقرر عمل مین آیا۔

(۵) ہرسہ اضلاع کا بندوبست ختم ہونے کے بعد دفاتر بندوبست تخفیف کردے
گئے اور بقیہ کام جو تشخیص جمع کے بعد اکثر رہ جاتا ہے ڈائرکٹر کاغذات دیہی کے سپرد کیا گیا۔

(۶) چونکہ اکثر موضعون مین جنگل تھا اور نیز سرکاری جنگل بہی اون کی سرحد سے ملا
ہوا تھا اسلئے زیر نگرانی محکمہ کاغذات دیہی سرکاری جنگل کی پیمائش تراشی کا کام جاری کیا گیا۔

تاکہ عامہ رعایا کو عہدہ داران جنگل سے کوئی تکلیف نہ پہونچے اور نہ عہدہ داران جنگل کو رعایا سے کوئی شکایت پیدا ہو۔

(۷) اس بندوبست جدید کی کامیابی کا اندازہ صرف ادائے مال گزاری اور ترقی وترود واراضی سے کرنا کافی ہے اور مجھے اس امر کی بہت مسرت ہے کہ ان امور کے لحاظ سے نہایت عمدہ کامیابی حاصل ہوئی اور ریاست مین یہ پہلاہی وقت ہے کہ اوقات مقررہ کے اندر تمام ریاست کے مستاجرین نے مالگذاری ادا کردی۔ اور بہت تہوڑی مدت مین افتادہ رقبہ مین سے ۴۴۷۶۵ بیگہ نوآباد ہوا یہ بھی ایک تائیدایزدی تہی کہ بارش بروقت اور فصلین اچھی ہوئین۔ اس رفتار ترقی سے امید ہے کہ گذشتہ زمانہ کے نقصانات افتادگی اراضی کی تلافی ہوجائیگی۔

اسی کے ساتھ آبادی مزارعین مین بہی ترقی ہوئی صرف ضلع مغرب کے اعداد سے معلوم ہوا کہ جدید کاشتکارون کی تعداد ۲۲۰۸ ہے۔

(۸) جاگیرداروں کی حالت مین کوئی نمایان تبدیلی نہین ہوئی مفصلات کے جاگیردار باوجود کوششون کے تعلیم کی طرف متوجہ نہین ہوئے صرف دوایک جاگیردارون نے اپنے بچون کو صدر مین تعلیم کے لئے بہیجا البتہ شہر مین جو جاگیردار سکونت پذیر ہین اون مین حرکت پیدا ہوگئی ہے اور وہ اپنے بچون کو مدارس مین بہیجتے ہین۔

خاندان ریاست کے جاگیردارون مین ایک حدتک ترقی نمایان ہے اور وہ تعلیم کی طرف زیادہ راغب ہین۔ اور ان مین جو کام کرنے اور کسی خدمت کے فرائض ادا کرنے کے قابل ہین وہ اپنی قابلیت کو ظاہر کرنے مین کوشش کررہے ہین۔ پرگنہ بیرسیہ و نظیر آباد مین کچھ جاگیردار راجپوت قوم کے ہین۔ جو اس سال راجپوت ہتکارنی سبھا کی کوششون سے جس نے اپنی ایک

شاخ پرگنہ مذکور مین کھولی ہے اور ایک قدم اصلاح کی جانب بڑھے ہین اس سبھا کا مقصود یہ ہے کہ وہ فرقہ راجپوت کی اصلاح کرے اور فضول مراسم اور بیجا مصارف کی زیر باری سے اون کو محفوظ رکھے۔

مین اس موقع پر ٹھاکر کرن سنگھ جاگیردار کی ضرور تعریف کرون گی کہ اونہون نے اپنے فرقہ کی اصلاح مین بہت سعی اور دلچسپی ظاہر کی ہے اور کمیٹی کے ضروری مصارف کو اپنی ذات پر برداشت کیا ہے۔

اسمین شک نہین کہ ارکان ریاست مین جاگیردارون کا اعلیٰ درجہ ہے اور اون کی ترقی سے ملک کی خوشحالی وابستہ ہے۔ مین نے اون کی اصلاح مین ہمیشہ وقتاً فوقتاً کوشش کی ہے اور اب میرا ارادہ ہے کہ ایک مسلسل و مستقل کوشش اون کے متعلق شروع کرون جسکی تمہید ڈال دی گئی ہے اور عنقریب اون کے انتظامات جاگیر کے متعلق ایک قانون نافذ ہونے والا ہے جس کا مسودہ میرے زیر غور ہے۔

(۹) سال گذشتہ مین جو گانون فارم کے لئے منتخب کئے گئے تھے اُن مین زراعت کی گئی۔ اور نیز کارخانہ شکرسازی واقع اچھاور بھی چلایا گیا لیکن جو فوائد پیش نظر تھے اون مین ناکامی ہوئی اسلئے اون کو شکست کیا گیا۔

(۱۰) ترقی زراعت اور تردد اراضی اور دیگر امور متعلقہ زراعت کے لئے تقاوی کا سلسلہ بھی قایم کیا گیا۔ اور اُسکے انتظام کے واسطے ایک قانون بھی جاری کر دیا ہے۔ اس سال چند مستاجرین کو تقاوی دی گئی جس سے خصوصاً ذرایع آبپاشی مین ترقی ہوئی۔

(۱۱) مدارس انگریزی کے متعلق بھی چند جدید اصلاحات عمل مین آئین۔ اور بذریعہ گورنمنٹ اس امر کو طے کیا گیا کہ نربدا ڈویژن کے انسپکٹر مدارس بھوپال کے انگریزی مدرسون کا معائنہ کیا کرین

چنانچہ اس سال مسٹر محل نے معائنہ کیا اور مجھے اپنے قابلانہ مشوروں سے امداد دی یہ امر میری مسرت کا باعث ہے کہ رعایا مین تعلیم کی طرف توجہ ہو چلی ہے چنانچہ قصبہ آشٹہ مین مولوی سعید الدین ناظم مغرب کی تہوڑی سی تحریک سے باشندون نے اپنے چندے سے ایک انگریزی مدرسہ جاری کیا اور تین سو روپیہ متفرق سامان کے لئے فراہم کئے۔ اور باعتبار عقیدت صاحبزادہ حمید اللہ خان کے نام سے موسوم کرکے ”حمیدیہ“ اسکول نام رکھا۔

(۱۳) یورپ مین قریباً ڈیڑھ سو سال سے چہوٹے بچون کی تعلیم طریقہ کنڈر گارٹن سے کی جاتی ہے۔ اور یہ تعلیم اون کے لئے مفید اور دلچسپ و مذاق کے مطابق ثابت ہوئی ہے لیکن ہندوستان مین بہت ہی کم اس طریقہ سے فائدہ اوٹھایا جاتا ہے۔ اس تعلیم مین بچون کی نشو ونما اور دماغ پر کوئی سخت اثر نہین پڑتا بلکہ اون کا ذہن شگفتہ ہوتا ہے اور طبیعت مین تیزی پیدا ہوتی ہے اور کھیل ہی کھیل مین اچھی خاصی تعلیم ہو جاتی ہے۔ مین نے چہوٹے بچون کی تعلیم کے لیے کنڈر گارٹن کا طریقہ جاری کیا۔ یہ مدرسہ عالی منزل مین ہے۔ جہان ۳-۴ گھنٹہ تعلیم کی جاتی ہے مس رو ورا جنہون نے اس طریقہ کی باقاعدہ تعلیم پائی ہے مدرسہ کی معلمہ ہین لیکن افسوس ہے کہ اردو مین کوئی کورس اس وقت تک تیار نہین کیا گیا جسکے باعث بالخصوص مسلمان بچے کامل طور پر فائدہ نہین اوٹھا سکتے۔

(۱۳) نومبر سنہ ۱۹۱۰ء مین اے ارل صاحب ہوم سکریٹری گورنمنٹ آف انڈیا شملہ سے اوترتے ہوئے سیر بہوپال کے لئے تشریف لائے۔ مسز اور مس ارل ہمراہ تہین۔ لال کوٹھی مین قیام کیا۔ سانچی کے آثار قدیمہ بھی دیکھے۔

فروری سنہ ۱۹۱۱ء مین کرنل جلال بے ٹرکش کونسل نے سیاحت کے سلسلہ مین بہوپال قیام کیا گیسٹ ہوس مین مقیم ہوئے مقامات قابل دید کی سیر کی۔ اون کے ساتھ اونکی خاتون بہی تہین جو ایک امریکن لیڈی ہین

سفرِ یورپ

مین عزیزہ شاہ بانو سلمہا کی بہت مشکور ہون کہ اُنہون نے نہایت کوشش اور محنت کے ساتھ میرے سفر کے حالات بالتفصیل **سیاحت سلطانی** کے نام سے شایع کرا دئے ہین۔ لیکن چون کہ مجھے اس کتاب مین اپنے واقعات زندگی کا تسلسل قایم رکھنا ضروری ہے اِس لئے مین نہایت اختصار کے ساتھ اس باب مین اپنے سفر کے حالات درج کرتی ہون، اور جو ناظرین حالات کو تفصیل کے ساتھ پڑھنا چاہتے ہین وہ **سیاحت سلطانی** مین پڑھ سکتے ہین۔

میرا ارادہ تھا کہ اُن امور سے جو اصلاح ریاست کے لئے ضروری ہین، فراغت حاصل کرنے کے بعد ایک مرتبہ یورپ وغیرہ کا سفر کر کے **سیروا فی الارض** کا حکم بجا لاؤن، اور دارالسلطنت لندن مین حاضر ہو کر اعلیٰ حضرت **ملک معظم قیصر ہند** و **ملکہ معظمہ قیصرہ ہند** کی بارگاہ خسروی مین دلی تعظیم و تکریم کے ساتھ اپنی عقیدتمندی کا اظہار کرون، اور اس سفر سے جو تجربات اور نتائج حاصل ہون، اُن سے اپنے ملک اور رعایا کو فائدہ پہونچاؤن۔ خدا کا شکر ہے کہ دس سال کی مسلسل کوششون کے بعد ضروری اصلاحات، اور جدید انتظامات مین ایک حد تک کامیابی حاصل ہوئی اور اس دیرینہ آرزو کے پورا کرنے کا موقع ملا ادہر کرنل **محمد عبیداللہ خان** کی صحت کے خیال سے بھی عجلت کے ساتھ اس سفر کی ضرورت محسوس ہوئی، نیز معلوم ہوا کہ جون مین **ملک معظم جارج پنجم** کی تاجپوشی کی رسم بھی منائی جائیگی پس ایسے موقع پر دربار شاہنشاہی مین حاضر ہونا اپنی زندگی کا قابل یادگار واقعہ سمجھکر فوراً آمادہ سفر ہو گئی، اور انتظامات کے لئے احکام جاری کئے گئے،

مرد ہمراہیون مین کرنل محمد عبیداللہ خان، نواب زادہ حاجی محمد حمیداللہ خان صاحبزادہ وحیدالظفر خان

منشی اسرار حسن خان نصیر المہام، مسٹر عبدالصمد ملیٹیری سیکرٹری، منشی لیاقت علی، منشی ولی محمد پرائیوٹ سیکرٹری نوابزادہ حمید اللہ خان، اور خواتین مین شہر یار دولھن شاہ بانو، برجیس جہان بیگم مسنر بارنس لیڈی ڈاکٹر، مسنر بخش لیڈی سپرنٹنڈنٹ گرلس اسکول، تھین، ان کے علاوہ چند اور افسر، خادم، اور خادمائین تھین، ریاست کے انتظامات کو زمانہ سفر کے لئے نواب محمد نصر اللہ خان کے تفویض کیا، ۷-اپریل ۱۹۱۱ء کو ہماری پارٹی صبح ۵ بجے بھوپال سے روانہ ہوکر ۸ بجے شب کو بمبئی پہونچی، اور شب ہی مین جہاز پر سوار ہو گئی، صرف کرنل عبید اللہ خان چند ضروری امور کے انصرام کیلئے تاج محل ہوٹل مین مقیم رہے، دوسرے دن ۸-اپریل کو جہاز نے لنگر اٹھایا، پورٹ سعید سے گذرنیکے بعد ایک بحری اسٹیشن پر بلجیم کے بادشاہ، معہ بادشاہ بیگم کے اسی جہاز پر سوار ہوئے، ان دونون سے میری ملاقات بھی ہوئی۔ کوئن بہت دیر تک باتین کرتی رہین، وہ نہایت خلیق، اور ذہین ملکہ ہین، اُن سے ملکر طبیعت کو بہت خوشی حاصل ہوئی۔

ہمارا بحری سفر مارسیلز پر ختم ہوا۔ اور ہم نے موٹر پر سوار ہوکر شہر کی سیر کی، یہان سے ایک اسپیشل مین فرانس کے دارالسلطنت پیرس کو روانہ ہوئے، دوسرے دن صبح کو ہم وہان پہونچے اور مجسٹک ہوٹل مین قیام ہوا جو پیرس کا مشہور ہوٹل ہے، یہان کے عرصہ قیام مین پکچر گیلری، وارسیلز کا مشہور محل، فونٹین بلوڈا اور اُسکا جنگل، نپولین بونا پارٹ کا محل، جسمین اب میوزیم بنا دیا گیا ہے مشہور باغ بواڈی بلون، کیتھیڈرل آف نوٹرڈیم، وغیرہ کی سیر کی، اور اُن چیزون کو دیکھا جنہون نے فرانس کو خاص شہرت بخشی ہے۔

خیال تھا کہ پہلے ہم سب ناہم جائین جو جرمن کا مشہور قصبہ ہے اور جہان بذریعہ غسل کے جو معدنی چشمون کے پانی سے کرایا جاتا ہے، مختلف امراض کا علاج ہوتا ہے، آب وہوا کے لحاظ سے یہ مقام نہایت صحت بخش ہے، اور دور دور سے لوگ علاج کے لئے آتے ہین، یہان مکان کا

انتظام بھی ہوگیا تھا، اور کرنل عبید اللہ خان چلے بھی گئے تھے، ہماری سب کی تیاری ہورہی تھی کہ کرنل ڈنلاپ اسمتھ نے مجھے اطلاع دی کہ ملک معظم آپ سے ملنا چاہتے ہین، اور نیز دربار لیوی مین بھی آپ کو شریک کیا جائیگا اسلئے یہ طے کیا کہ مین معہ حمید اللہ خان کے لندن چلی جاؤن اور باقی سب پارٹی تاہم مین مقیم رہے۔ چنانچہ ہم پیرس سے ڈوور پہونچے، یہان کرنل ڈنلاپ اسمتھ نے استقبال کیا اور ملک معظم کا پیغام سلام پہونچا کر حضور ممدوح کی طرف سے مزاج پرسی کی، اور کھا کہ اعلیٰ حضرت، اور علیا حضرت ملکہ معظمہ کو آپ کی تکلیف سفر کا بہت خیال ہے، اور دریافت فرمایا ہے کہ راستہ مین کوئی تکلیف تو نہین ہوئی، اس کے بعد کہا کہ علیا حضرت خاص طور پر دریافت فرماتی ہین کہ "جہاز، اور چینل پر کسی قسم کی تکلیف تو نہین ہوئی"، مین نے کھا کہ حضور ممدوحین کی جناب مین میرا سلام کھئے، اور میری طرف سے التماس کیجئے کہ چونکہ مین اس وقت اپنے شاہنشاہ کے کارونیشن مین آرہی تھی اسلئے خدا کے فضل سے جہاز اور چینل مین کسی قسم کی تکلیف نہین ہوئی اور اُنھون نے بھی عنایت و مھمان نوازی کی،

ڈوور سے اسپیشل پر سوار ہوکر ریڈہل پہونچی، یہ لندن سے ۲۴ میل کے فاصلہ پر ایک خوبصورت قصبہ ہے، یہان ہمارے لیے ایجنٹ مسرز ٹامس کک نے ایک عمدہ مکان کا انتظام کیا تھا جس کا نام پیٹیسن کورٹ تھا، اس مین ہر قسم کا ضروری سامان موجود تھا، ایک پردہ دار پائین باغ بھی لگا ہوا تھا جسمین آزادی کے ساتھ ہوا خوری وغیرہ کی پوری آسانی تھی۔ اس قصبہ مین ہمارے قیام کی خبر کئی دن پہلے ہوچکی تھی، اور یہان کے باشندون نے ہمارے داخل ہونے کے دن اپنے مکانون کو آراستہ کیا تھا، یہ سب لوگ نہایت خوش خلق، با محبت اور مھربان تھے اور ہمارے ساتھ نہایت محبت کرتے تھے، بجز زبان کی اجنبیت کے اور کوئی اجنبیت نہ تھی، بالکل وطن اور گھر کا لطف آتا تھا۔

چون کہ شب کے وقت دربار لیوی کا انعقاد تھا لہذا اُس دن خاص لندن کے سینٹ اِرمن ہوٹل مین میرے قیام کا انتظام کیا گیا۔ میرے ساتھ مسز ہارنس، اور حمید اللہ خان تھے، شب کو آٹھ بجے کرنل ڈنلاپ اسمتھ ہوٹل مین آئے اور مجھے، اور حمید اللہ خان کو بکنگھم پیلیس مین جہان دربار منعقد ہونے والا تھا لے گئے۔

محل نہایت خوبصورت اور عظیم الشان ہے اور مختصر یہ کہ اس پر ایک ایسی عظمت اور نفاست چھائی ہوئی تھی جس کا بیان تحریر و تقریر سے باہر ہے، اس عظمت اور نفاست کا نظارہ کرتے ہوئے ایک بڑے ہال مین داخل ہوئے۔ جس سے شاہی تخت کا کمرہ بہت ہی قریب تھا، ہمین بیٹھے ہوئے کچھ ہی دیر ہوئی تھی کہ ایک شاہی عہدہ دار نے کرنل ڈنلاپ اسمتھ سے آکر کہا کہ ملک معظم جلوہ افروز ہین۔ ہر ہائنس کو لے چلئے، چنانچہ فوراً مین اُس کمرے مین گئی، حمید اللہ خان بحیثیت اے، ڈی، سی، میرے ہمراہ تھے، ملک معظم اور ملکہ معظمہ نے چند قدم آگے بڑھکر مجھ سے اور حمید اللہ خان سے مصافحہ کیا، اور مزاج پرسی کی، سفر کی تکلیفات کی حالت دریافت فرمائی، اور کرنل عبید اللہ خان کو پوچھا، مین نے عرض کیا کہ وہ ناہم ہین ہین، اس پر ارشاد کیا کہ کیا وہ نہین آئینگے، مین نے گذارش کی کہ ضرور حاضر ہون گے علیا حضرت نے بھی نہایت اخلاق اور عنایت کے ساتھ چند باتین کین، اسکے بعد رخصت ہوکر دربار ہال مین آئے۔ جہان تمام یورپ کے سفیر، برطانیہ کے امرا، سلطنت کے اراکین، اور خاندان شاہی کے ممبر موجود تھے، شاہزادے شاہی کرسیون کے پیچھے استادہ تھے، صرف شاہزادیان بیٹھی تھین، تمام اہل دربار اپنی اپنی جگہہ برادب کے ساتھ ایستادہ تھے تھوڑی دیر کے بعد ہز مجسٹی رونق افروز ہوئے، اور تمام اہل دربار سلام کے لئے پیش کئے گئے۔ سلام قبول فرمانے کے بعد ہز مجسٹی ایوان خاص مین تشریف لے گئے، اور دربار ختم ہوا، مین بھی قریب بارہ بجے کے ہوٹل واپس آئی، دربار کے دوسرے دن مین معہ حمید اللہ خان

کے کوئن الگزنڈرا سے ملاقات کرنے گئی - یہان کرنل ڈنلاپ اسمتھ اور ایک معزز جنٹلمین جو ایک عرصہ تک ہندوستان مین رہے ہین اور اب وہان دربارشاہی کی خدمت پر مامور اور لارڈ کے خطاب سے ملقب ہین - استقبال کے لئے موجود تھے، انھون نے بگھی سے اُتارا، اور کمرۂ ملاقات مین لے گئے، اس کمرہ مین اُن دو ڈچیز نے جو اعزازی خدمت پر مامور تھین، اور بڑے اعلیٰ مرتبہ کی بیگمات تھین ہمارا استقبال کیا، کمرہ مین اُن بیگمات سے گفتگو شروع ہی ہوئی تھی کہ دوسرے کمرہ کا دروازہ کھُلا، اور کوئن الگزنڈرا تشریف لائین، مین باتون مین مصروف تھی، حمیداللہ خان نے فوراً پہچان کر مجھ سے کہا کہ کوئن تشریف لاتی ہین، مین فوراً حضور ممدوح کی طرف بڑہی، اور تعظیم وتکریم بجالائی، کوئن نے مصافحہ کرکے اپنے نزدیک کوچ پر بٹھالیا، میرے پیچھے حمیداللہ خان اور کرنل ڈنلاپ اسمتھ کھڑے تھے، کوئن نے نہایت مہربانی کے ساتھ حمیداللہ خان کو بیٹھنے کی اجازت دی، مگر ادب کی وجہہ سے وہ نہ بیٹھے -

کوئن نے مجھ سے فرمایا کہ مجھے افسوس ہے کہ آپ ایڈورڈ کے زمانہ مین انگلستان نہین آئین، مین نے عرض کیا کہ یہ میری بدقسمتی ہے کہ اُس زمانہ مین نہ آسکی تاہم مین اسکو کچھہ کم خوش قسمتی نہین سمجھتی کہ مجھکو ایسی عالی جاہ، اور خلیق ومہربان ملکہ سے ملاقات کی عزت حاصل ہوئی -

ہماری گفتگو مین اعلیحضرت ملک معظم ایڈورڈ مرحوم کا ذکر آنے سے ایک عجیب غم واندوہ کی کیفیت پیدا ہوگئی - مین برابر دوسری باتون مین مشغول کرنا چاہتی تھی، لیکن ملکہ الگزنڈرا اپنے عالی جاہ خاوند کا ذکر برابر کئے جاتی تھین کیونکہ اُن کا دل زخمی تھا، اور اُن کی روح پر صدمۂ عظیم پہونچا تھا، بیوگی کا داغ خواہ کیسا ہی آرام اور کیسی ہی عزت ہو، ہمیشہ جگر کو جلاتا رہتا ہے اُن کی گفتگو اس درجہ دردانگیز اور اثر کرنے والی تھی کہ قریب تھا کہ سب رونے لگین، مین نے نہایت ضبط کرکے اور آنسو پی کر عرض کیا، کہ حضور دنیا مین کوئی بشر نہین ہے جس کے

دل مین کوئی غم نہ ہو۔ مگر زمانہ اُس غم پر صبر دیتا ہے۔ میرے صدمات پر حضور نظر ڈالین کہ دو جوان لڑکیون والدہ اور شوہر کی دائمی جدائی کا صدمہ برداشت کر رہی ہون، اس پر کوئن خاموش ہوگئین، اور اُنھون نے اُسی وقت اپنی ایک تصویر منگوا کر مجھے دی، اور فرمایا کہ جب آخری مرتبہ، پارلیمنٹ کا مین نے افتتاح کیا ہے، اُس وقت کی یہ تصویر ہے ابھی یہ بات پوری نہین ہوئی تھی، کہ شاہزادی وکٹوریہ جو حضور ممدوحہ کی لڑکی ہین، تشریف لائین۔ اُن سے فرمایا کہ تم بڑی دیر مین آئی ہو، اس طرح وہ بات ٹل گئی، مین نے اپنی کتاب ترک سلطانی جسکا ترجمہ این اکونٹ آف مائی لائف کے نام سے انگریزی مین شایع ہو چکا ہے، اور سفرنامہ حجاز کا ذکر کیا، اور گذارش کی کہ مین حضور کی خدمت علیا مین بامید قبولیت بھیجون گی، حضور ممدوحہ نے نہایت خوشی سے قبول کرنے اور ملاحظہ کرنے کا وعدہ کیا، اِسکے بعد میز کے قریب جا کر، وزیٹر بک پر میرے، اور حمید اللہ خان کے دستخط لیے، اور فرمایا کہ تم اپنے ساتھ والیون کو نہین لائین۔ مین نے عرض کیا کہ میری بھوئین ہین اور اس وقت ناہم مین ہین، چونکہ میرے لڑکے کی طبیعت ۸ مہینے سے ناساز ہے، اس لئے ناہم مین قیام کیا گیا ہے، مین اس وقت تنہا حضور کی ملاقات کو حاضر ہوئی ہون اور یہان سے وہان جانے والی ہون، کارونیشن کے بعد اگر حضور یاد فرمائین گی، تو ضرور حاضر خدمت اقدس ہون گی۔ کرنل ڈنلاپ اسمتھ نے کہا کہ وہ اس طرح برقع سے کہین نہین آتی جاتین، ہر ہائنس چونکہ رئیس ہین، اس لئے اس طرح آسکتی ہین کوئن نے فرمایا کہ میرا ارادہ ہندوستان دیکھنے کا ہے مین ایڈورڈ کے ہمراہ جانا چاہتی تھی، لیکن اُس وقت کہا گیا کہ ہندوستان کے ایسے راستے نہین ہین، جن مین آرام کے ساتھ سفر ہوسکے، لیکن اب دیکھو کہ میری بھو نے ہندوستان کی سیر کی، اور پھر دوسری مرتبہ ارادہ ہے۔ مین نے عرض کیا کہ بے شک اُس وقت یہی حالت تھی، اب سفر مین بہت سی آسانیان پیدا ہوگئی ہین، جن سے آپ کی بھو کو بہت راحت ملی، فرمایا کہ اس

وقت مین ہندوستان نہین جاؤنگی لیکن ایک مرتبہ ضرور ارادہ ہے، یہ بھی فرمایا کہ کارونیشن کے دلون مین لندن سے باہر چلی جاؤن گی - اس قسم کی اور بھی باتین ہوئین، غرض کوئن نے بہت دیر تک نہایت اخلاق کے ساتھ بات چیت کا سلسلہ قایم رکھا، اور اندازے سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ اس سلسلہ کو دیر تک قایم رکھنا چاہتی ہین لیکن مجھے خیال تھا کہ مبادا دیر تک ٹھیرنے سے کوئن کو تکلیف ہو اسلئے اجازت چاہی، اور رخصت ہوکر ہوٹل واپس آئی، اُسی دن چار بجے لارڈ، اور لیڈی منٹو سے ملاقات کی مختلف باتین ہوتی رہین، لیڈی انٹرم بھی موجود تھین، وہ نہایت خلق سے ملین - اور کلب کے حالات کو نہایت دلچسپی سے دریافت کرتی رہین، لیڈی ایلن ایلیسٹ کے نہ ملنے کا افسوس رہا - کیونکہ اُن کی طبیعت خراب تہی، اور وہ تبدیل آب و ہوا کے لئے کہین گئی ہوئی تھین، اُن سب سے ملنے کے بعد شام کو مین ریڈہل واپس آگئی -

اوائل جون مین معہ کرنل عبیداللہ خان و حمیداللہ خان کے تین ہفتہ کے لئے سینٹ ارمن ہوٹل مین قیام کیا، یہ زمانہ ہزمیجسٹی کے جشن تاجپوشی کے باعث لندن مین بڑی رونق شان و شوکت اور چہل پہل کا تھا، اِن کیفیتون کے دیکھنے سے اُس محبت اور عظمت کا اندازہ ہوتا تھا جو رعایا کے دلون مین تاجدار برطانیہ کے ساتھ ہے، ۲۲ جون تاجپوشی کے مراسم کی مقرر تہی، اور یہ دن اپنی رونق، اور شان مین سب سے بڑھا ہوا تھا، تاجپوشی کی رسم ایبے کے عالی شان اور قدیم گرجا مین منائی گئی، ۷ بجے صبح سے ہندوستان کے روساء جو اس تقریب مین مدعو تھے اور دوسرے ایشیائی رئیس اکثر سلطنتون کے ولی عہد اور امراء، دول خارجہ کے سفیر، وغیرہ جو اس جشن مین مدعو ہونے کی عزت رکھتے ہین شریک تھے، مین بھی مقررہ وقت پر معہ دونون صاحبزادون کے ایبے مین داخل ہوئی، جب تمام شریک ہونے والے لوگ جمع ہو گئے، تو پہلے خاندان شاہی کے ممبر اُن کے بعد پرنس آف ویلز پھر کوئن میری تشریف لائین اُن کے تہوڑی دیر بعد ملک معظم رونق افروز ہوئے اور وہ تمام مراسم

تاجپوشی ادا کی گئین جو ایسے موقع کے لئے مخصوص ہین، اور جن کا ذکر مختلف اخبارات مین بہی نہایت تفصیل اور تشریح کے ساتھ ہوچکا ہے، ان تمام رسمون کے ادا ہونے مین قریباً ۵-۶ گھنٹے صرف ہوئے اور ہز میجسٹیز ملبوس شاہی، اور تاج پہنے ہوئے کمرے سے برآمد ہوئے، اور اپنے دیدار سے قلوب رعایا کو شاد فرماتے ہوئے محل شاہی کو مراجعت فرما ہوئے اور تمام حاضرین اپنے اپنے مکانات اور قیام گاہون پر واپس گئے، دوسرے دن ملک معظم، و ملکہ معظمہ کی سواری کا جلوس شہر کے مشہور حصون مین سے ہوکر نکلا اس جلوس مین لندن کے تمام منتخب اشخاص شریک تھے مجھے افسوس ہے کہ مین اس جلوس مین شریک نہ ہوسکی اسی دن لارڈ میر کی طرف سے گلڈ ہال مین دعوت تہی، مین تو بوجہہ برقع کے لیچ پر نہ گئی، البتہ کرنل عبید اللہ خان اور حمید اللہ خان شریک ہوئے، اس کے بعد شام کو ملک معظم کی طرف سے محل بکنہگم کے باغ مین ایک وسیع پیمانہ پر گارڈن پارٹی دی گئی تہی، سات ہزار آدمی مدعو تھے، مین بہی شریک تہی اس پارٹی کی عظمت و شان، قرینہ و نفاست اور تکلفات کا اندازہ کرنے کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ پارٹی تاج پوشی کے موقع پر تاجدار برطانیہ کی طرف سے تھی، یہان تمام والیان ملک جو اس تقریب مین شریک تھے اعلیحضرت ملک معظم قیصر ہند کے حضور مین پیش کئے گئے، کرنل عبید اللہ خان، اور حمید اللہ خان بھی پیش ہوئے، اور کرنل عبید اللہ خان سے نہایت اخلاق کے ساتھ فرمایا کہ "امید ہے کہ مین آپ کو دوسری مرتبہ ہندوستان مین دیکھون گا" مین سلام اور آداب شاہی کے بعد ایک طرف کھڑی ہوگئی جہان اکثر شاہزادون، اور شاہزادیون سے ملاقات ہوئی پرنسس وکٹوریہ، ڈیوک و ڈچیز آف کناٹ، ہم تینون کے ساتھ نہایت مہربانی سے مصروف گفتگو رہین، کوین امپرس سے بہی اسی جگہہ بات چیت کا موقع ملا، پرنس آف ویلز سے بھی ملاقات ہوئی، وہ نہایت خلیق اور متین شاہزادہ ہین اس وقت وہ نہایت خوش خرم

نظر آتے تھے، مجھ سے گفتگو کے سلسلہ مین فرمانے لگے کہ "ہم اس باغ مین خوب کھیلتے ہین" ۶ بجے شام تک گارڈن پارٹی ختم ہوئی، اور سب واپس ہوگئے۔

پھر دربار تقسیم تمغہ مین آخری مرتبہ سلام کا موقع ملا۔ یہ دربار اُن لوگون کو تمغہ عطا کرنے کیلئے بکنگھم پیلس مین منعقد کیا گیا تھا جو کارونیشن مین شریک تھے، تمام روساء جب ایک کمرہ ملاقات مین جمع ہوگئے، تو ہز میجسٹی اُس طرف سے گذرے، سب نے تعظیم ادا کی، اور حضور ممدوح سلام قبول فرماتے ہوئے دوسرے کمرے مین تشریف لے گئے جہان تمام رئیس معہ اپنے ہمراہیون کے علیحدہ علیحدہ طور پر پیش کئے گئے، ملک معظم اپنے ہاتھ سے رئیس اور اُس کے ہمراہیون کو تمغہ عطا فرماتے اور وہ تمغہ لینے کے بعد سلام کرکے دوسرے دروازہ سے نکلکر اُسی کمرہ مین آجاتے، جہان کہ پہلے بیٹھے تھے، میرے ساتھ کرنل عبید اللہ خان اور حمید اللہ خان بھی پیش ہوئے اور عطائے تمغہ سے ممتاز ہوئے، جب تمغے تقسیم ہوچکے تھے تو حضور ملک معظم اس تقریب مین شریک ہونے والے فوجی اشخاص کو تمغہ عطا فرمانے کے لئے تشریف لائے، ہمراہیون مین پرنس آف ویلز ڈیوک آف کناٹ، لارڈ رابرٹس، اور لارڈ کچنر، اور دیگر شاہزادے اور عمائدین سلطنت تھے۔ ملک معظم نے صفون مین سے گذرکر فوج کا ملاحظہ فرمایا۔ اس کے بعد شاہی شامیانے مین جلوہ فرما ہوئے، جو ایک چبوترہ پر لگا ہوا تھا، اُس روز سردی بہت زیادہ تھی۔ اور مجھے زیادہ سردی سے تکلیف محسوس ہونے لگی تھی، اس لیے مین باہر نہین ٹھہری اور اپنی دوست لیڈی منٹو کی مہربانی سے جو اُس وقت کسی خدمت پر متعین تھین ملک معظم کے ڈرائنگ روم مین جو دوسری منزل پر تھا مجھے بیٹھنے کے لئے جگہ ملگئی تھی، جہان سے تمغون کی تقسیم کا نظارہ صاف نظر آتا تھا۔ تمغے تقسیم کرنے کے بعد ملک معظم نے ایک تقریر بھی فرمائی، اور جب تقریر ختم ہوئی تو ہزارون ٹوپیان ہوا مین ہلنے لگین، اور چیرز کی آواز سے عجیب غلغلۂ شادمانی بلند ہوا۔ پھر تمام مہمان رخصتی سلام

کے لیے پیش ہوئے۔ مین نے بہی معہ صاحبزادون کے سلام کرکے اجازت حاصل کی، اس وقت بھی ملک معظم نے فرمایا کہ

''مین امید کرتا ہون کہ آپکو پھر ہندوستان مین دیکھون گا''

اِن تقریبات کے ختم ہونے کے بعد مین نے سینٹ ارمن ہوٹل کو چھوڑدیا، اور پیلسن کوٹ مین آکر مقیم ہوئی۔ مین نے لندن مین پالمال کی واٹر کلر پینٹنگ کی نمایش، ایل، سی، سی، اسکول نیک اور سینٹ تھامسن ہاسپٹل، کیو گارڈن، میڈم ٹسو آو اکی مومی تصاویر کی نمایش، فیسٹی دل آف اسپائر، کی نمائش کی سیر بھی کی، اور انڈین ایسوسی ایشن کے جلسہ مین بہی گئی، اور کونٹیس جرسی کی بھی گارڈن پارٹی مین شریک ہوئی، اکثر معززوذی مرتبت شرفا، اور بیگمات سے جن سے قدیم دوستی تہی ملاقات ہوئی، اور نئے دوستون سے بہی ملی، ہندوستانی معززین جو لندن مین مقیم ہین اُن سے بھی ملاقاتین کین لندن، اور رڈہل میں قیام کرنے کے بعد ۱۶ جولائی کو ہماری پارٹی روانہ ہوئی اور لندن سے چلکر جنیوا مین قیام کیا ہم یہان سے ایک ہفتہ کے بعد استنبول روانہ ہوئے ویانا، بڈہاپسٹ، سرویا، اور بلغاریا کے حدود سے گذرتے ہوئے ترکی کے حدود مین داخل ہوئے، اور چند گھنٹے مین استنبول پہونچے، اگرچہ میرا داخلہ پرائیویٹ تھا، اور اسکی اطلاع بھی دی جاچکی تہی، لیکن سلطان المعظم نے راغب بے، اور اپنے ایک مصاحب کو استقبال کے لئے بہیجا تھا، اور سفیر برطانیہ کے طرف سے اُن کے سیکرٹری موجود تہے، ان سب سے چند منٹ اخلاق گفتگو ہوئی، اور پھر مین ریل سے اُترکر اُس گاڑی مین جو سلطان المعظم نے میرے لیے بہیجی تھی سوار ہوکر پیرا پیلس کو گئی، راغب بے میرے ہمراہ تہے، یہان پہونچکر اُنکو رخصت کیا

تیسرے دن تھراپیا مین سفیر صاحب کی ملاقات کے لئے گئی، اُنہون نے مہربانی فرماکر اپنی خاص کشتی بہیجی تہی، اور دریا کے کنارے پر خود بہی استقبال کے لئے آئے تہے، اور پھر ملاقات

بازدید کے لئے بھی تشریف لائے، ٹرکی کے اکثر مدبرین، اور وزرا سے بھی ملاقات ہوئی، سفیر برطانیہ
کی وساطت سے سلطان المعظم اور سلطانہ سے ملاقات قرار پائی۔ ہزاکسلنسی راغب بے استقبال
کے لئے ہوٹل آئے، مین معہ کرنل عبید اللہ خان اور حمید اللہ خان کے دولما باغچہ یعنی محل سلطانی
کو گئی، دروازہ کے اوپر ایک ترک افسر نے استقبال کیا، اور سلام کرکے آگے آگے بطور ہراول
کے روانہ ہوا، کئی زینے اور ہال طے کرنے کے بعد ایک پرتکلف رسپشن روم مین داخل ہوئے
یہان چاء اور قہوہ پیش ہوا، تھوڑی دیر کے بعد مجھے اور دونون صاحبزادون کو دوسرے کمرے
مین جہان سلطان المعظم تشریف فرما تھے، طلب کیا گیا، مین نے، اور دونون صاحبزادون نے
ترکی طریقہ پر مراسم تعظیم ادا کین، اور صاحبزادون نے سلطان المعظم کے ہاتھ پر بوسہ دیا، اس وقت
سلطان المعظم کھڑے ہوئے تھے، پھر ہم سب کرسیون پر بیٹھ گئے، چند منٹ تک اخلاقی گفتگو
ہوتی رہی، اُس کے بعد خود سلطان المعظم مجھے سلطانہ سے ملانے کے لئے حرم مین لے گئے، اس
راستہ مین بھی بہت سی طولانی گیلریان ملین، کئی گیلریون کے بعد ایک گیلری مین خواجہ سراؤن کی
صف بندی تھی، اور پھر دوسری گیلری مین صف خواصین تھین، ان گیلریون کے طے کرنے کے
بعد مجھے ایک کمرے مین ٹھہرایا گیا، اور فوراً ہی سلطانہ اور اُن کے ساتھ ایک حرم تشریف لائین،
دونون سے سلام ہوا، اور ٹرکی کی رسم کے مطابق دست بوسی ہوئی، سلطان المعظم ہمارے درمیان مین
مترجم تھے، مین فارسی مین اپنا مطلب ادا کرتی، اور سلطانہ ترکی مین، تھوڑی دیر کے بعد سلطان المعظم
یہ فرما کر وہ شما اینجا روکشادہ گپ بزنید، من رخصت می شوم، تاکہ بہ سفیر انگلشیہ، و نواب زادگان
قہوہ، نوشی کنم، باہر تشریف لے گئے، چونکہ وہان کوئی مرد نہ تھا، اسلئے مین نے چہرہ پر سے نقاب
اُٹھالی، اب ہمارے درمیان مین سلطان المعظم کے ایک سیکرٹری کی صاحبزادی ترجمان تھین،
سلطانہ نہایت اخلاق سے باتین کرتی تھین، اور اس ملاقات سے نہایت خوش تھین، یہان سے

فارغ ہونے کے بعد جب ہم باہر آئے تو لطفی بے نے جو سلطان المعظم کے چیمبرلین ہین محل کی سیر کرائی استنبول مین ہم سب آٹھ روز رہکر پھر تھراپیا چلے گئے جو نہایت پُر فضا، اور خوشگوار گرمائی مقام ہے، بالعموم وہ چیزین جو قدیم ہون، اور اُن سے کوئی تاریخی واقعہ متعلق ہو ہمیشہ قابل قدر ہوتی ہین، لیکن جب اُن چیزون مین مذہب کا تعلق ہو تو اُن کی عزت کے جذبے اور اُن کے تقدس کا خیال فطری طور پر دلون مین پیدا ہوتا ہے، کوئی مسلمان جو استنبول جائے اُس کی سب سے پہلی تمنا یہی ہوگی کہ وہ سلطانی توشہ خانہ کے تبرکات کی زیارت کرے، میرے دل مین بھی اس کی بڑی تمنا تھی۔ کیونکہ اس مین وہ مقدس تبرکات ہین، جن کی زیارت کرنا، روح کو ایک ایسی تسکین، اور دل کو ایک ایسا سرور بخشتا ہے جس کا اندازہ وہی طبیعتین کرسکتی ہین جن مین مذہبی وجدان ہے، ان تبرکات مین جناب رسالت پناہ کا ملبوس خاص، قدم شریف، اور حضرت عثمان کا قلمی نسخہ قرآن مجید اور وہ مقدس علم ہے جسکے زیر سایہ اسلامی فوجون نے اپنی ایک خاص تاریخ بنائی ہے۔ حضرت عمرؓ، حضرت ابو بکرؓ، حضرت عثمانؓ، اور حضرت علیؑ، کی وہ تلوارین بھی ہین، جو آجتک یادگار زمانہ ہین، افسوس ہے کہ کُھلے ہوئے خرقہ شریف کی زیارت نہو سکی، کیونکہ وہ سربمُہر رہتا ہے اور ہر رمضان کی پندرہ تاریخ کو خود سلطان المعظم اُس کی مہر توڑ کر زیارت کرنے کے بعد بند کردیتے ہین، اور یہ ممکن نہین کہ درمیان مین اُسکی مُہر توڑی جائے، مگر ایک اور خرقہ کی زیارت ہوگئی جو نہایت مستند ہے۔ اور حضرت اویس قرنی کے خاندان مین محفوظ چلا آتا ہے۔ یہ قرآن مجید وہ تاریخی قرآن ہے کہ جب حضرت عثمان شہید ہوئے تھے تو اُسکی تلاوت فرمارہے تھے، اور زخم سے جو خون بہا تھا اُس کے داغ ابھی تک موجود ہین،

اس توشک خانہ مین ایک شخص لحن داؤدی کے ساتھ قرآن شریف کی تلاوت کررہا تھا، اور وہ غلاف تیار کیا جارہا تھا جو ہر سال مکہ معظمہ بھیجا جاتا ہے،

مین اپنی اُس خوشی کا اظہار نہین کرسکتی جو مجھکو ایک عظیم الشان نعمت کے ملنے سے حاصل ہوئی یعنی سلطان المعظم نے مجھے ایسی چیز عنایت کی کہ حقیقتاً بجز دعاؤن کے کچھہ اُس کا معاوضہ نہین ہوسکتا ہے، وہ چیز رسول مقبول کا موئے مبارک ہے، اس کے علاوہ غلاف روضۂ نبوی اور تاریخی آئینہ سلطان محمد اول کا بھی عنایت ہوا۔

ارادہ تھا کہ اخیر رمضان تک وہان قیام ہو، اور پھر بیت المقدس جائین لیکن معلوم ہوا کہ یہ موسم بیت المقدس مین بہت تکلیف دہ ہے، اس لئے ارادہ فسخ کیا، کرنل عبیداللہ خان یہان سے پھرتا ہم چلے گئے، اور ہم سب بڈہا پسٹ روانہ ہوئے۔ چونکہ اس طویل سفر مین روزون کی وجہ سے تکان ہوگئی تھی اس لئے یہان سکون کے ساتھ آرام کیا، مشہور و معروف پروفیسر ومبری اور برٹش سفیر سے ملاقات ہوئی،

بڈہاپسٹ سے وینس ہوتے ہوئے فلارنس پہونچے، اگرچہ یہان عید الفطر تھی، لیکن کیا عید ہوئی جہان نہ کوئی مسجد تھی اور نہ کوئی مسلمانون کی جماعت، صرف ہماری پارٹی کے ہی چند لوگ تھے، اثنائے قیام مین حکیم نور الحسن کا خط ملا انھون نے تحریر کیا تھا کہ وہ بھوپال مین پلیگ شروع ہوگیا ہے، اور بھی دو ایک خطوط تھے جن مین یہی اطلاعین تھین، اب تو مجھکو بے انتہا پریشانی ہوئی، اور رعایا کے خیال سے ہر وقت تکلیف ہونے لگی، مین نے فوراً بھوپال جانے کا ارادہ کرلیا، اور جہاز کے انتظام کے لئے ہدایت کردی، فلارنس سے برنڈزی کو روانہ ہوئی، یہان پہونچکر بھی بھوپال کے خطوط ملے، اُن مین بھی رعایا کی پریشانی اور طاعون کی شدت کا تذکرہ تھا، برنڈزی سے مصر کو جانے والا اچھا جہاز ملا۔ اگرچہ یہ جہاز چھوٹا تھا۔ اور چھوٹے جہازون مین سفر کرنا اندیشہ ناک ہے کیونکہ چھوٹے جہاز طوفان کا مقابلہ بمشکل کرسکتے ہین۔ صبح ۶ بجے ہمارا جہاز روانہ ہوا، اور ایک گھنٹے بعد ہی طوفانی حالت شروع ہوگئی، اور بجز میرے اور حمید اللہ خان

اور منشی لیاقت علی اور ایک خادمہ، کے باقی سب مبتلاے تکلیف تہے، چون کہ وینس مین ہیضہ تھا اسلیے پورٹ سعید مین قرنطینہ کرنا پڑا، یہان نواب محمد نصر اللہ خان کا تار ملا جس سے معلوم ہوا کہ طاعون کی شدت بے انتہا ہے، اور ڈیڑہ سو سو تین روزانہ ہوتی ہین، اب تو مجہے اور بہی جلدی ہوئی، جس طریقہ سے ممکن ہو بھوپال فوراً پہونچون، لیکن پورٹ سعید مین ٹھیرنا لازمی تھا کیون کہ جس جہاز مین ہم سفر کرنے والے تہے اُس کے جانے مین تین یا چار دن کا وقفہ تھا، مین نے نواب محمد نصر اللہ خان کو تار دیا کہ" فوراً بہوپال چھوڑ دو، اور بمبئی مین میری آمد کا انتظار کرو، مین نے لارڈ کچنر کو بہی بذریعہ تار کے اپنے آنے کی اطلاع دیدی ہتی کیون کہ اُنہون نے مجہے ملاقات کے لئے تار دیا تھا، اور اُن کے ایک سیکرٹری سے بہی جو برنڈزی سے آتے وقت ہمارے ہم سفر تہے معلوم ہوا تھا کہ لارڈ موصوف میری ملاقات کے منتظر ہین، اور چون کہ تین چار دن ٹھہرنا لازمی تھا، اسلئے لارڈ کچنر سے نہ ملنا کسی طرح گوارا نہ ہو سکتا تھا، جب اُن کو میرا تار ملا تو اُنہون نے خدیو کو میرے آنے کی اطلاع دی خدیو نے پورٹ سعید پر اپنا خاص سیلون بہیجا، اور گورنر کو استقبال کے لئے متعین کیا، اِس سیلون مین ہم سوار ہو کر قاہرہ کے اسٹیشن پر پہونچے گورنمنٹ خدیو نے استقبال کے لئے اپنے گورنر اور لارڈ کچنر نے اپنے اسسٹنٹ کو مامور کیا تھا آرمی پولیس بہی موجود تہی، اسٹیشن سے موٹرین سوار ہو کر ہم شیپرڈ ہوٹل مین گئی، جہان ہماری پارٹی کے قیام کا انتظام تھا لارڈ کچنر سے ملاقات ہوئی۔ محمد علی پاشا جو خدیو کے بھائی ہین ملنے کے لئے آئے، یہ نہایت قابل آدمی ہین، تعلیم کی طرف خاص دلچسپی ہے، اِن سے تعلیمی مسائل پر بہت دیر تک گفتگو ہوتی رہی،

حضرت امام حسینؑ کے مزار کی (جہان پر کہا جاتا ہے کہ آپ کا سر مبارک دفن ہے) اور نیز حضرت سکینہ، حضرت زینب، اور حضرت نفیسہ کے مزارون کی زیارت کی، اور فاتحہ پڑہی

افسوس ہے کہ جامع ازہر کے دیکھنے کا موقع نہ ملا۔

خدیو چونکہ اُن دنون قاہرہ مین نہ تھے اس لئے اُن سے ملاقات نہ ہوسکی، اُنھون نے مدت قیام کے متعلق دریافت فرمایا تھا، جس کے جواب مین اُن کو اپنے جلد جانے کی اطلاع دیدی تھی،

واپسی کے وقت پھر خدیو کا سیلون آیا تھا، اور اُن کی طرف سے اُسی سیلون مین دعوت کا انتظام بھی تھا، ۱۰ بجے کے قریب پورٹ سعید سے ہمارا جہاز روانہ ہوا۔ سوئز سے گذرنے کے بعد کچھ طوفانی خطرات ملے۔ لیکن خدا کا فضل شامل حال رہا۔

اگرچہ **بھوپال** سے اکثر معززین عہدہ دار، اور اعزا ے ریاست بمبئی مین استقبال کے لئے آنے والے تھے، اور خاص بھوپال مین بھی ایک استقبالی کمیٹی انتظامات استقبال کے لئے بنی تھی جس نے بہت بڑے پیمانے پر اہتمام کیا تھا، اور اُنھون نے اُس رنج وغم کو جسمین تمام شہر مبتلا تھا میرے آنے کی خوشی مین بھلا دیا تھا، جو اگرچہ اُن کی محبت کا قابل ستایش ثبوت تھا۔ لیکن میری طبیعت پر افسردگی تھی، اور میرے دل پر غم و رنج کا بار تھا۔ مین نے گوارا نہ کیا کہ ایسے افسردہ حالات مین میری ذات کے متعلق اس قسم کا اظہار خوشی کیا جائے، مین نے بمبئی آنے کے لئے صرف نواب محمد نصراللہ خان مولوی سید نصیر الدین معین المہام، منشی منصب علے فنانشل سیکرٹری کو اجازت دی نواب محمد نصراللہ خان نے چاہا تھا کہ مین کچھ دنون بمبئی مین ہی مقیم رہون، لیکن مین نے انکار کر دیا، البتہ ٹیکہ کا انتظام کر دیا گیا تھا اور جہاز سے اُترنے سے پہلے ہی ٹیکہ لے لیا تھا، ۲۳۔ اکتوبر سنہ ۱۹۱۱ع کو ۴ بجے شام کے وقت ہماری پارٹی مع الخیر پرائیویٹ طور پر **بھوپال** داخل ہوئی۔

دربار دھلی

۱۸ نومبر ۱۹۱۰ء کی مبارک صبح کو جبکہ ہز اکسلنسی لارڈ ہارڈنگ نے جہاز سے اُتر کر بمبئی کارپوریشن کے ایڈریس کے جواب مین تقریر فرماتے ہوئے یہ فقرے فرمائے کہ "صبح کو جب مین اس بندر پر اُترا تو مجھے ایک تار موصول ہوا جو انگلینڈ سے آیا تھا اور جس مین تحریر تھا کہ پہلی جنوری ۱۹۱۲ء کو ہز مجسٹی کنگ امپیرر و کوئن امپرس کا ارادہ ہے کہ ہندوستان مین دربار منعقد کرین" تو ان فقرات کا مسرت آمیز اثر نہ صرف اہل بمبئی پر ہی ہوا بلکہ ۲۴ گھنٹون کے اندر قریباً تمام ہندوستان مین تار برقی کے ذریعہ سے یہ خبر روح افزا مشتہر ہوگئی جو درحقیقت ہندوستان کی کل قومون کے لیے ایک عظیم الشان مبارکباد تھی اگرچہ ہز اکسلنسی نے اس اطلاع کو باضابطہ اطلاع نہین فرمایا لیکن ایسی اُمید کے ساتھ بیان کیا جس سے یقین ہوتا تھا کہ سرزمین ہند کو اپنے جلیل الشان مالک اور مالکہ کے قدوم میمنت لزوم سے مشرف ہونے کا پُرفخر موقع ضرور نصیب ہوگا۔ اور ہندوستانیون کو یہ گران بہا عزت حاصل ہوگی کہ وہ اپنے جلیل المرتبت شہنشاہ اور شہنشاہ بیگم کے دیدار فیض آثار سے شادکام ہون گے اور جس ذات والا صفات شاہنشاہی سے کہ وہ غائبانہ عقیدت رکھتے اور جسکی وفاشعاری و اطاعت کیشی کو اپنا جوہر سمجھتے ہین اس کی بارگاہ اقدس مین جوش عقیدت کو ظاہر کرسکین گے چنانچہ اوائل ۱۹۱۱ء مین دربار کے متعلق لندن مین شاہی اعلان صادر ہوا لیکن یکم جنوری کو چونکہ محرم کی پہلی تاریخ تھی اور دیگر مراسم دربار کے زمانہ مین ایسی تاریخین واقع ہوئین جن مین عموماً مسلمان واقعہ کربلا کی یادگار مین رنج و غم کرتے ہین اس لئے حضور شہنشاہ معظم نے اپنی مسلمان رعایا کے محسوسات قلبی کا لحاظ فرما کر تاریخ بدل دی اور بجائے یکم جنوری کے ۱۲ دسمبر قرار دی +

والیان ملک کو ہز اکسلنسی وایسرائے ہند نے باضابطہ خرائط دعوت ارسال کئے مگر مین سفر یورپ کو روانہ ہو چکی تھی کیون کہ میرے مقاصد سفر مین یہ بھی داخل تھا کہ مین ویسٹ منسٹر ایبے مین ۲۲ جون کو جو تقریب تاجپوشی ہونے والی ہے اُس مین شرکت کا بھی شرف حاصل کرون۔

میری عدم موجودگی مین امور ریاست کی انجام دہی نواب محمد نصر اللہ خان بہادر کے تفویض تھی اسلئے میرے نام کا خریطہ صاحب پولیٹکل ایجنٹ کی سرکاری چٹھی کے ساتھ اُن کے پاس موصول ہوا جس کا ترجمہ حسب ذیل ہے۔

شملہ ۲۹ - اپریل

میری معزز دوست!

دو مین یور ہائینس کی اطلاع کے لئے اس شاہی اعلان کی جو ۲۳ مارچ سنہ ۱۹۱۱ء کو شائع ہوا ہے ایک نقل بھیجتا ہون جس مین ہز امپیریل مجسٹی وکنگ جارج شہنشاہ ہندوستان نے اپنے شاہی ارادہ سے ارشاد فرمایا ہے کہ ۱۲ دسمبر سنہ ۱۹۱۱ء کو دہلی مین ایک شاہی دربار منعقد کیا جاے دربار کا مقصد یہ ہے کہ ہندوستان کے تمام روسا اور باشندون کو لندن کے کارونیشن کا بہ نفس نفیس اعلان کرین ہز مجسٹی کے حکم کے مطابق میرا فرض ہے کہ یور ہائینس کو دہلی کے ایسے شاندار موقع پر جہان ہز مجسٹی خود موجود ہون گے مدعو کرون"

نواب صاحب نے اس خریطہ کو میرے پاس بمقام ریڈہل (لندن) ارسال کیا۔ مین نے وہین سے مندرجہ ذیل جواب حسب قاعدہ بھیجا۔

ریڈہل سرے - ۱۴ جون سنہ ۱۹۱۱ء

میرے معزز دوست!

یور اکسلنسی کا خریطہ مورخہ ۲۹- اپریل ۱۹۱۱ء شرف صدور لایا - جس کے ساتھ وہ اعلان بھی ہے جو ہمارے جلیل الشان بادشاہ نے آیندہ - ۱۲ دسمبر کو دھلی مین ایک شاہی دربار منعقد کرنے کے متعلق شایع فرمایا ہے مین ایسے مبارک موقع پر جبکہ بارگاہ شاہنشاہی مین باریابی حاصل ہوگی اپنے مدعو کئے جانے کا شکریہ ادا کرتی ہون اور اس شرکت کو اپنا فرض جانتی ہون - مین اس وقت لندن مین ہز امپیریل مجسٹی کے کارونیشن مین شریک ہو رہی ہون اور دہلی مین بھی اُس تاریخی موقع پر جو گذشتہ تاریخ ہند مین عدیم النظیر اور عدیم المثالی ہے حاضر ہون گی-

انتظار دربار کیمپ کے متعلق خان بہادر مولوی سید نصیر الدین معین المہام کو مفصل ہدایتون سے مطلع کیا اور نواب محمد نصر اللہ خان کو نگرانی کی ہدایت کی - غرض بلحاظ اُن سرکلر اور ہدایتون کے جو گورنمنٹ سے جاری کی جاتی تھین اور بمشورہ اُن افسران گورنمنٹ کے جو انتظامات دربار کے لیے مامور کئے گئے تھے نہایت کفایت و ہوشیاری اور عمدگی و سادگی کے ساتھ کیمپ کی درستی و آرایش اور دیگر ضروریات کا انتظام کیا گیا اور میری واپسی تک اکثر کام مکمل ہو گئے اور جب مین آخر اکتوبر مین واپس آئی تو بقیہ کام میری ہدایتون کے مطابق تکمیل کو پھونچے - ریویو مین شریک ہونے کے لئے افواج ریاست مین سے صرف امپیریل سروس ٹروپ کو بھیجا گیا - اور میری اردلی کے لئے باڈی گارڈ روانہ کیا گیا - حفاظت کیمپ کے لئے رزرو پولیس تھی -

کل ہمراہیون کی تعداد گورنمنٹ کے مجاریہ سرکلر کے مطابق تھی - جن مین علاوہ میرے ممبران خاندان و اخوان و اراکین ریاست کے اور ضروری ہمراہی تھے ان مین سے اکثر آدمی وقتاً فوقتاً روانہ ہوگئے

یورپ سے واپسی کے بعد کثرت طاعون کی وجہ سے ہمارا قیام سانچی مین تھا اور یہین سے ہماری اسپشل ٹرین ۲۰ نومبر ۱۹۱۱ء کو ۳ ۱/۲ بجے شام کے وقت روانہ ہوئی جس مین میرے ساتھ صرف ممبران خاندان نصیر المہام، سیکرٹیری اور خاص خاص عہدہ دار تھے - یکم دسمبر کو ۱۰ ۱/۲ بجے

دن کو ہم کنگس وے اسٹیشن پر داخل ہوئے حسب معمول قلعہ سے سلامی سر کی گئی گورنمنٹ کی جانب سے استقبال کے لئے اسٹیشن پر آئے تھے اور گارڈ آف آنر موجود تھا جو کیمپ تک ساتھ آیا۔ ہمارا کیمپ راجپور روڈ پر تھا جس میں ابتدا سے انتہا تک بالکل سادگی کا خیال رکھا گیا تھا۔

۵ دسمبر تک مختلف دلچسپیوں اور ملاقاتوں میں مصروفیت رہی روانگی سے پہلے آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کے ارکان کی خواہش و اصرار پر میں نے شعبہ تعلیم النسوان کے اجلاس کی صدارت منظور کر لی تھی۔ ۵ دسمبر کو شب کے وقت یہ اجلاس منعقد ہوا اور ۹ بجے کے قریب میں اجلاس میں گئی اراکین کانفرنس نے پنڈال میں عورتوں کی نشست کا بھی انتظام کیا تھا اور دہلی میں جس قدر منتخب اور تعلیم یافتہ مسلمان خواتین موجود تھیں سب شریک اجلاس تھیں پنڈال نہایت شاندار تھا اور اراکین کانفرنس نے اجلاس کو کامیاب بنانے میں نہایت کوشش کی تھی۔ جس وقت میں پہنچی ہوں تمام پنڈال حاضرین سے بھرا ہوا تھا نواب وقار الملک اور صاحبزادہ آفتاب احمد خان نے دروازہ پر استقبال کیا اور میں نے اُن سے وقت مقررہ سے کسی قدر دیر ہو جانے کی معذرت کی۔ تھوڑی دیر کے بعد جب صدارت کی باضابطہ تحریک و تائید ہو چکی تو میں نے اپنا ایڈریس پڑھا جو اس موقع کے لئے تیار کیا تھا۔ نیز اپنی تجویز دربارہ نصاب تعلیم مدارس اناث کو جو طبع کرائی گئی تھی اس موقع پر ماہرین و حامیان تعلیم کے غور و خوض کے لئے پیش کیا۔ میرے ایڈریس کے بعد شیخ عبداللہ آنریری سکریٹری شعبہ تعلیم نسوان نے اپنی مفصل اور مبسوط رپورٹ سنائی۔ مشہور شاعرہ اور مقررہ مسز نائیڈو اور مسز سرلا دیبی چودھرانی بی اے نے بھی اپنے خیالات دربارہ تعلیم نسوان نہایت عمدگی کے ساتھ ظاہر کئے۔

مسز نائیڈو کی تقریر ہر اعتبار سے نہایت عمدہ تقریر تھی ان کا طرز بیان بھی نہایت دلنشین تھا لیکن مسز سرلا دیبی نے اپنی تقریر میں اگرچہ تعلیم نسوان کے متعلق مفید خیالات ظاہر کئے مگر قومی

پالیٹکس کوبھی اُس مین شامل کر دیا جو ایک ایسے جلسہ کے لئے جس کا مقصد محض اشاعت تعلیم ہو نہایت ناموزون مضمون ہے۔

شمس العلما علامہ شبلی کی تقریر بھی عورت اور اسلام کے متعلق ہوئی جو تاریخ اور روایات اسلام سے مملو تھی جس مین کہ وہ یگانہ روزگار ہین۔

اِن تقریرون کے بعد صاحبزادہ آفتاب احمد خان نے میری صدارت اجلاس کے منظور کر لینے کا شکریہ ادا کیا جس کا جواب مین نے صرف اسی قدر دیا کہ میرا شکریہ بس اسی قدر کافی ہے کہ آپ سب حضرات تعلیم نسوان جیسی شدید ضرورت پر توجہ فرمائین۔ اس کے بعد پنڈال سے تمام مرد باہر چلے گئے اور مین اُن خواتین کے پاس جو قانات کے پیچھے بیٹھی ہوئی تھین گئی ان سب سے ملکر مجھکو بہت خوشی ہوئی اور قریب ایک بجے کے مین اجلاس سے واپس آئی۔

دراصل اس کانفرنس نے مسلمانون مین اشاعت تعلیم کی نہایت قابل قدر خدمت کی ہے اور یہ ایک ایسی ضروری چیز ہو گئی ہے کہ اُس کو مستحکم بنانے اور اُس کے مقاصد کی کامیابی کے لئے ہر ایک مسلمان کو کوشش کرنی چاہیئے۔ سال بھر مین ایک مرتبہ کسی جگہہ پر مسلمانون کا جمع ہو کر مسائل تعلیم پر غور اور تبادلہ خیالات کرنا اور جو امور طے ہون اُن پر کاربند ہونا اور اُن کے لئے کوشش کرنا قومی زندگی کی دلیل ہے۔ خدائے تعالیٰ سے مین بھی دعا کرتی ہون کہ یہ کانفرنس جس مقصد سے ہوتی ہے اُس مقصد مین قوم کو کامیابی حاصل ہو۔

۷۔ دسمبر کو ور امپیریل مجسٹیز کے داخلہ کا دن تھا استقبال کے متعلق گورنمنٹ سے ہدایتین جاری ہو چکی تھین اور پروگرام مرتب ہو کر تقسیم ہو چکا تھا اُسی کے مطابق ہم سب روسا ۹ بجے تک قلعہ معلی مین پہنچ گئے اور سلیم گڈہ کے قریب شاہی پویلین مین منتظر رہے یہ چھوٹا سا شاہی شامیانہ نہایت خوبصورت اور شاندار تھا اس کے قریب ایک بڑا شامیانہ ور امپیریل مجسٹیز کے لئے لگایا

گیا تھا جس مین نہایت بیش بہا اسباب سے آراستگی کی گئی تھی دو زرنگار کرسیان شہنشاہ اور شہنشاہ بیگم کے لیے ایک تخت پر رکھی ہوئی تھین تخت کے سامنے سرخ بانات اور زردوزی حاشیہ کا فرش تھا اور اس حاشیہ کے دونون طرف وہ والیان ملک ایستادہ تھے جو شہنشاہ کو سلام کرنے کی عزت حاصل کرنے والے تھے سلام کرنے کے لئے افسر منتظم نے ۵ دسمبر ۱۹۱۱ء کو ری ہرسل بھی کرا یا تھا اور سر ہنری میکموہن ماسٹر آف دی سری متی نے تمام روساء کو کھڑا کر دیا۔ ٹھیک ۱۰ بجے سفید رنگ کی شاہی ٹرین اسٹیشن پر داخل ہوئی اور مراسم استقبال ادا ہونے کے بعد اعلحضرت شہنشاہ اور شہنشاہ بیگم جلوس کے ساتھ تشریف لاکر شاہی تخت پر جلوہ افروز ہوئے روساء آداب بجالائے اور پھر یکے بعد دیگرے دیرا امپیریل مجسٹیر کے سامنے بائین جانب سے دائین جانب کو گذرے ماسٹر آف دی سری متی نے پیش ہونے کے وقت ہر رئیس کو پکارا۔ اعلحضرت فیلڈ مارشل کا یونی فارم زیب تن کئے ہوئے تھے جسپر اسٹار آف انڈیا کا تمغہ لگا ہوا تھا اور ہاتھ مین فیلڈ مارشلی کا عصا تھا ملکہ معظمہ سفید ساٹن کا لباس دجسمین ہندوستانی کاریگری کا کمال ظاہر کیا گیا تھا اور ملکی لحاظ سے کنول[۵۱] کے پھول بنائے گئے تے) زیب تن کئے ہوئے تھین دونون کے چہرون سے جلال شاہی اور عطوفت خسروانہ کا اظہار ہو رہا تھا۔ اعلحضرت نے نہایت خندہ پیشانی کے ساتھ سب کا سلام قبول فرمایا جب تمام روساء سلام سے مشرف ہو چکے تو باہر آکر ایک شامیانہ مین جمع ہو گئے دربار برخاست ہوا اور دیرا امپیریل مجسٹیز مع حضور وائسرائے وزیر ہند و دیگر ممبران اسٹاف کے شامیانہ سے باہر رونق افروز ہوئے ملکہ معظمہ باہر ٹھہر گیئن اور اعلحضرت شہنشاہ نے گارڈ آف آنر کا ملاحظہ فرمایا اس ملاحظہ کے بعد اعلحضرت گھوڑے پر اور علیا حضرت شہنشاہ بیگم گاڑی پر سوار ہوئین

---

۵۱ کنول کا پھول ہندوستان کا مخصوص پھول ہے ہندو اسکی پرستش کرتے ہین اور اُن کا خیال ہے کہ دنیا کے پیدا ہونے کے قبل یہ خدا کا تخت تھا جو پانی پر روان تھا۔

اور جلوس مرتب ہو کر روانہ ہوا اور روسا کے جلوس مین اُن کا باڈی گارڈ بھی تھا جلوس مقررہ مقامات سے
گذرتا ہوا اُس پہاڑی پر پہنچا جو برطانیہ کی تاریخ سلطنت ہند مین نہایت اہمیت رکھتی ہے
کیونکہ غدر مین اس مقام سے افواج انگریزی نے شہر پر گولہ باری کر کے فتح حاصل کی تھی۔ پہاڑی
پر پہنچکر ہز امپیریل مجسٹیز نے گھوڑے کو ٹھہرایا اور رعایاے برٹش انڈیا کی طرف سے امپیریل لیجس
لیٹیف کونسلون کے ممبرون نے ایڈریس پیش کیا جسکو مسٹر جینکنس نے آگے بڑھکر اور آداب شاہی
بجالا کر پڑھا۔ ایڈریس ختم ہونے کے بعد نعرہ ہاے مسرت بلند کئے گئے۔ اعلحضرت نے اُس کا
جواب باآواز بلند اور نہایت صاف لہجہ مین پڑھا تاکہ جسکو ہر شخص جو اعلحضرت کے روبرو تھا اچھی طرح
سُن سکے۔ ملک معظم کی تقریر ختم ہونے کے بعد نہایت پُرجوش اور پے درپے چیرز دئے گئے
کہ جن کا سلسلہ اُس وقت ختم ہوا جبکہ پیہم سلام کرتے ہوئے یہان سے حضور ممدوح شاہنشاہی
کیمپ کو تشریف لے گئے اُس کے بعد تمام روسا اپنے اپنے کیمپ کو واپس آئے۔

۸ دسمبر کو مین حسب پروگرام مقررہ۔ ۱۰ بجکر ۲۵ منٹ پر بارگاہ خسروی مین سلام سے مشرف
ہوئی۔ میرے ہمراہ میرے تینون فرزند معین المہام اور نصیر المہام تھے۔ جس وقت ہم خیمہ
شاہنشاہی پر پہونچے اعلحضرت کے ایک ایڈی کانگ مجھے کمرہ ملاقات تک لے گئے۔ جہان گارڈ آف آنر
موجود تھا اور ہمراہی دوسرے خیمہ مین ٹھہرائے گئے۔ کمرے کے دروازے پر سر ہنری میکموہن
ماسٹر آف سری منی آکر ملے اور اپنے ہمراہ تخت شاہی کے قریب لے گئے۔ یہان یہ انتظام
تھا کہ بارگاہ عام مین پہنچتے ہی بارگاہ خاص کا پردہ اوٹھتا تھا اور ہز امپیریل مجسٹی تخت پر جلوہ
افروز نظر آتے تھے۔ رئیس کے ہمراہی دربار عام کے خیمہ مین ٹھہر جاتے تھے اور جب رئیس
دربار خاص مین داخل ہوتا تو پردہ گر جاتا تھا۔ اعلحضرت کے سامنے جس وقت پہونچے تو مین
حسب دستور ریاست آداب شاہی بجالائی۔ اعلحضرت نے ایستادہ ہو کر نہایت خندہ پیشانی

اور اخلاق کے ساتھ سلام قبول کیا۔ بائین جانب زیرین تخت ایک زیرین کرسی اعلحضرت کے اے ڈی سی نے میری نشست کے واسطے رکھدی۔ قبل اس کے کہ مین بیٹھون مین نے مبارکباد دیکر عرض کیا کہ ہم خیرسگالان کی یہ دعا ہے کہ خدا تعالی ہمارے شہنشاہ کی عمر دراز کرے اور برطانیہ کا سایہ عاطفت ابدالآباد عموماً تمام ہندوستان اور خصوصاً ہم وفاداران سلطنت کے سر پر مثل ہما سایہ افگن رہے اور ہمارے شہنشاہ کو ایسی بہت سی تقریبات ہندوستان مین آ کر نصیب ہون اور خدا وہ دن لائے کہ سلور جوبلی - گولڈن جوبلی - ڈائمنڈ جوبلی کی خوشیان منائی جائین اور خیرسگالان سلطنت اُس مین شریک ہو کر مسرت حاصل کرین میری یہ تقریر اُردو مین تھی جس کا انگریزی مین لفظی ترجمہ فارن سکریٹری نے کیا۔ ہز مجسٹی نے بہت ہی خندہ پیشانی کے ساتھ اس کو سنا اور نہایت تپاک سے میرا شکریہ ادا کیا۔ مین نے اس موقع پر ایک ایڈریس[۵۱] بھی

---

[۵۱] ایڈریس بحضور ہز امپیریل مجسٹیز کنگ امپرر و کوئن امپرس۔

ہم پروردگار عالم کا لاکھ لاکھ شکر ادا کرتے ہین کہ آج اُس نے ہندوستان کو یہ مبارک دن دکھایا ہے کہ جس کا تمام ہندوستانی خواہ اعلی خواہ ادنی ایک عرصہ دراز سے بیقراری کے ساتھ انتظار کر رہے تھے یعنی وہ موقع ہے کہ حضور ملک معظم اور ملکہ معظمہ نے اپنے قدوم میمنت لزوم سے اس زمین کو مشرف اور ممتاز فرمایا ہے۔ اگر مین یور امپیریل مجسٹیز سے عرض کرون کہ تمام ہندوستانیون کا دل اس موقع پر باغ باغ ہو رہا ہے اور وہ آج کے دن اپنے ملک کو فردوس برین سے کم نہین سمجھتے تو اُن کے خیالات کا ہو بہو اظہار ہوگا۔ وکٹوریہ دی گڈ کا پیارا نام ہندوستان کے کونے کونے مین ہر ایک فرد بشر کی زبان پر ہے کوئی ہندوستانی ایسا نہین ہے جو اُن فیاضیون اور مراعات کو ایک لمحہ کے لئے بھی فراموش کر سکتا ہے جو اُن کے دوران حکومت مین اس ملک کے باشندون پر مبذول ہوئین اور یہی وجہ ہے کہ ہم جو اُن کے بچے ہین اُن کے نام کو موجب برکت تصور کرتے ہین۔ ایڈورڈ پلیس میکر کی یاد ہر ایک دل مین نہایت عزت و احترام کے ساتھ اس طرح موجود ہے جیسی کہ اولاد کے دل مین ہونی چاہیئے کیونکہ مرحوم اپنی ہندوستانی رعایا کی فلاح و بہبودی مین ہر وقت منہمک رہتے تھے ہندوستان کی تاریخ حکومت انگلشیہ مین آج یہ پہلا موقعہ ہے کہ ملک معظم اور ملکہ معظمہ نے بہ نفس نفیس قدم رنجہ فرما کر ہم لوگون کو مشرف و ممتاز فرمایا ہے ہم یور امپیریل مجسٹیز کے بے حد مشکور ہین کہ ہزارون کوس کی طولانی مسافت طے کرنے کا عزم فرما کر اپنے اس

پیش کیا جو ایک کاسکٹ میں رکھا ہوا تھا یہ کاسکٹ کشتی کی شکل کا تھا۔ اور اُس کے کمرہ کی ہر کھڑکی میں میں نے اپنی اور اپنے خاندان کے بسٹ کے فوٹو بنوائے تھے اور ہندوستانی فلاح اُس کشتی کو کھے رہے تھے اس کاسکٹ کو بارگاہ عام میں ہز مجسٹی کے اے ڈی سی نے

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۵۷۔ ملک کی وفادار رعایا کی اُس خلقی خواہش کو پورا فرمایا ہے کہ وہ اپنے ولی نعمت اور بادشاہ کو بذات خاص سلام و احترام کرنا چاہتے تھے اسلئے اگر اس مبارک موقع پر اہل ہند اپنے غیر محدود مسرت کا اظہار کریں تو یہ نہ تصور کرنا چاہیئے کہ وہ حد اعتدال سے تجاوز کر رہے ہیں جبکہ تمام ہندوستان میں فیاضی کے ساتھ اس عزم سے تشریف لائے کہ ہندوستان کی قدیم دار الخلافت میں جشن تاج پوشی فرماویں۔ ہر طرف مسرت اور خوشی کے شادیانے بج رہے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ آپ مجھے (کہ جو اس ملک میں صرف ایک ہی فرمان روا عورت ہوں) ضرور اجازت عطا فرماوینگے کہ میں بھی اس مسرت آگین جشن میں اپنے کمزور آواز کو بلند کروں۔

فرمان روایان بھوپال کی بڑی فہرست میں (ایسے فرمان روا کہ جنکی رفاقت تاج برطانیہ کے آغاز ہی سے ضرب المثل ہے) مجھکو خاص شرف حاصل ہے کہ آپ نے اپنی ولی عہدی کے زمانہ میں پرنس اور پرنسس آف ویلز کی حیثیت سے تشریف لانے کے موقع پر مجھکو پہلے پہل فرمان روائے بھوپال کی حیثیت سے نہایت ہی محترم اور معزز خطاب عطا فرمایا۔

مزید برآں میں ہی اپنی ریاست کی پہلی فرمان روا ہوں جس کو یہ اعزاز حاصل ہوا کہ میں آپ کے جشن تاجپوشی ویسٹ منسٹر ایبے میں شریک ہوئی اور اب بھی مجھکو یہ شرف حاصل ہے کہ میں ہندوستان میں جشن مذکور کے بڑے موقع پر شریک ہوں۔ میں اس نہایت ہی مبارک موقع پر اعلحضرت کی اجازت کی خواستگار ہوں کہ میں اس اڈریس کو یور امپیریل مجسٹیز کی خدمت میں عاجزانہ وفاداری کے ساتھ نہ صرف اپنی اور اپنے خاندان اور رعایا کی طرف سے بلکہ ایک طرح سے مسلمانان ہند کی جانب سے بالخصوص اور دیگر ہندوستانیوں کی جانب سے عام طور پر پیش کروں۔

لے لیا تھا جون ہی ہز مجسٹی نے میری تقریر کا شکریہ ختم کیا معاً اوس کو بارگاہ اقدس مین پیش کیا گیا اورمین نے عرض کیا It is for my sailor King. ملک معظم نے فرمایا یہ تحفہ میرے شوق کے مطابق ہے مین نے التماس کیا حضور یہ ہمارے Sailor King. کی نذر ہے، پھر سرمہری نے عطر پان پیش کیا اور ہز مجسٹی نے اپنے دست مبارک سے عنایت فرمایا اس کے بعد مین اجازت حاصل کرکے اُسی آداب کے ساتھ واپس آئی۔

۱۱ بجکر ۴ منٹ پر اعلحضرت کی جانب سے ہز اکسلنسی لارڈ ہارڈنگ وائسرائے ہند ملاقات بازدید کے لئے تشریف لائے۔

ہز اکسلنسی پہلے اندرو کیمپ مین جو ہمارے کیمپ سے متصل تھا[۵۱] تشریف لے گئے یہان ہمارے چار سرداروں کا استقبالی ڈپوٹیشن حاضر تھا۔ جس وقت درباری شامیانے کے پاس گاڑی پہونچی تو مین نے مع صاحب پلٹیکل ایجنٹ کے حضور ممدوح کی گاڑی تک استقبال کیا اور شامیانے مین لائی۔ برٹش فوج کے ایک گارڈ آف آنر نے جو اس موقع کے لئے آگیا تھا سلامی ادا کی۔ بینڈ نے خیر مقدم کا راگ بجایا۔ ہز اکسلنسی کے ہمراہ فارن سکریٹری، پرائیویٹ سکریٹری انڈر سکریٹری، چار اے۔ ڈی۔ سی تھے، جو ہز اکسلنسی کے دست راست پر بیٹھے اور میرے

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۵۸۔ مجھے اندیشہ ہے کہ اگر مین اس موقع پر اُن فوائد کو جو ہندوستان نے اعلحضرت کی فیاضانہ حکومت سے حاصل کیا ہے بیان کرون تو غیر ضروری ہوگا۔ واقعی امر یہ ہے کہ تمام ذمہ دار اور صحیح الدماغ اشخاص پر کہ جن کا اس ملک مین کوئی فائدہ ہے یہ فوائد روشن ہین۔ لہذا مین اپنے اڈریس کو ختم کرتے وقت نہایت خلوص کے ساتھ یور امپیریل مجسٹیز کو مبارکباد دیتی ہون اور ایک طولانی پُر جلال اور مسرت آگین حکومت کی دعا مانگتی ہون۔

جب تک کہ مہر و ماہ آسمان پر قایم ہین یور امپیریل مجسٹیز کا بخت و اقبال قایم رہے۔

[۵۱] پہلے سے پروگرام تیار ہو کر آچکا تھا اُسی کے مطابق کل رسوم ادا کی گیئن۔

دست چپ پر صاحب پولیٹکل ایجنٹ، سرداران[۱۵۱] وارکان ریاست تھے۔ مختصر گفتگو کے بعد صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے سرداران وارکان ریاست کو پیش کیا اور انھون نے نذر دکھلائی جو ہاتھ لگا کر واپس کر دی گئی۔

شام کو آل انڈیا کنگ ایڈورڈ میموریل کا سنگ بنیاد نصب کرنے کی تقریب مین شریک ہوئی ۳ بجے سے پہلے تمام روساء جمع ہو گئے تھے۔ یہ موقع قلعہ کے نیچے اور نہایت پر فضا ہے یہان ایک چمن اور نہایت شاندار چبوترہ تیار ہوا تھا، اس چبوترہ کے چارون طرف وہ فوجین ایستادہ تھین جن کے اعلحضرت شہنشاہ ایڈورڈ کرنل انچیف تھے ۳ بجکر ۴۰ منٹ پر ہیز امپیریل مجسٹیز کھلی گاڑی مین رونق افروز ہوئے ہز اکسلنسی وایسرائے اور اگزیکیٹو کمیٹی کے ممبرون نے دروازۂ چمن تک استقبال کیا اور تمام ممبر فرداً فرداً پیش کئے گئے یہ پھر شہنشاہ و شہنشاہ بیگم شامیانے مین تشریف لائے۔ ہز اکسلنسی نے اگزیکیٹو کمیٹی کی طرف سے سپاس نامہ پڑھا اور سنگ بنیاد نصب کرنے کی خواہش کی۔ اعلحضرت نے جواب ارشاد فرما کر سنگ بنیاد نصب فرمایا بینڈ اور توپ خانہ نے سلامی ادا کی اور ختم تقریر کے بعد ہیز امپیریل مجسٹیز سوار ہو کر کیمپ مین واپس تشریف لے گئے۔

۹ دسمبر کو صبح کے وقت شہنشاہ بیگم نے ہندوستانی خواتین کو شرف باریابی عطا فرما کر اُن کا ایڈریس قبول فرمایا اور خود زبانِ فیض ترجمان سے جواب دیا۔

---

[۱۵۱] اسمائے سرداران وارکان ریاست شریک ملاقات۔
نواب محمد نصراللہ خان، کرنل محمد عبیداللہ خان، میجر محمد حمیداللہ خان، معین المہام مولوی نصیرالدین احمد، نصیر المہام منشی اسرار حسن خان، میان اقبال محمد خان بہادر، میان حی محمد خان، میان ولایت علی خان، میان عبدالصمد خان، میان تحسین محمد خان، میان عاقل محمد خان، میان قدر محمد خان، وکیل ریاست مولوی عبدالرؤف خان۔

۱۳ پھر کو پولو گراونڈ پر پولو کا میچ ہوا[۵۷] لیکن افسوس ہے کہ مین اُس کے دیکھنے کے لئے نہ جاسکی

۱۲ دسمبر اُس تاریخی اور عظیم الشان دربار کا دن تھا جسپر ہندوستان اور ہندوستانیون کو ہمیشہ نازو افتخار رہے گا۔ درباری مراسم و آداب کے متعلق سرکلر نافذ ہو چکے تھے۔ نشستون کی ترتیب اور آنے جانے کے متعلق پروگرام کے ذریعے سے اطلاعین دیدی گئی تھین وقت معینہ پر حکام سلطنت، والیان ملک، امراے انگلستان اور قایم مقامان دول غیر غرض تمام وہ لوگ جوکہ دربار مین مدعو تھے ایمفی تھیٹر مین پہونچ گئے۔ روساء کے ساتھ سرداران و ارکان ریاست بھی تھے میرے ہمراہ نواب محمد نصر اللہ خان کرنل محمد عبید اللہ خان کپتان محمد حمید اللہ خان معین المہام، نصیر المہام اور چند سردار و ارکان ریاست تھے جب تمام درباری جمع ہوگئے تو ویرا اکسلنسیز کی سواری آئی اور ہز اکسلنسی کی سلامی ادا کی گئی۔ پھر ملک معظم قیصر ہند

---

۵۷ یہ کھیل نہایت سخت مقابلہ کا تھا اور چونکہ خود ہز مجسٹیز ملاحظہ کے لئے تشریف لائے تھے اس لیے بے انتہا دلچسپی پیدا ہوگئی مغربی میدان مین ڈریگون گارڈ اور بھوپال کے مابین اور مشرقی میدان مین انسکلنگ ڈریگون اور کشن گڈہ کی ٹیم مین مقابلہ تھا کچھ دیر یہان ٹھہرنے کے بعد فٹ بال کے ملاحظہ کو جو اُسی کے قریب ہو رہا تھا تشریف لیگئے

۱۱ تاریخ کو مختلف پلٹنون کو جھنڈا دیا گیا یہ تقریب پولو گراونڈ مین ادا ہوئی۔ تمام والیان ملک، امراء برطانیہ معزز افسر، ممبران پارلیمنٹ، رایل بیوبین کے ہر طرف بیٹھے ہوئے تھے، اعلحضرت شہنشاہ گھوڑے پر اور ملکہ معظمہ لینڈو گاڑی مین تشریف لائین، ملکہ معظمہ شامیانہ مین تشریف لے گئین اور اپنی نشست پر حاضرین کے وسط مین رونق افروز ہوئین اور شہنشاہ معظم اُس مقام پر آکر کھڑے ہوگئے جہان کلرس رکھے ہوئے تھے ملک معظم نے افسران فوج کو کلر عنایت فرمائے۔ اسکے بعد فوج نے سلامی ادا کی اور حضور شہنشاہ گھوڑے پر سوار ہو کر مشرقی جانب تشریف لائے۔ یہان ہندوستانی رجمنٹون سے مخاطب ہو کر کچھ ارشاد فرمایا اور ملکہ معظمہ کے ساتھ بیٹھکر اُنکا معائنہ کرکے کیمپ تشریف لیگئے اور جیتنے والی ٹیم کو ملک معظم نے اپنے دست مبارک سے کپ عنایت کیا اور دونون ٹیمونکو باریاب حضوری فرمایا۔

مع ملکہ معظمہ قیصرہ ہند کے شاہانہ جاہ وجلال کے ساتھ شاہی سواری مین رونق افروز ہوئے درباری شامیانے کے قریب ہز اکسلنسی نے استقبال کیا۔ دیر مجسٹیز کے چھ چھ پیج آف آنر تھے جو ہندوستانی والیان ملک کے لڑکے تھے بھوپال سے صاحبزادہ وحید الظفر خان شہنشاہ معظم کے اور صاحبزادے رفیق اللہ خان ملکہ معظمہ کے پیج آف آنر منتخب کئے گئے تھے، لیکن پھر روب کے بھاری ہونے کی وجہ سے یہ خیال پیدا ہوا کہ شاید رفیق اللہ خان نہ اُٹھا سکین اسلئے وہ لیڈی ہارڈنگ کے پیج ہوگئے شہنشاہ معظم شاہی لباس مین ملبوس تھے۔ سینہ تمغون سے مزین تھا، سر مبارک پر تاج تھا، اور یہی ہمارے باوشاہ کا زیور تھا ملکہ معظمہ سفید ساٹن کا لباس جسپر کنول کے پھولون کا حاشیہ تھا زیب تن کئے ہوئے تھین اور نہایت قیمتی شاہانہ زیورات پہنے ہوئے تھین۔

جب حضور شہنشاہ معظم اور علیا حضرت ملکہ معظمہ اپنی اپنی کرسیون پر جو تخت پر بچھی ہوئی تھین متمکن ہوگئے تو ماسٹر آف سری مینی نے اعلحضرت کی اجازت سے افتتاح دربار کا اعلان کیا اس کے بعد اعلحضرت نے کھڑے ہوکر ایک تقریر فرمائی۔ تقریر ختم ہونے کے بعد ہز اکسلنسی کمانڈر انچیف، ارکان سلطنت اور والیان ریاست نے درجہ بدرجہ اظہار اطاعت کیا مین بھی اپنی جگہہ سے اُٹھکر تخت شاہی کے زینہ کے پاس اظہار اطاعت کے لئے گئی۔ گورنمنٹ نے ازراہ الطاف مجھکو اجازت دیدی تھی کہ اس موقع پر مین اپنے ساتھ ایک پیج آف آنر رکھون چنانچہ ذوالفقار محمد خان میرے پیج آف آنر تھے جو اس وقت میرے ہمراہ تھے۔ جب اظہار اطاعت کی رسم ادا ہوچکی تو دیر امپیریل مجسٹیز رائل پیویلین مین جلوہ افروز ہوئے پیج آف آنر قباے شاہی کے دامن اُٹھائے ہوئے تھے پیچھے پیچھے تھوڑے فاصلہ پر ہز اکسلنسیز لارڈ کریو ڈیوک آف ٹیک، مسٹریس آف دی روبس اور دیگر مقربان اور معتمدان شاہی تھے۔ اس

رائل پیویلین مین ایک بلند چبوترہ تھا اُس پر تخت اور تخت پر کرسیان تھین، یہان ہز اکسلنسی نواب گورنر جنرل لارڈ ہارڈنگ و زیر ہند لارڈ کریو - ڈیوک آف ٹیک اور چند مقربین اور معتمدین خاص ادب و تعظیم کے ساتھ کھڑے ہوئے تھے اور دیرہ مجسٹیز کے بیچ تخت کے چارون طرف حلقہ کئے ہوئے تھے -

دیرامپیریل مجسٹیز کا چہرہ اُس وقت اُس عظیم مجمع کی طرف تھا جو ما ونڈ پر بیٹھا ہوا تھا دیرہ مجسٹیز کے متمکن ہونے کے بعد نقیبون کا مجمع حاضر ہوا - نقارے اور قرنا بجائی گئی - نقیب اعلیٰ نے شہنشاہ معظم کی تاجپوشی کی اُس مبارک رسم کا جو ۲۲ جون گذشتہ کو لنڈن مین منائی گئی تھی انگریزی مین اعلان پڑھکر سنایا اُن کے بعد آنریبل ملک عمر حیات خان ٹوانا نے جو نقیب اعلیٰ کے نائب تھے اُس اعلان کا اُردو ترجمہ سنایا - جب یہ ختم ہوا تو پھر قرنا بجائی گئی تمام بینڈون نے جو وہان حاضر تھے قومی راگ بجایا اور افواج نے سلامی اُتاری ایمفی تھیٹر مین جس قدر لوگ حاضر تھے بینڈ بجنے کے دوران مین تعظیماً ایستادہ رہے توپ خانون سے شہنشاہی سلامی سر ہوئی اور فوجون نے بھی شلک بندوق کی سلامی ادا کی - شاہی سلامی کی بعد ہز اکسلنسی نہایت ادب کے ساتھ زینہ پر چڑھے اور شہنشاہ معظم سے فرمان شاہی لیکر نیچے اُترے اور اُس کو بہ آواز بلند پڑھکر سنایا ہز اکسلنسی کے اعلان سنانے کے بعد نقیبون نے پھر قرنا بجائی اور نقیب اعلیٰ نے تمام دربار کے سامنے یہ تجویز پیش کی کہ دیرامپیریل مجسٹیز کے لئے چیرز دی جائین اور خوشی کے نعرے بلند کئے جائین چنانچہ ٹوپی کے اُٹھاتے ہی تمام لوگون نے جو ایمفی تھیٹر مین تھے یا جو ما ونڈ پر تھے اور جو فوجین تھیٹر اور ما ونڈ کے درمیان ایستادہ تھین اُنھون نے نہایت خوشی و مسرت کے ساتھ نعرے لگائے اور دیرامپیریل مجسٹیز نہایت خندہ پیشانی کے ساتھ کھڑے ہوئے سلام کرتے رہے اور پھر یہان سے درباری شامیانے مین تشریف لائے اور شہنشاہ معظم نے

تخت کے سامنے کھڑے ہوکر دہلی کو پایہ تخت بنانے اور تقسیم بنگال کی تنسیخ کا ایک مختصر اسپیچ مین اعلان فرمایا - اس کے بعد ماسٹر آف دی سرِی منی نے شہنشاہ معظم سے دربار ختم کرنے کی اجازت حاصل کی بینڈ نے فوجی ترانہ گایا اور دیر امپیریل مجسٹیز شاہی گاڑی مین سوار ہو کر کیمپ تشریف لے گئے واپسی مین بھی وہی آداب و مراسم ادا کئے گئے جو تشریف لانیکے وقت ادا ہوئے تھے اُسی دن خطابات کا جو گزٹ شایع ہوا اُس مین مجھکو "تاج ہند" کا خطاب مرحمت ہوا اور نواب زادہ عبید اللہ خان افواج ہند مین "میجر" کے مرتبہ پر فایز کئے گئے -

۱۳ دسمبر کو ملکہ معظمہ نے مہارانیون سے ملاقات کی مین بھی اس ملاقات مین شریک تھی میرے ساتھ بریجیس جہان بیگم بھی تھین - پردہ کا انتظام نہایت معقول طور پر کیا گیا تھا ملکہ معظمہ پہلے بوجہ میرے حکمران ریاست ہونے کے مجھ سے مخاطب ہوئین اور نہایت اخلاق و شفقت سے پیش آئین میرے بعد مہارانی صاحبہ بڑودہ اور پھر دیگر حاضرات جلسہ پر شفقت شاہانہ کو مبذول فرمایا اور جن جن سے انگلستان مین پہلے ملاقات ہوچکی تھی اس کی یاد دلائی -

اس موقع پر مین نے ایک ہری باسکٹ کو پیش کیا جس پر میرے ہاتھ کا ریشمی کام بنا ہوا تھا حضور ممدوحہ نے اس کو نہایت مسرت کے ساتھ قبول کیا -

اس تاریخ کو ۱۰ بجکر ۴۵ منٹ پر شاہی کیمپ کے وسط مین والنٹیر آفیسر دیسی افسران فوج بارگاہ خسروی مین باریاب ہوئے اور امپیریل سروس ٹروپس کے افسر پیش کئے گئے - چنانچہ بھوپال امپیریل سروس ٹروپس کے افسرون کو کرنل عبید اللہ خان نے پیش کیا - اُس وقت اعلحضرت نے بہ الطاف خسروانہ ان سے علالت کی نسبت دریافت فرمایا کیون کہ لندن مین باریابی کے وقت اعلحضرت کو مجھ سے اُن کی علالت طبع کا حال معلوم ہوچکا تھا -

شام کو قلعہ مین گارڈن پارٹی کی تقریب تھی جس مین روساء اور معززین مدعو کئے گئے تھے -

ٹھیک چار بجے شہنشاہ معظم اور شہنشاہ بیگم مع حشم و خدم اور والیسرائے و وزیر ہند اور اپنے اسٹاف کے تشریف لائے۔ نہایت بے تکلفی کے ساتھ ہر شخص کا سلام قبول فرمایا اور چند منٹ بعد اندر کی طرف جہان خاص لوگ جمع تھے تشریف لے گئے اور نہایت خندہ پیشانی اور اخلاق کے ساتھ سب کو قبول سلام سے مشرف فرمایا۔ اس وقت اعلیحضرت دعوتی لباس پہنے ہوئے تھے۔ پھر قبائے شاہی اور تاج خسروی پہنکر درشن جھروکہ مین تشریف لے گئے تمام مشتاقان زیارت کو قلعہ کی مشرقی دیوار کے نیچے اپنا جمال مبارک دکھایا جہان کہ شاہان مغلیہ اس رسم کو ادا کیا کرتے تھے۔

درشن جھروکہ سے واپس تشریف لاکر رنگ محل مین رونق افروز ہوئے۔ اس محل مین صرف والیان ریاست موجود تھے۔ فرداً فرداً ہر رئیس سے ملاقات کی جب گارڈن پارٹی ختم ہوئی تو آتشبازی چھوٹی اور اس کے بعد روانگی کے وقت پھر روساء پیش ہوئے اس پارٹی مین نواب نصر اللہ خان اور حمید اللہ خان میرے ہمراہ تھے۔ کرنل عبید اللہ خان بوجہ ناسازی طبیعت نہ جاسکے۔ مین اور چند لیڈیز اور مہاراجہ اور چھجا باہر کی جانب رعایا کے رنگ برنگ لباس اور نشانات کا تماشہ دیکھ رہے تھے واقعی رعایائے ہند کا یہ جوش قابل دید تھا۔ شاہان مغلیہ کے زمانہ مین جہان جمنا کی امواج قلعہ معلیٰ کو بوسہ دیتی تھین وہان اب انسانی وفاداری کا پرجوش دریا لہرین مار رہا ہے۔

ہر مجسٹی نے حمید اللہ خان سے دریافت فرمایا۔

Is not your mother here?

انھون نے جواب دیا کہ Yes, your majesty, she is here. اور فوراً آکر مجھ کو اطلاع کی۔ مین جلد وہان گئی دیر مجسٹیز باہر تشریف لا رہے تھے۔ مجھ سے ازراہ

عنایت شاہانہ مصافحہ کیا اور "خدا حافظ" کہکر تشریف لے گئے۔

۱۴ دسمبر کو ۱۰ بجے اعلیحضرت نے کل فوج کا جو دہلی مین مجتمع تھی ریویو فرمایا۔ اعلیحضرت مشکی گھوڑے پر سوار تھے۔ اردلی مین باڈی گارڈ اور امپیریل کیڈٹ کور تھا اور اس وقت آپ فوجی لباس مین ملبوس تھے۔ پریڈ پر تشریف لاکر جھنڈے برچم شاہی کے نیچے قیام کیا اور پھر تمام صفون کا معائنہ فرمایا۔ ملکہ معظمہ بھی گاڑی پر سوار تھین۔ اُن کی اردلی مین بھی کیڈٹ کور تھا اور وہ بھی اُن صفون سے گذرین۔ معائنہ کے بعد ملکہ معظمہ اپنی نشست پر تشریف فرما ہوگئین اور اعلیحضرت پرچم کے پاس کھڑے رہے۔ جب تمام فوجین سامنے سے گذر گئین تو ہز مجسٹی تشریف لے گئے

اس معائنہ مین بھوپال وکٹوریہ لانسرز بھی موجود تھا جس وقت شاہی جھنڈے کے سامنے گیلپ سے گذرا تو نہایت زور شور کے ساتھ چیرز دیے گئے اور ہز مجسٹی نے جو کہ پہلے بھی اسی رسالہ کو سنہ ۱۹۰۵ء بمقام اندور معائنہ فرماچکے تھے اظہار مسرت کیا لیکن افسوس ہے کہ مین نواب زادہ عبیداللہ خان کی علالت کی وجہ سے شریک نہو سکی۔

نواب زادہ موصوف باوجود دو سال کی مسلسل علالت اور نقاہت کے اپنے رسالہ کے ساتھ اس ریویو مین شریک ہونے کو تیار تھے جنرل بٹسن اور جنرل گرمیسٹن کو بھی اطلاع دیدی تھی لیکن میجر اسمتھ نے جن کے مشورہ سے علاج ہوتا تھا باوجود سخت اصرار کے کسی طرح اجازت نہ دی کیونکہ سردی بہت تھی طوعاً و کرہاً ماننا پڑا اور صاحبان ممدوح کو اس مجبوری کی اطلاع دی لیکن ایسے نادر موقع پر شریک نہ ہونے کا کرنل عبیداللہ خان کو بہت افسوس ہوا اور ہمیشہ افسوس رہے گا۔

جب ریویو مین ہز مجسٹی نے اُن کو نہ دیکھا تو بہ الطاف خسروانہ اُسی وقت اپنے خاص ڈاکٹر سہراب جی کو ہدایت فرمائی کہ وہ نواب زادہ موصوف کو فوراً جا کر دیکھین چنانچہ ایک بجے

ڈاکٹر صاحب موصوف تشریف لائے اور پیام دیا کہ "ہز مجسٹی کو آپکے فرزند کی ناسازیٔ طبیعت کا بہت افسوس ہے اور چونکہ آپنے ملکہ معظمہ کے سامنے بھی یہ ذکر کیا تھا کہ مین بھی اُن کو دیکھ لیتا اسلئے آج ہز مجسٹی نے مجھکو اُن کے دیکھنے کے لئے بھیجا ہے" مین ڈاکٹر صاحب موصوف کو نواب زادہ **عبید اللہ خان** کے خیمہ مین لے گئی۔ ڈاکٹر صاحب موصوف نے نہایت توجہ کے ساتھ اُن کو دیکھکر اور اکزامن کر کے مجھے تشفی دی اور کہا کہ اسٹرین ہارٹ اور کمزور دل ہے امید ہے کہ بہت جلد اچھے ہو جائینگے۔ مین ایک نئی دوا تجویز کرتا ہون جو ابھی حال مین ایجاد ہوئی ہے افسوس ہے کہ وہ ہندوستان مین نہین ملتی فرانس سے منگوا کر بھیجون گا۔ ڈاکٹر سہراب جی کو جو اُس وقت معالج تھے اُس دوا کا نام بھی بتا دیا اور بہت ہی تشفی آمیز باتین کین مین نے اور نواب زادہ موصوف نے ہز مجسٹی کی اس عنایت خاص کا اور ڈاکٹر صاحب کے حسن اخلاق و مہربانی کا شکریہ ادا کیا۔

رات کو ساڑھے نو بجے شہنشاہی کیمپ مین عطائے تمغہ جات و خطابات کا دربار منعقد ہوا۔ پروگرام پہلے سے موصول ہو چکا تھا۔ مین ٹھیک سوا آٹھ بجے کیمپ مین داخل ہو گئی درباری شامیانہ کے محاذ مین اُن لوگون کے لئے جو پہلے سے خطاب یافتہ تھے یا جنکو اس دربار مین خطاب ملنے والا تھا خیام نصب کئے گئے تھے تمام خطاب یافتہ داخلہ کے پلیٹ فارم تک گاڑی مین جاتے اور وہان اپنے ہمراہیون کو چھوڑ کر خیام مین چلے جاتے۔ اس موقع پر داخلہ پرائیویٹ اور بالکل سادہ تھا۔ صرف چند معزز رؤساء کے ساتھ ہوتے۔ وقت معینہ پر مین مع صاحبزادون کے شاہی کیمپ مین پہنچ گئی اور اپنے خیمہ مین جا کر بیٹھی۔ جب تمام لوگ جمع ہو گئے تو سب ایک جلوس کی شکل مین درباری شامیانے مین گئے۔ کمانڈرس اور کپتین اور مختلف آرڈرون کے ممبر تھے۔ پھر نائٹ کمانڈرس اور نائٹ آف دی گرینڈ

کمانڈس اور نائٹ گرینڈ کراس داخل ہوئے۔ مین بھی آخر الذکر نائٹون کے ساتھ گئی اور سب
مقررہ جگھون پر بیٹھ گئے۔ تمام اشخاص کے لئے دولائٹون مین کرسیان بچھی ہوئی تھین اور سامنے
دیرا امپیریل مجسٹیز کا تخت اور اُس پر دو کرسیان تھین۔ شامیانہ نہایت نفاست
کے ساتھ آراستہ تھا اُسکی چھت ہلکے آسمانی رنگ کی تھی۔ دیوارین نیلی اور ڈائس کے
عقب مین ارغوانی رنگ کے پردے پڑے ہوئے تھے۔ چبوترہ پر ہلکے سرخ رنگ کا قالین
بچھا ہوا تھا بعدہٗ امپیریل کیڈٹ کے سردار آئے اور اُن کے پیچھے شاہی نقیب آئے۔ جب
یہ سب آچکے تو دیر اکسیلنسیز تشریف لائے۔ ہز اکسلنسی اسٹار آف انڈیا کا روب پہنے ہوئے
تھے اور اُس پر اُن کے متعدد تمغے لگے ہوئے تھے پلیٹ فارم پر ڈائس کے چپ و راست بیٹھ
گئے۔ ساڑھے نو بجے شاہی جلوس داخل ہوا جسکی اطلاع بگل سے ملی بینڈ نے فوراً نیشنل انتھم
بجایا اور گرینڈ مارچ کے بجتے ہی شہنشاہ اور شہنشاہ بیگم ہاتھ مین ہاتھ ڈالے ہوئے رونق افروز ہوکر
اپنی کرسیون پر متمکن ہوئے۔ شہنشاہ معظم اسٹار آف انڈیا کی روب اور ملکہ معظمہ ہلکے رنگ کا
آسمانی لباس اور مرصع زیور پہنے ہوئے تھین۔ قریب مین دیر اکسلنسیز لارڈ کریو مسٹریس آف
روبس، ڈچیز آف ڈیون شائر اور عہدہ داران شاہی تھے چونکہ ملکہ معظمہ کو بھی گرینڈ کراس آف دی
ایمپیرر انڈین آرڈر کا خطاب اسی دربار مین ملنے والا تھا اسلیئے وہ شہنشاہ معظم کی تعظیم ادا کر کے
مع ہز اکسلنسی وائسرائے کے واپس چلی گیئن اور تھوڑی دیر بعد مع حشم و خدم کے تشریف لائین
اس وقت ہز اکسلنسی اسٹار آف انڈیا کا تمغہ (جو کہ ایک چھوٹے سے تکیہ پر رکھا ہوا تھا) اور دوسرے
عہدہ دار روب لیکر آئے ملکہ معظمہ شاہی تخت کے قریب گیئن اور کنگ امپرر نے تمغہ عطا
کیا ملکہ معظمہ نے آداب شاہی بجالا کر حسب دستور ہز مجسٹی کے چھرہ کا بوسہ لیا
اور ہز مجسٹی نے ملکہ معظمہ کے چھرہ کا۔ یورپ مین یہ امر آداب شاہی مین داخل ہے

کہ بادشاہوں کے رخسار کا بوسہ لیتے ہیں۔[۵۷]

تمغے ملنے کے بعد ڈچز آف ڈیون شائر اور کونٹس آف شیفبری نے ملکہ معظمہ کو آسمانی سفید رنگ کی روب پہنائی اور ملکہ معظمہ تخت پر آ کر اپنی کرسی پر متمکن ہوئیں۔ اس کے بعد شہنشاہ معظم نے اُن لوگوں کو جنھیں ۱۲ دسمبر کو خطابات وغیرہ عطا کئے گئے تھے اپنے دست مبارک سے تمغے آرڈر اور میڈل عطا فرمانے شروع کئے۔ مہارانی بھاؤنگر اور مجھے "تاج ہند" کا تمغہ اور لیڈی ہارڈنگ کو قیصر ہند کا اول درجہ کا میڈل مرحمت فرمایا مہارانی اپنے لباس میں بے پردہ آئی تھیں دو گھنٹہ سے زیادہ اس دربار میں صرف ہوئے اور جب سب کو تمغے عطا ہو چکے تو دیر امپیریل مجسٹیز اسی شان و شوکت کے ساتھ جس طرح سے کہ تشریف لائے تھے مراجعت فرما ہوئے۔

جس وقت تمغے عطا ہو رہے تھے آگ لگنے کی سیٹی بجی جس سے کسی قدر اضطراب پیدا ہوا۔ لیکن دربار کی رسمیں جاری رہیں اور فوراً ہی آگ بجھا دی گئی خدا نے بڑی خیر کی کہ اُس وقت ہوا تیز نہ تھی اور آگ سے صرف ایک ہی خیمہ جلنے پایا تھا۔ یہ آگ ذرا سی بے احتیاطی سے لگی تھی۔ ایک شخص نے جو کھیں سے کوئی خط لایا تھا وزیر ہند کے پرائیویٹ سکرٹری کے خیمہ سے اپنی بائیسکل لگا کر رکھدی مگر اُس کا لیمپ نہ بجھایا۔ اس جلتے ہوئے لیمپ سے یہ آگ لگی تھی۔

۱۵ دسمبر کو نئے دارالسلطنت کے سنگ بنیاد نصب کرنے کی رسم ادا کی گئی۔ تمام والیان ملک، امرا، روسا، قایمقامان صوبہ، عمایدین و اراکین سلطنت، اس تقریب میں

---

۵۷ بہ سبب عورت ہونے کے کوئن وکٹوریا کی ذات خاص کے لئے یہ دستور تبدیل کر دیا گیا تھا اُن کے ہاتھ کا بوسہ لیا جاتا تھا۔ البتہ اُن کے ماموں نے بسبب بزرگ و محرم ہونے کے اُسی دستور کے مطابق چہرہ کا بوسہ لیا تھا۔

شریک تھے۔ ساڑھے نو بجے سب لوگ پہونچ گئے تھے۔ والیان ملک کا ہوم سکرٹری نے استقبال کیا۔ تھوڑی دیر کے بعد ہز اکسلنسی تشریف لائے اور امپیریل کونسل کے وائس پریسیڈنٹ نے اُن کا استقبال کیا۔ ٹھیک دس بجے دیر امپیریل مجسٹیز رونق افروز ہوئے ہز اکسلنسی اور اگزیکٹو کونسلون کے ممبرون نے استقبال کیا۔ دیر امپیریل مجسٹیز اپنی کرسیون پر جو ایک چھوٹے چبوترے پر بچھی ہوئی تھین رونق افروز ہوئے۔ اس وقت شہنشاہ معظم فیلڈ مارشل کی وردی زیب تن کئے ہوئے تھے اور ملکہ معظمہ آبی رنگ کے ریشمی لباس مین آراستہ تھین اور اُس پر کشمیر کا ارغوانی رنگ کا خاص کام بنا ہوا تھا۔

ہز اکسلنسی نے ایک مختصر تقریر کے بعد سنگ بنیاد نصب کرنے کی درخواست کی شہنشاہ معظم نے جواب مین پہلے ایک مختصر تقریر ارشاد فرمائی اور پھر جہان پر کہ پتھر نصب ہونے والا تھا وہان ہز اکسلنسی کے ساتھ تشریف لیجا کر ایک پتھر نصب کیا۔ اور پھر واپس آکر اپنی کرسی پر متمکن ہوئے۔ پھر لارڈ چیمبرلین کے ساتھ ملکہ معظمہ اُس جگہ تشریف لے گئین اور ایک دوسرا پتھر نصب فرمایا۔ اُن کے واپس تشریف لانے پر اعلحضرت کے حکم سے نقیب شاہی نے اعلان کیا کہ دہلی کا سنگ بنیاد جو ہندوستان کا دار الخلافہ بنے گا۔ شہنشاہ معظم نے نصب فرمایا۔ اس اعلان کے بعد قرنائین اور نفیریان بجائی گئین اور دیر امپیریل مجسٹیز واپس تشریف لے گئے۔

۱۶ دسمبر کو دیر امپیریل مجسٹیز کی روانگی کی تاریخ تھی۔ ۱۰ بجے تک والیان ملک شاہی کیمپ مین دربار عام کے خیمہ مین دیر امپیریل مجسٹیز کو خدا حافظ کہنے کے لئے جمع ہو گئے کارونیشن میڈل تقسیم کئے گئے جو اُسی وقت سب نے پہنے یہان نشست کی ترتیب اس طرح تھی کہ جو رئیس جس قدر مرتبہ مین بڑا تھا اُسی قدر تخت شاہی سے اُس کی کرسی دور تھی تا کہ خدا حافظ

لکھتے وقت اُسکی باری اخیر مین آئے۔ اس موقع پر شہنشاہ کے اے۔ڈی۔سی نے استقبال کیا۔ گارڈ آف آنر بھی سلامی کے لئے موجود تھا ۱۱ بجے شہنشاہ معظم اور قیصرہ معظمہ نے تشریف لاکر شرف باریابی عطا کیا اور سب نے حسب معمول مراسم آداب و تکریم ادا کئے جب سب آداب بجالا چکے تو دیرا امپیریل مجسٹیز قلعہ کو اور والیان ملک اپنے اپنے کیمپ کو روانہ ہوگئے اور تمام اشخاص موجودہ دہلی کو سلامی کی توپون نے شہنشاہ کی ٹرین کے روانہ ہوجانے کی اطلاع دی۔ ۱۸ تاریخ کو مین صبح کے ساڑھے ۱۰ بجے اسپیشل ٹرین کے ذریعہ سے روانہ ہوکر ۶ بجے داخلِ بھوپال ہوئی۔ اس دربار مین ریاست کے دو فوجی عہدہ دارون کی خدمات مستعار لی گئی تھین سردار عبدالعزیز پاشا جو گورنمنٹ کے بھی پنشنر عہدہ دار ہین اور ریاست مین بخشی فوج ہین شہنشاہ معظم کے مورچھل بردار مقرر ہوئے تھے۔ کپتان امیر احمد جو کرنل عبیداللہ خان کے سکرٹری اور امپیریل سروس ٹروپس مین کپتان ہین اور جنہون نے ابتدا سے نواب زادہ عبیداللہ خان کمانڈر انچیف کے اسٹاف مین ملازمت کی ہے اور اپنے فرایض کو ہمیشہ مستعدی اور قابل تعریف طور پر ادا کیا ہے شہنشاہ معظم کے اسٹاف مین سامان سفر کے انتظام پر متعین کئے گئے تھے انھون نے اپنی خدمات کو نھایت ہوشیاری اور سلیقہ کے ساتھ ادا کیا جس سے تمام افسرانِ گورنمنٹ خوش ہوئے اور خود اعلحضرت شہنشاہ معظم نے اظہار خوشنودی فرماکر ایم، وی، او، کے خطاب سے ممتاز فرمایا۔

امپیریل سروس ٹروپس کے متعلق میجر ڈرمنڈ انسپکٹر جنرل نے انبالہ سے جو چٹھی بھیجی ہے وہ حسب ذیل ہے

از انبالہ۔ مورخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۱۱ء

میری معزز دوست!

مین آپ کو مطلع کرتا ہون کہ یور ہائینس کے لانسرز نے بموقع دربار تاجپوشی دہلی نھایت عمدہ

کام انجام دیا ہے اور اُن سب نے اپنے اپنے مفوضہ فرائض کی انجام دہی مین نہایت سرگرمی اور اطاعت کا اظہار کیا ہے اور ریویو کے روز اُن کی وجاہت شاندار تھی اور وہ سرکار عالیہ کے صاحبزادہ کی کمان مین اس شان کے ساتھ مارچ کرتے تھے کہ بالعموم تماشائیون اور ماہرانِ فن فوج نے نہایت ہی تحسین آمیز نگاہون سے دیکھا اور جو فیاضانہ پیغام ملک معظم نے فوج کو دیا تھا اُس مین امپیریل سروس ٹروپس بھی شامل ہے ملک معظم نے آپکے افسرون کو باریابی عطا کی اور اُن کی عمدہ وجاہت کو دیکھکر اظہار خوشنودی فرمایا۔ جو بڑی کامیابی آپ کو دہلی مین اپنی فوج بھیجنے سے حاصل ہوئی اُسکی مبارکباد آپ کو دیتا ہون۔

آپ کا سچا دوست ڈرمینڈ

میرا ارادہ تھا کہ مین بارگاہ شاہی مین خود حاضر ہو کر کرسمس ڈے اور سال نو کی مبارکباد عرض کرتی لیکن چند ایسی مجبوریان پیش آگئین جنکی وجہ سے یہ ارادہ پورا نہ کرسکی اور دونون موقعون پر بذریعہ تار شہنشاہ معظم اور ملکہ قیصرہ کو مبارکباد کے پیغام ارسال کئے۔ اعلحضرت نے ازراہ مرحمت خسروانہ خود جوابات مرحمت فرماکر ممتاز کیا۔ وہ تار علی الترتیب ذیل مین درج کیے جاتے ہین۔

(تار)

بخدمت پرائیوٹ سکرٹری کیمپ ملک معظم۔ ۲۵ دسمبر ۱۹۱۱ء

"میرے لڑکے اور شاہ معظم کے پیچ معہ تمام افراد خاندانی کے اور مین خود ملک معظم کو بڑے دن کی مبارکباد دیتے ہین"

(تار)

منجانب ملک معظم۔

بخدمت ہر ہائنس بیگم صاحبہ بھوپال۔

"مین یور ہائنس اور آپکے صاحبزادگان اور اپنے پیچ اور آپکے خاندان والون کا بڑے دن

کی مبارکباد پر تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہون اور آپکو بھی نہایت خلوص کے ساتھ مبارکباد دیتا ہون،،

جارج آر، آئی، امپرر
کیمپ کسرا

(تار)

بخدمت ڈچز ڈیون سائر۔ ۲۵ دسمبر ۱۹۱۱ء

"مین جناب عالیہ کو بڑے دن کی مبارکباد دیتی ہون۔ مین آپ کی نہایت مشکور ہونگی اگر آپ ملکہ معظمہ کو مطلع کرتے گی کہ میرے سب لڑکے، مین اور خاندانی لوگ ملکہ معظمہ کو بڑے دن کی نہایت خلوص قلب کے ساتھ مبارکباد دیتے ہین،،

(تار)

منجانب ملکہ معظمہ، مرسلہ ڈچز ڈیون شائر۔

بخدمت ہرہائنس بیگم صاحبہ بھوپال۔ موصولہ ۲۶ دسمبر ۱۹۱۱ء

"مجھکو ملکہ معظمہ نے حکم دیا ہے کہ مین آپ کے تار کے جواب مین جو آپنے اور صاحبزادگان نے بڑے دن کی مبارکباد مین دیا تھا آپ کا شکریہ ادا کرون جو تار کہ آپنے میرے نام از راہ نوازش ارسال فرمایا ہے۔ اس کا بھی شکریہ ادا کرتی ہون،،

تار

بخدمت پرائیویٹ سکرٹری ملک معظم۔ کلکتہ ۔ یکم جنوری۔

"مین آپ کی نہایت مشکور ہون گی اگر آپ براہ نوازش ملک معظم کی خدمت مین میری وفادارانہ اور مخلصانہ خواہشات کو پہونچا دینگے کہ مین ہجری اور عیسوی دونون سال نو کے موقع پر دعا کرتی ہون کہ یہ سال ملک معظم اور ملکہ معظمہ کے لئے مسرت اور برکات کا موجب ہو،،

(تار)

از کیمپ ملک معظم - کلکتہ -

بخدمت سلطان جہان بیگم آف بھوپال -

" ملکہ معظمہ اور مین یور ہائنس کا سال نو کی مخلصانہ مبارکباد کا شکریہ ادا کرتا ہون میری آرزو ہے کہ سنہ ۱۹۱۲ء مین آپ کو ہر طرح کی خوشی حاصل ہو اور آپ کی ریاست سرسبز ہو "

بھوپال مین جشن تاجپوشی کی خوشی

بھوپال مین اگرچہ اس مرتبہ طاعون کی شدت نے قیامت بپا کر دی تہی شاید ہی کوئی گھر بچا ہو جس پر اس مصیبت کا اثر نہ پہونچا ہو ورنہ عموماً تمام گھرون مین ماتم برپا تھا۔ بکثرت لوگ شہر سے باہر چلے گئے تھے اور اس وقت تک واپس نہین آئے تہے۔ عموماً عہدہ دار اور متمول اشخاص دہلی مین ہی موجود تھے۔ اسلئے اگرچہ جشن تاجپوشی کے اظہار مسرت مین جو شان اور آرایش کہ ہونی چاہیئے تھی وہ نہین ہوئی۔ لیکن سادگی کے ساتھ مراسم عمل مین آئے

۱۱ بجے (۱۰۱) توپین سلامی کی سر ہوئین۔ اور آخری توپ ٹھیک بارہ بجے سر ہوئی۔ قیدی رہا کئے گئے ۷ ہزار غربا کو کھانا اور کپڑا تقسیم کیا گیا۔ لیکن سب سے زیادہ موثر اور خلوص آگین نظارہ مساجد مین تھا جبکہ بعد نماز ظہر ہزارون مسلمانون نے اُس احکم الحاکمین کے حضور مین جو اُن لوگون کو اپنی نیابت عطا کر کے قبائے سلطنت پہناتا ہے جو اُس کی صلاحیت رکھتے ہین اپنے عزیز ترین شہنشاہ اور ملکہ قیصرہ کی درازی عمر و اقبال اور سلطنت برطانیہ کے استحکام کی دعا اور خدا کی اس نعمت پر اظہار شکر گذاری کر رہے تہے۔

سفر بمبئی

۸ جنوری ۱۹۱۳ء کو مین بمعیت نواب نصر اللہ خان، کرنل عبید اللہ خان، مولوی سید نصیر الدین معین المہام، منشی اسرار حسن خان نصیر المہام، مسٹر عبید الصمد ملٹری سکرٹری ہر امپیریل مجسٹیز کو خدا حافظ کہنے کے لئے بمبئی گئی اور ایک کوٹھی مین جو وارڈن روڈ پر واقع ہے قیام کیا ہے۔

۹ جنوری کو اپالو بندر پر ہر مجسٹیز کی بارگاہ خسروی مین اور ہیری پارٹی سلام سے مشرف ہوئی۔

اس موقع پر مین نے گلاب کا فلاور (گلدستہ) پیش کیا جو ہر مجسٹی نے ازراہ نوازش منظور فرمایا جب مین آداب بجالانے کو پیش ہوئی تو ہر مجسٹی نے فرمایا کہ مین آپ کو یہان دیکھکر بہت خوش ہوا۔

سفر کلکتہ

ہزایکسلنسی سے ملاقات کرنے کے لئے یکم مارچ سنہ ۱۹۱۲ء کو سات بجے صبح کے روانہ ہوکر دوسری مارچ کو ۳ بجے سہ پہر کے وقت کلکتہ داخل ہوئی - اسٹیشن پر ہز ایکسلنسی کے اے ڈی سی استقبال کے لئے موجود تھے میرا قیام ہسٹینگز ہاوس مین قرار دیا گیا تھا چنانچہ مین وہان مقیم ہوئی مہمانداری کے تمام انتظامات ہز ایکسلنسی کی طرف سے کئے گئے تھے پرائیوٹ طور پر ملاقات اور ملاقات باز دید ہوئی - لیڈی ہارڈنگ کے ہمراہ کونسل کا اجلاس دیکھا اور جناب ممدوحہ سے میرے مجوزہ زنانہ کالج اور ان کے مجوزہ زنانہ میڈیکل کالج کے متعلق تبادلہ خیالات ہوا -

چونکہ دونون انسٹی ٹیوشن علیا حضرت کوئن میری کی یادگار اور اپنی اپنی جگہ اور مقصد کے لئے نہایت مفید اور ضروری ہین اسلئے ایک نے دوسرے کے ساتھ اتفاق و امداد کا وعدہ کیا ہز ایکسلنسی نے مجھے میڈیکل کالج کی اسکیم بھی غور کے لئے عنایت کی جسپر مین نے کامل غور کیا اور ہر طرح مفید پایا مین نے بھوپال واپس آکر اسکیم کے متعلق ایک خط بھی لکھا اور ۲۰ ہزار کا چندہ اپنی طرف سے پیش کیا - مجھے ہز ایکسلنسی سے یہ معلوم ہوکر کہ ان کو اردو سیکھنے کی طرف توجہ ہے بہت خوشی ہوئی انہون نے مجھ سے ان کتابون کی فرمایش بھی کی جو میری رائے مین اردو سیکھنے مین ممد و مددین - چنانچہ مین نے بھوپال سے ان کو چند کتابین منتخب کرکے بھیجدین -

یہان مین نے رینارڈ سوٹر ٹرین کا بھی معائنہ کیا جو ان مقامات کے لئے زیادہ مفید ہے جہان ٹریفک تو ہو مگر ریلوے لائینین نہون اور ان کے نکالنے مین دقت ہو میرے سامنے اسلامیہ یتیم خانہ کا ڈپوٹیشن

پیش ہوا۔ اور یتیم بچے بھی آئے۔ ان بچون کے بھولے بھولے چہرے دیکھکر دل پر ایک عجیب اثر پڑا۔ اس مین شک نہین کہ کلکتہ کے اہل اسلام نے یہ نہایت مفید کام کیا ہے اگر ان بچون کی باقاعدہ تعلیم و تربیت ہوئی تو ضرور ان مین سے کچھ نہ کچھ جوہر قابل نکلینگے۔ کلکتہ کے علاوہ بھی ہندوستان مین چند اسلامی یتیم خانے ہین۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ان کی وسعت اور ان کی تعداد مین بہت کچھ اضافہ کی ضرورت ہے۔ کیون کہ قحط و وبا مین اکثر مسلمان بچے دوسری قومون کے یتیم خانون مین داخل ہوجاتے ہین۔ جہان اُن کے مذہب کی کوئی محافظت نہین ہوسکتی۔ اگر مسلمان اپنے مصارف خیرات و حسنات مین سے کچھ حصہ اپنی قوم کے یتیمون پر مفید طریقہ سے صرف کرین تو علاوہ اس کے کہ اُن کو ثواب آخرت نصیب ہو دنیا مین یہ کیا کم فائدہ ہوگا کہ اُن کی قوم کے بچے ضلالت و گمراہی اور افلاس و ذلت کی مصیبت سے محفوظ رہینگے اور ایک معزز زندگی بسر کرینگے۔ اور انھی مین بعض ایسے ایسے قابل پیدا ہون گے جن پر قوم کو فخر و ناز ہوگا ہز اکسلنسی ہیرا ومور کرے کمانڈر انچیف کی لیڈی صاحبہ سے بھی ملاقات ہوئی اور جنرل پرنس جگت سنگھ کی بیوہ رانی بھی ملنے آئین۔ لیڈی جنکنس کے ایٹ ہوم مین شریک ہوئی یہ خاتون نہایت خلیق و خوش مزاج ہین۔ دعوت کا انتظام نہایت عمدگی اور سلیقہ کے ساتھ کیا تھا۔ مجھ سے ایسے خلق و محبت سے ملین جیسے کوئی قدیم دوست ملتا ہے۔ اثنائے قیام مین بعض معزز یورپین جنٹلمین اور لیڈیز سے اور ہندوستانی شرفا سے ملاقاتین ہوئین اور ایک ہفتہ قیام کرنے کے بعد بھوپال واپس آئی۔

ایک زنانہ کالج کی تجویز

علیاحضرت کوئن میری قیصرۂ ہند نے اپنے زمانۂ تاج پوشی و سیاحت ہند مین ہندوستانی عورتون کے حالاتِ زندگی کے ساتھ جو خسروانہ دلچسپی ظاہر فرمائی اور اُن پر الطاف شاہانہ مبذول کئے وہ ایک غیر فانی اثر رکھتے ہین - اور کوئی دل بھی ایسا نہو گا جو ملکہ معظمہ کے اعلیٰ اوصاف اور اخلاق گران مایہ سے متاثر نہ ہوا ہو - اور بلا شبہ اس سے مہربان اور شفیق ملکہ اور وفادار ہندوستان کی عقیدت مند صنف نسوان کے مابین وہ دوامی اتحاد قایم ہو گیا جس کی اُمید خود علیاحضرت نے خواتین بمبئی کے ایڈریس کے جواب مین ظاہر کی تھی - پس اس موقع پر میرے دلی جذبات کا خود بخود تقاضہ ہوا کہ تمام اہل ہند کی طرف سے متحداً کوئی ایسی یادگار قایم کی جاے جو حضور ممدوحہ کی اُن خاص عنایات و توجہات سے مناسبت رکھتی ہو مین غور کرنے کے بعد اس نتیجہ پر پہونچی کہ تعلیمی انسٹی ٹیوشن سے بہتر اور مفید تر کوئی دوسری یادگار نہین ہو سکتی کیون کہ ہندوستان مین عورتون کے لیے سب سے زیادہ ضروری و اہم چیز اُن کے لئے ذرایع تعلیم کا مہیا کرنا ہے اسلئے حضور ممدوحہ کے نام نامی سے موسوم کر کے دہلی مین (جو ہندوستانیون کی امیدون کا ملجا و ماوا ہو گیا ہے) ایک ایسا کالج تیار ہو جس مین ہندو اور مسلمان لڑکیون کو اس قسم کی تعلیم دی جاے جو فطرت نسوان کے مطابق ہو -

مین نے دوران قیام کلکتہ مین سب سے پہلے اپنے اس خیال کو لیڈی ہارڈنگ کے سامنے ظاہر کیا - اُنھون نے میرے ساتھ بڑی خوشی کے ساتھ اتفاق کر کے نہ صرف اپنی امداد کا بلکہ ہز اکسلنسی لارڈ ہارڈنگ کی طرف سے بھی ہر قسم کی مدد کا وعدہ فرمایا - وہان سے آنے کے

بعدمین ڈیلی کالج کونسل مین شرکت کے لئے اندور گئی جہان مجھ کو اپنے انگریز دوستون اور اُن روساء وسط ہند سے جو اندور مین موجود تھے اِس مسئلہ پر تبادلہ خیالات کا موقع ملا - اور مین نے اُن کو آمادہ کیا کہ وہ میرے اُس پیغام کے متعلق جو مین اُس کالج کے قایم کرنے کی نسبت اُن کی مہارانیون اور بیگمات کے پاس بھیجون سفارت کا کام کرین - چنانچہ اکثر حوصلہ افزا جوابات ملے اور مین نے بھوپال واپس آکر اپنی تجویز کو انگریزی اور اُردو اخبارات مین اور نیز پمفلٹ کی صورت مین شایع کیا - اور اپنے ڈونیشن ایک لاکھ بیس ہزار کا - اور قیصر دولہن، شہریار دولہن کے سات سات ہزار - اور شاہ بانو کے پانچ ہزار کا جو اُنھون نے اس تجویز پر اپنی اتفاق راے کا اظہار کرتے ہوئے عطیہ کا وعدہ کیا تھا - ساتھ ہی ساتھ اعلان کر دیا میری تجویز کا خلاصہ یہ تھا کہ دار السلطنت دہلی مین صرف عورتون کی عمدہ تعلیم وتربیت کے لئے ایک اسکول قایم کیا جائے جو ہر قسم کے سامان اور ذرایع تعلیم سے مکمل اور دیگر حصص ہند کے لئے بطور نمونہ ہو - اسکی طالبات جب فارغ ہو کر نکلین تو وہ ایسی خواتین ہون جو صفات نسوان کی تمام خوبیون کے ساتھ زیور تعلیم سے کامل آراستہ ہون - میرے خیال مین ابتدائی کام شروع کرنے کے لیے ۱۲ لاکھ روپیہ کافی ہوگا - جس مین سے ۴ لاکھ روپیہ عمارات وغیرہ پر صرف ہوگا - اسی عمارت مین ایسا انتظام ہوگا کہ امرا و غربا دونون فریق کی لڑکیان اپنی ضروریات کے لایق علیحدہ علیحدہ تعلیم پاسکین - اور آٹھ لاکھ روپیہ انڈومنٹ فنڈ کے واسطے رہیگا"

مہارانیون اور بیگمات کو بذریعہ پرائیوٹ خطوط کے بھی اس تجویز کی اطلاع دی - سب سے پہلے مہارانی صاحبہ بھرتپور نے اپنی دلچسپی ظاہر کی اور مجھ سے اس تجویز کے متعلق کچھ سوالات کئے جنکے جوابات دیدئے گئے - اخبارات مین مخالف اور موافق مضامین بھی شایع ہوئے اور کچھ اعتراض بھی کئے گئے لیکن موافق مضامین کی تعداد زیادہ تھی

اور جو اعتراضات مخالفین نے کئے تھے وہ سطحی اور معمولی قسم کے تھے۔ البتہ بعض اعتراض جو ایک حد تک وقیع تھے اُن کے جوابات شایع کرا دئے گئے۔

چند بیگمات اور مہارانیون نے بھی اعتراض کئے جس کے جوابات تفصیل کے ساتھ بھیجدئے اور چونکہ وہ اعتراض پرائیویٹ طور پر کئے گئے ہین اسلئے اُن کا اظہار کرنا مناسب نہین سمجھتی۔

لیڈی ہارڈنگ کی مین بے انتہا مشکور ہون کہ انھون نے ہندوستانی عورتون کی بھلائی کے خیال سے میری پوری حوصلہ افزائی کی۔ اور اُن سے اس کے متعلق برابر مراسلت ہو رہی ہے اور وہ ہر قسم کی مدد دے رہی ہین۔

مین اس تجویز کے شایع ہونے کے ایک سال بعد اپنی کتاب کے لئے یہ مضمون لکھ رہی ہون اور اگرچہ اس عرصہ مین وہ کامیابی جسکی کہ تمنا تھی نہین ہوئی ہے لیکن پھر بھی یہ تجویز بہت کچھ عملی طور پر ترقی کر رہی ہے اور اس وقت تک تفصیل ذیل مالی امداد کے وعدے حاصل ہو چکے ہین۔ اور امید ہے کہ ۱۶ لاکھ کی رقم مجوزہ مہارانیون اور بیگمات کی فیاضی سے پوری ہو جائیگی اور ہم اُس کالج کو تیار کر لینگے۔ جس سے اُن شاندار نتائج کی ہم بخوبی امید کر سکتے ہین اور جن پر ہندوستانی عورتون کی ترقی کا انحصار ہے۔

اس وقت تک حسب ذیل مہارانیون، بیگمات اور روسا نے امداد عنایت کی ہے جن کی مین بحیثیت مجوزہ کالج کے مشکور ہون۔ اور امید ہے کہ جلد رقم مطلوبہ پوری ہو جائیگی۔

فہرست عطیہ

(۱) ہز ہائینس نظام دکن ۔ ۔ ۔ پچاس ہزار

(۲) ہر ہائینس مہارانی گوالیار ۔ ۔ ۔ پچاس ہزار

(۳) ہرہائی نس ڈوواگر مہارانی گوالیار ۔ ۔ ایک لاکھ پچاس ہزار ۔

(۴) ہرہائی نس بیگم جنجیرہ ۔ ۔ ۔ ۔ تین ہزار

(۵) ہرہائی نس رانی راجگڈھ ۔ ۔ ۔ دو ہزار

(۶) ہرہائی نس رانی نرسنگڈھ ۔ ۔ ۔ تین ہزار

(۷) ہرہائینس رانی دہار ۔ ۔ ۔ پانچ ہزار

(۸) سروینٹا بن چیرول آف دی ٹائمس لندن ۔ پچھتر روپیہ

(۹) ہیڈم بنسائیسٹ بمبئی ۔ ۔ ایکسو ۔

(۱۰) ہزہائنس مہاراجہ جموں وکشمیر ۔ دس ہزار

میزان مع چندہ بھوپال چار لاکھ پندرہ ہزار ایک سو پچھتر

سانچی کی تاریخ اور عجائب خانہ کی تجویز

ریاست بھوپال کے آثار قدیمہ مین سانچی ٹوپ ایک مشہور عمارت ہے اور آثار قدیمہ کی تاریخون مین اس کے حالات بالتفصیل درج ہین - میجر الگزنڈر نے خود تحقیقات کرکے ایک کتاب بھی لکھی ہے - اب مسٹر مارشل ڈائرکٹر جنرل آرکیالوجی باجازت دربار ایک مستقل اور مفصل کتاب سانچی ٹوپ کے متعلق تیار کر رہے ہین - دسمبر مین وہ خود مع اسٹاف کے تحقیقات کے لئے آئے - اُن کے ہمراہ مسز مارشل بھی تھین - اُن کو آثار قدیمہ کے ساتھ بڑی دلچسپی ہے - اور اس فن کے ماہر ہین - وہ مجھ سے بھی بھوپال مین ملے اور مین نے اس کام مین ہر قسم کی مدد دینے کا وعدہ کیا یہ بھی تجویز ہوا ہے کہ وہان آثار قدیمہ کا ایک عجائب خانہ بنایا جائے - ڈاکٹر ڈگل سپر نٹنڈنٹ عمارات قدیمہ نے موقع تجویز کرنے کی ذمہ داری کی ہے - دربار سے ٹوپ کی صفائی اور دیگر ضرورتون کے لئے منظوری بھی صادر کی گئی ہے - امید ہے کہ جب یہ عجائب خانہ بن جائیگا تو اور بھی دلچسپ جگہ ہو جائیگی

صیغہ عدالت و پولیس مین اصلاح

سنہ ۱۹۱۲ء مین یہ اصولی اور ضروری اصلاح عمل مین لائی گئی کہ صیغہ پولیس و عدالت کو علیحدہ کر دیا گیا اور انتظام پولیس کے لئے ممالک متوسط سے ایک تجربہ کار عہدہ دار خان بہادر محمد سرور کی خدمات مستعار لی گئین اگرچہ اس اصلاح کو بہت پہلے سے ہونا چاہیئے تھا لیکن بعض مصالح ملکی و انتظامی ایسے تھے جن کے سبب سے یہ اصلاح عمل مین نہ آسکی اگر بغیر اُن مصلحتون کے پورا ہوئے یہ اصلاح عمل مین لائی جاتی تو اس اصلاح کی بہت سی بنیادی باتین غیر مکمل رہ جاتین اور یہ اصلاح کامیاب نہوتی اسلئے بنظر حالات ریاست اس امر کی ضرورت تھی کہ صیغہ پولیس کا انتظام بھی نصیر المہام کے ہاتھ مین رہے۔ لیکن اب وہ مصلحتین پوری ہو چکین تھین اور جو انتظامات کہ اُس وقت پیش نظر تھے وہ خان بہادر اسرار حسن خان نصیر المہام ریاست کی حسن تدابیر سے بہت کچھ تکمیل کو پہنچ چکے تھے اور ایک بے قاعدہ جمعیت باقاعدہ پولیس بنگئی تھی اور اب وہ وقت آگیا تھا کہ پولیس اور جوڈیشل کو علیحدہ کر کے اس اصلاح کو عمل مین لایا جائے تاکہ عدل و انصاف کی کارروائی اعلی پیمانہ پر ہو۔

افواج ہند کے سپہ سالار اعظم کی تشریف آوری

نومبر ۱۹۱۲ء میں میری دعوت پر ہز اکسلنسی سر او مور کریے کمانڈر انچیف افواج ہند مع اپنی خاتون محترمہ لیڈی کریے اور اپنے پرسنل اسٹاف کے بھوپال رونق افروز ہوئے جنرل واٹسن بھی اس موقع پر تشریف لائے تھے استقبال اور مہمانداری کے وہی مراسم ادا کئے گئے جو ہز اکسلنسی لارڈ کچنر کی تشریف آوری میں ہوئے تھے ہز اکسلنسی نے بھوپال کے قلعہ امپیریل سروس ٹروپس کی لائنوں اور فوجی بارکوں کا ملاحظہ کیا۔ اُن کے اعزاز میں جم خانہ منعقد کیا گیا۔ اور اُنہوں نے افواج ریاست اور امپیریل سروس ٹروپس کا ریویو بھی فرمایا معائنہ افواج سے ہز اکسلنسی بہت خوش ہوئے اور اُنہوں نے کرنل عبیداللہ خان کی محنتوں کی تعریف کی۔

حسب معمول بغیر تقریروں کے ۲ نومبر کو ڈنر ہوا۔ لیڈی کریے نے مدارس نسوان کے معائنہ میں نہایت دلچسپی لی۔ مجھے قبل ازیں نواب زادہ کرنل عبیداللہ خان کمانڈر انچیف بھوپال نے ایک ملٹری کلب کے قایم کئے جانے کے متعلق بہت زور کے ساتھ توجہ دلائی تھی اور در اصل اسکی ضرورت بھی تھی۔ میں نے اُن کی اس تحریک کو منظور کیا اور یہ قرار پایا کہ اس کلب کا سنگ بنیاد ہز اکسلنسی کمانڈر انچیف بہادر کے دست مبارک سے نصب کرایا جائے۔ میں نے ہز اکسلنسی سے اس رسم کے ادا کرنے کی بابت استمزاج کیا اور جناب ممدوح نے نہایت مہربانی کے ساتھ اسکو منظور فرمایا۔

پریڈ گراونڈ کے قریب جو پہاڑی ہے اُس پر کلب کی عمارت تجویز کی گئی چنانچہ ۲ نومبر بوقت ۷ بجے صبح تمام افسران و عہدہ داران فوج موقع پر حاضر تھے۔ ہز اکسلنسی کمانڈر انچیف بہادر

مع لیڈی کرے اور اسٹاف کے تشریف لائے۔ مین نے حسب ذیل تقریر کی جس مین کلب اور اس فونڈیشن کے متعلق اپنے خیالات ظاہر کئے۔

یور اکسلنسی!

مین آپ کا دلی شکریہ ادا کرتی ہون کہ آپ نے مہربانی فرماکر بھوپال ملٹری کلب کا سنگ بنیاد رکھنے کی تکلیف گوارا فرمائی۔ کلب اور اُس کے ممبرون کے لئے درحقیقت یہ نہایت نیک تفاول ہے کہ اس کا سنگ بنیاد نہ صرف ہندوستان کے کمانڈر انچیف بلکہ ایسے برٹش جنرل کے دست مبارک سے رکھا جا رہا ہے جس نے کثیر التعداد معرکہ آرائیان دیکھی ہین اور جس کے سینہ پر وکٹوریہ کراس کا وہ عظیم الشان تمغہ مزین ہے جو ہمارے قیصر ہند کی جانب سے نمایان بہادری کے صلہ مین عطا ہوا ہے اور جو ہمیشہ اس کلب کے ممبرون کے جوش کا باعث ہوگا۔

یور اکسلنسی! اس کلب کی ضرورت کو نواب زادہ کرنل عبید اللہ خان نے محسوس کرتے ہوئے اس معاملہ کو میرے سامنے پیش کیا تھا۔ تقریباً میری دو ثلث فوج امپیریل سروس ہوگئی ہے اور ایسی حالت مین جبکہ اسکے افسر سخت سے سخت محنت کرتے ہین اس امر کی ضرورت محسوس ہوئی کہ آرام کے وقت مین اُن کی دلچسپی اور تفریح کے سامان جمع کئے جائین اسکے علاوہ تینون آرمز کے افسرون کا یکجا جمع ہونا اور تبادلہ خیالات کرنا تعلیم اور معلومات کی ترقی کا باعث متصور ہوا۔

اس کلب کے قیام کا اصل مقصد یہ ہے کہ تعلیم اور اسپورٹس یکجا کر دئے جائین تاکہ کوئی امر بار خاطر نہو اور معلومات مین ترقی ہوتی رہے۔ کلب کے قواعد نہایت سختی سے منضبط کئے گئے ہین۔ اور خاص توجہ مبذول کی گئی کہ یہ کلب کسی طریقہ سے بد اخلاقی کی رہنمائی نہ کرے

شراب خواری اور قمار بازی اس کلب کے قواعد کے سخت خلاف ہین - اس کلب مین صرف انھین لکچرون کی اجازت دی گئی ہے جو ملٹری ٹریننگ کے متعلق ہون - پالیٹکس جو اصولاً ایک سپاہی کا کام نہین اسپر بحث کرنے کی سخت ممانعت کی گئی ہے -

یہ کلب دراصل ان افسرون کا تعلیم گاہ اور تفریح گاہ بنایا گیا ہے جنکی عمرین اسکول کی عمرون سے متجاوز ہوگئی ہین - لیکن زمانہ حال کا ٹرینینگ ان کے لئے لازمی سمجھا جاتا ہے تاکہ اُن کی اخلاقی اور دماغی تربیت مین ترقی ہو اور وہ ان ذمہ داریون کو بخوبی اُٹھانے کے قابل ہو جائین جو معرکہ آرائی کی صورت مین ان پر ڈالی جائینگی - کیون کہ ان کی غلطی اور جہالت نہ صرف رجمنٹ کو بدنام اور تلف کردی گی بلکہ ریاست کی سُبکی کا باعث ہوگی -

یور اکسلنسی! مجھسے اتفاق کرینگے کہ انسان کا بیکار رہنا فطرتاً اُسکو خراب عادات کی طرف مائل کرتا ہے - سپورٹس کا شوقین جب اپنے فرائض سے فارغ ہوتا ہے اور عمدہ صحبت اور ہر قسم کے مردانہ کھیلون مین حصہ لیتا ہے تو یقیناً بداخلاقیون سے نہ صرف محفوظ رہتا ہے بلکہ وہ رفتہ رفتہ عمدہ صحبت اور عادات کا مالک ہوجاتا ہے -

میرا فرض تھا کہ نواب زادہ موصوف کی تجویز پر غور کرون اور ایسے اسباب مہیا کردون کہ میری فوج اچھے خاندان کے افسر اپنی ذمہ داریون کے بعد اپنا وقت تفریح مین گذارین اور تفریح کے ساتھ ساتھ تعلیم سے بھی مستفید ہون -

یور اکسلنسی کو معلوم ہوگا کہ آیندہ ماہ مین لارڈ ہارڈنگ بھوپال تشریف لاکر ایک ملٹری اسکول کا سنگ بنیاد نصب فرمائینگے - جو اسی پہاڑی کی چوٹی پر بنایا جائیگا - جو یور اکسلنسی کے پیش نظر ہے - اِس اسکول کے افسر اپنی تعلیم کی تکمیل کے بعد اس کلب کے ممبر ہون گے جس کا سنگ بنیاد یور اکسلنسی آج اپنے مبارک ہاتھون سے نصب فرما رہے ہین -

اس وقت میرے دل مین جوش مسرت سے جو جذبات پیدا ہو رہے ہین اُن کا اظہار غیر ممکن ہے کہ اس ملٹری کلب کا سنگ بنیاد ہندوستان کے کمانڈر انچیف کے دست مبارک سے رکھا جا رہا ہے اور ملٹری اسکول کا سنگ بنیاد اسی زمانہ کے والیسرائے کے مبارک ہاتھون سے رکھا جائیگا۔ ان سے میرے جاگیر دارون اور میرے افسرون سردارون کی آیندہ نسلین تعلیم و تفریح حاصل کر کے اخلاقی سبق سیکھین گی۔ اور یور اکسلنسی اور لارڈ ہارڈنگ کا نام نامی مدت مدید تک یادگار رہے گا اب مین استدعا کرتی ہون کہ یور اکسلنسی ملٹری کلب کا سنگ بنیاد نصب فرمائین۔

میری تقریر کے بعد ہز اکسلنسی نے اپنی مختصر تقریر مین کلب کی ضرورت اور اس رسم کے ادا کرنے کی خوشی ظاہر کی اور میرا شکریہ ادا کیا۔

شرکت بہ جلسہ افتتاح ڈیلی کالج

ستمبر ۱۹۱۲ء میں مجھے آنریبل اے، ایل، پی ٹکر صاحب ایجنٹ گورنر جنرل نے ڈیلی کالج کی نئی عمارت کی تقریب افتتاح میں جو ۸ نومبر کو ہز اکسلنسی لارڈ ہارڈنگ کے دست مبارک سے عمل میں آنے والی تھی شریک ہونے کی دعوت دی جس کو میں نے نہایت خوشی کے ساتھ منظور کیا اور ۷ نومبر کو (۱۰) بجے شب کے روانہ ہو کر صبح چھ بجے اُجین میں داخل ہوئی اور وہاں سے آٹھ گھنٹے میں موٹر پر اندور پہونچ گئی۔

میں نے صبح کے وقت ہز اکسلنسی سے پرائیویٹ ملاقات کی اور سہ پہر کو جلسہ افتتاح میں شریک ہوئی۔ کالج کی نئی عمارت جو نہایت شاندار ہے اور حال ہی میں تیار ہوئی ہے نہایت آراستہ کی گئی تھی کالج ہال کے برامدے میں جہاں ہز اکسلنسی کو ایڈریس دیا جانے والا تھا خاص طور پر آرایش تھی۔ ہز اکسلنسی کے تشریف لانے سے پہلے وہ رولنگ چیفس جو اس تقریب میں آئے تھے اسی برامدے میں جمع ہو گئے تھے۔

وقت معینہ پر ہز اکسلنسی تشریف لائے اور مسٹر ہائیڈ نے ہز اکسلنسی کے روبرو ایڈریس پڑھا جس میں مختصر طور پر کالج کی ہسٹری کو بیان کیا تھا۔

ایڈریس کے بعد ہز اکسلنسی نے جواب دیا جس میں کالج کی ترقی اور تعداد طلبا میں اضافہ ہونے پر اظہار مسرت اور کرنل ڈیلی کو مبارکباد دی تھی۔

ہز اکسلنسی نے روساء کو یورپ کی مثال دیکر اس امر پر بھی توجہ دلائی کہ وہ اپنی اولاد کی باقاعدہ حاضری کی پابندی رکھیں اور کالج کی جو ضرورتیں ہیں اُن کو پورا کرتے رہیں ہز اکسلنسی نے اس پر افسوس

کیا کہ اس کالج سے بہت کم طلبا ایسے نکلے ہین جنہون نے ریاستون کے کامون مین مدد دی ہو حالانکہ راجپوتانہ اور سنٹرل انڈیا مین ایسے تعلیم یافتہ لوگون کی امداد کی بہت ضرورت ہے - پھر اُنھون نے امید ظاہر کی کہ وہ عالی خاندان طلبا جو آیندہ اس کالج سے نکلینگے بہت اچھی طرح اپنے فرائض کو انجام دینگے -

ہز اکسلنسی نے اپنی دلچسپ تقریر جو نہایت بیش قیمت خیالات سے مملو تھی ختم کرنے کے بعد کالج ہال کا افتتاح کیا - یہ عمارت سر سوئٹن جیکب کے مشورہ کے مطابق تیار ہوئی ہے اور ہر قسم کی ضروریات کے لیئے کافی ہے -

ہائیڈ صاحب نے دیر اکسلنسیز اور مہمانون کو پارٹی بھی دی تھی مین بھی شریک ہوئی - یہان دیر اکسلنسیز سے پھر ملاقات ہوئی - اس وقت نواب صاحب کوروائی میرے پاس کھڑے تے (جو ڈیلی کالج مین تعلیم پارہے ہین) مین نے انہین ہز اکسلنسی سے مصافحہ کرنے کو آگے بڑھایا - یہ ابھی ۱۲ سال کے بچے ہین لیکن ہونہار معلوم ہوتے ہین - چونکہ یتیم ہین گورنمنٹ اِن کی ترتیب و تعلیم پر کامل توجہ رکھتی ہے -

ختم جلسہ کے بعد مین ہز اکسلنسی و احباب سے رخصت ہو کر بھوپال روانہ ہوگئی -

---

۵۱ کوروائی بھوپال ایجنسی مین اگرچہ ایک چھوٹی سی ریاست ہے - لیکن بوجہ ہم قوم ہونے کے رشتہ داری ہے اسلئے دونون ریاستون کے خاندانون مین خاص یگانگت ہے -

ہز اکسلنسی لارڈ ہارڈنگ کی تشریف آوری

بھوپال مین ہز اکسلنسی لارڈ ہارڈنگ کی تشریف آوری ایک ایسا واقعہ ہے جس کی قدر و منزلت اون تاریخی واقعات کے مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتی ہے۔ جو ۱۸۴۵ء مین ظہور پذیر ہوئے تھے اور جن کا ذکر مین نے اوس تقریر مین کیا ہے جو اسٹیٹ ڈنر کے وقت کی تہی اور جو اسی باب مین مندرج ہے۔ لیکن یہ بہی ایک واقعہ ہے کہ جب نواب سکندر بیگم صاحبہ (خلد نشین) کو لارڈ ہنری ہارڈنگ کی گورنمنٹ سے کامیابی حاصل ہوئی تو اونہون نے یہ خواہش ظاہر کی کہ اون کو اپنے شفیق محسن کی میزبانی کا فخر عطا کیا جائے۔ اور اس خواہش مین یہ امر بہی مضمر تھا کہ خود جناب ممدوح اون اصلاحات و ترقیات کا ملاحظہ فرمائین جو ایک ایسی خاتون کے ہاتھون سے رونما ہوئی ہین جس کو جناب ممدوح کی گورنمنٹ نے بہ استحقاق ذاتی و صفائی ریجنٹ بنایا ہے۔ لیکن راستون کی دشوار گذاری اور مشکلات سفر کی وجہ سے یہ خواہش پوری نہ ہو سکی۔ جس کا افسوس لارڈ ہنری ہارڈنگ اور سرکار خلد نشین کو مساوی طور پر ہوا۔ زمانہ کی رفتار نہایت تیز ہے اور اب کہ ساٹھ برس سے زائد عرصہ گذر چکا ہے یہ ایک تاریخی بات ہو چکی۔ لیکن تاریخ نے ترقی کے ساتھ پہر اپنا اعادہ کیا اور اوسی مدبر اور جلیل القدر گورنر جنرل کے پوتے لارڈ ہارڈنگ اوسی منصب پر ممتاز ہوئے بھوپال کی حکومت بہی اوسی خاندان مین اور اوسی ریجنٹ کی نواسی کے ہاتھ مین ہے

جولائی ۱۹۱۲ء مین مین نے دعوت کا باضابطہ ایک خریطہ ارسال کیا۔ جس کو حضور ممدوح نے نہایت خوشی کے ساتھ منظور فرمایا۔ اور اوائل دسمبر ۱۹۱۲ء مین تشریف آوری قرار

پائی - انتظامی احکام جاری کیئے گئے اور عہدہ داران ریاست کو اون کی خدمات کے متعلق ایک مفصل پروگرام کے ذریعہ سے ہدایتین دی گئین - اور حتی الامکان ویر اکسلنسیز اور تمام مہمانون کی آسایش کا کامل انتظام کیا گیا - مین نے بھی اپنے یوروپین احباب کو مدعو کیا - اور اس موقع کی مفید عام یادگار قایم کرنے کے لئے یہ قرار دیا کہ حمیدیہ لائبریری جو نواب زادہ حاجی حمید اللہ خان کے نام سے منسوب ہو کر بنائی جا رہی ہے ہز اکسلنسی کے دست مبارک سے افتتاح کی جائے نیز ایک ملٹری اسکول کی بنیاد قایم کرائی جاے جو ہز اکسلنسی ہی کے نام سے موسوم ہو - اسی طرح لیڈی ہارڈنگ کی یادگار بنانے کے متعلق یہ تجویز کی کہ ایک انفنٹ ہوم قایم کیا جاے جو اون کے نام سے ممتاز ہو -

اس قسم کی یادگارین ہمیشہ ایک دایمی عزت و محبت کا ثبوت ہوتی ہین اور جن کو اون سے نفع حاصل ہوتا ہے اون کے دلون مین ہمیشہ احسان مندی کے جذبات پیدا ہوتے رہتے ہین ۱۹۰۹ع مین جب کہ لارڈ اور لیڈی منٹو بھوپال تشریف لائے تھے تو مین نے لیڈی منٹو سے بطور استمزاج کہا تھا کہ دایہ گری کی تعلیم تو لیڈی ڈفرن فنڈ کے سلسلہ مین لیڈی لینسڈون ہاسپٹل مین جاری ہے لیکن مین چاہتی ہون کہ ایک نرسنگ کلاس بھی کھولا جائے اور اس نرسنگ ہوم کا نام آپ کے نام نامی سے موسوم کرون - چنانچہ اونھون نے بڑی خوشی کے ساتھ اجازت دی تھی - اب وہ ہمہ جہت مکمل ہو گیا تھا اوس کا افتتاح بھی لیڈی ہارڈنگ کے ہاتھ سے کیا جانا زیادہ مناسب معلوم ہوا -

ان امور کے متعلق بھی ویر اکسلنسیز کو اطلاع دی گئی انھون نے نہایت خوشی کے ساتھ منظوری عطا کی ہز اکسلنسی کے داخلہ کی تاریخ ۲۴ دسمبر ۱۹۱۲ع مقرر تھی اس سے قبل کل انتظامات مکمل ہو گئے تھے شہر کی آرایش، کیمپ، اور کوٹھیون کی آراستگی وغیرہ کامل طور پر کر دی گئی تھی

اور جس قدر انتظامات لازمی اور ضروری تھے سب مکمل ہوگئے تھے اور یہ انتظامات اوسی قسم کے مگر وسیع تر پیمانہ پر تھے جیسے کہ لارڈ منٹو کی وزٹ کے موقع پر کئے گئے تھے۔

۴ دسمبر کو (۱۰) بجے صبح کا وقت ہز اکسلنسی کی تشریف آوری کا مقرر ہوچکا تھا بین نصف گھنٹہ پہلے استقبال کے لئے ریلوے اسٹیشن بھوپال پر پہونچ گئی تھی نواب محمد نصراللہ خان کرنل نواب زادہ عبید اللہ خان معین المہام بہادر اور نصیر المہام بہادر میرے ہمراہ تھے۔ نواب زادہ میجر حمید اللہ خان ہز اکسلنسی کے اسکارٹ کی کمانڈ پر تھے۔

اسٹیشن کے باہر افواج ریاست اپنی اپنی جگہ پر صف بستہ کھڑی ہوئی تھیں۔ پلیٹ فارم پر گارڈ آف آنر استادہ تھا۔ سرداران اور عہدہ داران ریاست اور وہ یورپین مہمان جو اس موقع پر مدعو کئے گئے تھے استقبال کے لئے موجود تھے اور اون سب کے لئے علیحدہ علیحدہ بلاک[له]

له حلقون کی ترتیب و تقسیم حسب ذیل تھی۔

حلقہ الف میں مندرجہ ذیل سردار تھے جن کا ہز اکسلنسی سے تعارف کرو دیا گیا۔

(۱) نواب میجر محمد نصراللہ خان بہادر ولیعہد ریاست۔

(۲) نواب زادہ میجر محمد عبید اللہ خان بہادر سی، ایس، آئی،

(۳) معین المہام بہادر

(۴) نصیر المہام بہادر۔

(۵) مسٹر اسٹین کوک۔

(۶) مسٹر ڈی بی ویب۔

حلقہ ب میں وہ تمام یورپین اصحاب تھے جو بہ سلسلہ تشریف آوری حضور وائسرائے بہادر مدعو کئے گئے تھے

حلقہ ج میں جو سرداران و افسران تھے اون کا تعارف نہیں کرایا گیا۔

(حلقے) بنادئے گئے تھے۔ بلاک نمبر ایک راجہ صاحب راجگڈھ اور راجہ صاحب نرسنگڈھ بھی تھے۔ وقت معینہ پر ہز اکسلنسی لارڈ ہارڈنگ وایسرائے و گورنر جنرل کشور ہند کا اسپشل اسٹیشن پر پہونچا ہیں نے بمعیت آنریبل ایجنٹ گورنر جنرل و صاحب پولٹیکل ایجنٹ دروازہ سیلون پر استقبال کیا۔ اور رسماً آنریبل ایجنٹ گورنر جنرل نے حضور وایسرائے کے

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۹۳ - (۱) میاں تحسین محمد خان (۲) میاں قدر محمد خان۔

(۳) میاں ولایت علی خان (۴) میاں حمی محمد خان

(۵) میاں سالار محمد خان (۶) خان بہادر محمد سرور افسر اعلیٰ نظام پولس۔

(۷) مسٹر ہیرڈی چیف سکرٹری

(۸) مولوی عبدالروف پولٹیکل سکرٹری (۹) سردار بہادر عبدالعزیز پاشا۔

(۱۰) میاں اقبال محمد خان (۱۱) میجر عبدالقیوم خان

(۱۲) سردار بہادر میجر کریم بیگ (۱۳) کپتان عبدالحسن

(۱۴) میجر انعام اللہ خان (۱۵) کپتان بوائے خان۔

(۱۶) کپتان عبدالواحد (۱۷) لفٹنٹ عنایت علی۔

(۱۸) کپتان حسین علی خان (۱۹) مولوی سعیدالدین نائب معین المہام

(۲۰) مسٹر وہاج الدین اسسٹنٹ نصیر المہام و میر مجلس (۲۱) خان بہادر سید جعفر حسین اسسٹنٹ انجنیر

(۲۲) مولوی لیاقت علی صدرالمہام (۲۳) مسٹر سخاوت حسین پرائیویٹ سکرٹری

(۲۴) منشی عبدالصمد ملٹری سکرٹری (۲۵) منشی منصب علی فنانشل سکرٹری

(۲۶) منشی اودھ نراین مہتمم دفتر محاسبی (۲۷) منشی محمود حسن خان جوڈیشل سکرٹری

اوتر نے ہی میرا تعارف کرایا - اس کے بعد صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے اون سرداران ریاست کو پیش کیا جو پیش ہونے کے مستحق تھے - اور جن کے نام حاشیہ پر بلاک نمبر (۱) مین درج ہین جس وقت یہ سردار پیش ہو رہے تھے اوس وقت لیڈی ہارڈنگ پلیٹ فارم پر اوترین اور آنریبل ایجنٹ گورنر جنرل نے میرا تعارف کرایا پھر حضور والیسرائے نے اور مین نے مع صاحب پولٹیکل ایجنٹ کے گارڈ آف آنر کا ملاحظہ کیا - اور اس اثنا مین وہ ہی سردار ہز اکسلنسی لیڈی ہارڈنگ کے سامنے پیش ہوئے - اس کے بعد ترتیب کے ساتھ جلوس روانہ ہوا - مین حضور والیسرائے کے ساتھ سوار ہو کر اور اون کو لال کوٹھی تک پہونچا کر صدر منزل واپس آئی - چون کہ کرنل عبید اللہ خان کو علالت کی وجہ سے جو ۳ سال سے ہے میجر ہیگ نے اسکارٹ کے کمانڈ کرنے کی ممانعت کر دی تھی اسلئے بجائے اون کے میرے چھوٹے فرزند آنریری میجر نواب زادہ حمید اللہ خان نے اسکارٹ کی کمانڈ کی نصف گھنٹہ کے بعد میری طرف سے مزاج پرسی کرنے کے لئے کرنل عبید اللہ خان - خان بہادر اسرار حسن خان، میان تحسین محمد خان، سردار بہادر عبد العزیز پاشا لال کوٹھی

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۹۴ - (۲۸) منشی مقبول حسین صاحب ڈائرکٹر لیڈر کارڈس (۲۹) منشی قدرت علی چیف گریڈ آفیسر

(۳۰) منشی عبد الحکیم خان پی ڈبلیو ڈی سکرٹری (۳۱) سیٹھ نراین داس مہتمم خزانہ

(۳۲) ڈاکٹر سہراب جی اسسٹنٹ سرجن (۳۳) قاری محمد سلیمان -

(۳۴) مفتی انوار الحق ڈائرکٹر تعلیمات (۳۵) مولوی سید عبد الغفور مہتمم تنظیمات

(۳۶) محمد نور خان چیف سکرٹری ولیعہد صاحب بہادر (۳۷) لفٹننٹ محمد تقی پرائیویٹ سکرٹری کمانڈر انچیف بہادر

(۳۸) ماسٹر ولی محمد پرائیویٹ سکرٹری (۳۹) سید مرتضیٰ علی صدر الصدور

(۴۰) سید محمد مصطفیٰ انڈر سکرٹری (۴۱) سید مرتضیٰ اسٹی مجسٹریٹ -

فنانشل ڈپارٹمنٹ

پر حاضر ہوئے۔ہز اکسلنسی کے فارن سکرٹری نے استقبال کیا۔ اور یہ ڈپوٹیشن مزاج پرسی کر کے واپس آیا۔

۱۱ بجے بین باضابطہ ملاقات کے لئے لال کوٹھی پر گئی حضور وائسرائے کے ملٹری سکریٹری انڈر سکریٹری فارن ڈپارٹمنٹ اور اسسٹنٹ آنریبل ایجنٹ گورنر جنرل میرے استقبال کے لئے صدر منزل پر آئے۔ میرے ساتھ ۱۱ سرداران ریاست تھے۔ جن کے نام درج حاشیہ ہین۔[۱]

اس وقت لال کوٹھی پر رجمنٹ کا گارڈ آف آنر قایم کیا گیا تھا اور توپ خانہ ریاست سے سلامی سر کی گئی تھی اور درباری شامیانہ پر گاڑی سے اوترتے وقت ایک ایڈی کانگ نے اور دروازہ شامیانہ پر فارن سکرٹری نے اور اوس کے ایک قدم آگے حضور وائسرائے نے استقبال کیا۔ میری نشست حضور وائسرائے کے دست راست پر تھی اور داہنی جانب صاحب پولیٹیکل ایجنٹ، اور سرداران ریاست کی ادن کے درجہ کے مطابق نشست تھی۔ حضور وائسرائے کے دست چپ پر آنریبل ایجنٹ گورنر جنرل اور ہز اکسلنسی کے سکریٹری اور ممبران اسٹاف، اور آنریبل ایجنٹ گورنر جنرل کے ممبران اسٹاف کی نشست تھی سو بیلین سرداران ریاست نے علی الترتیب ایک ایک اشرفی کی نذر اور ملٹری آفیسرز نے تلوار پیش کی اس کے بعد عطر و پان کی

[۱] (۱) نواب محمد نصر اللہ خان بہادر (۲) نواب زادہ کرنل عبید اللہ خان بہادر
(۳) نواب زادہ حمید اللہ خان بہادر (۴) معین المہام بہادر
(۵) نصیر المہام بہادر (۶) کپتان اقبال محمد خان۔
(۷) میاں تحسین محمد خان (۸) میاں قدر محمد خان۔
(۹) میاں حی محمد خان (۱۰) میاں سالار محمد خان۔
(۱۱) منشی عبد الرؤف خان پولیٹیکل سکریٹری

رسم ہو کر ملاقات ختم ہوئی اور استقبال کی طرح مشایعت بھی کی گئی۔

حضور وایسرائے کی ملاقات کے بعد صرف مین لیڈی ہارڈنگ کی ملاقات کو گئی اور وہان چند منٹ تک رسمی گفتگو ہوتی رہی۔ اس عرصہ مین حضور وایسرائے نے راجہ صاحبان راجگڈھ ونرسنگڈھ کو شرف باریابی عطا فرمایا۔

سوا بارہ بجے حضور وایسرائے کی ملاقات بازدید کا وقت تھا۔ مولوی محمد احمد معین المہام مسٹر ہڑدی چیف سکریٹری، میان قادر محمد خان۔ سردار بہادر میجر کریم بیگ بطور استقبالی ڈپوٹیشن کے لال کوٹھی گئے۔ اور ٹھیک وقت پر حضور وایسرائے صدر منزل پر تشریف لائے۔ گارڈ آف آنر اور قلعہ فتح گڈھ کے توپ خانہ نے سلامی ادا کی مین نے مع نواب نصر اللہ خان و نواب زادہ کرنل عبید اللہ خان کے استقبال کیا۔ اس دربار مین حضور وایسرائے کے دست راست پر حضور ممدوح کے سکریٹریون اور ممبران اسٹاف، اور آنریبل ایجنٹ گورنر جنرل کے اسٹاف کی اور میرے دست چپ پر صاحب پولٹیکل ایجنٹ اور سرداران ریاست[۵ل] کی کرسیان تھین۔ کرسیون پر بیٹھنے کے بعد تھوڑی سی رسمی گفتگو ہوئی۔ اور پھر صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے آگے بڑھ کر گیارہ سردارون کی نذرین پیش کرائین۔ نذرین پیش ہونے کے بعد عطر و پان ہوا۔ مین نے حضور وایسرائے آنریبل ایجنٹ

۵ل (الف) سرداران ذیل نے نذرین پیش کین۔

(۱) نواب محمد نصر اللہ خان بہادر — (۲) نواب زادہ کرنل محمد عبید اللہ خان بہادر

(۳) نواب زادہ حمید اللہ خان — (۴) معین المہام بہادر

(۵) نصیر المہام بہادر — (۶) کپتان اقبال محمد خان

(۷) میان تحسین محمد خان — (۸) میان قدر محمد خان۔

(۹) میان حی محمد خان — (۱۰) میان سالار محمد خان

(۱۱) منشی عبدالرؤف خان پولٹیکل سکرٹری

گورنر جنرل اور فارن سکرٹری کو۔ اور نواب محمد نصراللہ خان نے دیگر ہمراہیان حضور وائسرائے کو عطر و پان تقسیم کیا۔ اس کے بعد دربار ختم ہوا۔ اور حضور وائسرائے لال کوٹھی کو واپس تشریف لے گئے۔ اور مثل استقبال کے مشایعت میں بھی مراسم ادا کئے گئے۔

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۹۷ (ب) سرداران ذیل صف دربارین حاضر تھے۔

(۱۲) خان بہادر محمد سرور افسر اعلیٰ نظام پولس "

(۱۳) سردار بہادر عبدالعزیز پاشا میر بخشی

(۱۴) سردار بہادر میجر کریم بیگ ایم، ڈی، او "

(۱۵) منشی عبدالروف خان پولٹیکل سکریٹری

(۱۶) میجر انعام اللہ خان " "

(۱۷) میجر عبدالقیوم خان۔

(۱۸) مسٹر وہاج الدین نائب نصیر المہام۔

(۱۹) مولوی سعیدالدین نائب معین المہام

(۲۰) خان بہادر سید جعفر حسین اسسٹنٹ انجینیر۔

(۲۱) مسٹر شٹل ورتھ

(۲۲) مسٹر آسٹین کوک " "

(۲۳) مسٹر ڈی پی ویب

(۲۴) مسٹر محمد عبدالصمد ملٹری سکریٹری "

(۲۵) منشی منصب علی فنانشل سکریٹری

(۲۶) منشی سخاوت حسین پرایویٹ سکرٹری۔

(۲۷) منشی محمود حسن خان جوڈیشل سکریٹری

(۲۸) منشی اودھ نراین مہتمم دفتر محاسبی۔

(۲۹) کپتان امیر احمد ایم، ڈی، او،

(۳۰) منشی لیاقت علی صدر المہام "

(۳۱) میاں محمود علی خان۔

(۳۲) کپتان اسمعیل خان " "

(۳۳) کپتان اقبال محمد خان۔

(۳۴) منشی مقبول حسین خان ڈائرکٹر لینڈ ریکارڈس

(۳۵) مسٹر مرتضیٰ علی صدر الصدور

(۳۶) منشی عبدالحکیم خان سکرٹری پبلک ورکس ڈپارٹمنٹ

(۳۷) سیٹھ نراین داس افسر خزانہ ریاست

(۳۸) چیف فارسٹ افیسر "

(۳۹) کپتان عبدالحسن خان

(۴۰) کپتان عبدالواحد "

(۴۱) کپتان نواب خان

(۴۲) کپتان حسین علی خان۔

(۴۳) مفتی انوار الحق ڈائرکٹر تعلیمات۔

(۴۴) قاری محمد سلیمان "

(۴۵) ڈاکٹر سہراب جی اسسٹنٹ سرجن۔

(۴۶) منشی رام کشن مہتمم سائر کل "

(۴۷) منشی قدرت علی افیسر گزیٹر۔

ہز اکسلنسی کے جانے کے بعد لیڈی ہارڈنگ کے استقبال کے لئے منشی وہاج الدین، اور منشی مقبول حسین خان کو روانہ کیا گیا۔ دروازہ صدر منزل پر میری طرف سے نواب زادہ میجر حمید اللہ خان اور صاحبزادی بر جیس جہان بیگم نے اور صحن تک مین نے مع قیصر دولہن، شہریار دولہن اور شاہ بانو کے استقبال کیا۔ اس ملاقات مین قیصر دولہن، شہریار دولہن، شاہ بانو، صاحبزادی بر جیس جہان بیگم، صاحبزادی نور جہان بیگم، صاحبزادہ حبیب اللہ خان، صاحبزادہ وحید الظفر خان، صاحبزادہ رفیق اللہ خان، صاحبزادہ سعید الظفر خان، صاحبزادہ رشید الظفر خان کو ہز اکسلنسی کے سامنے پیش کیا گیا۔ تھوڑی دیر رسمی گفتگو کرتے اور عطر و پان کے بعد ہز اکسلنسی واپس تشریف لے گئین۔ مین نے اور بر جیس جہان بیگم نے اور ہر سہ دولھنون نے اپنی دستکاری کی چیزین لیڈی ہارڈنگ کو تحفہ مین دین شام کو پریڈ جہانگیر آباد پر جم خانہ ہوا۔ جو کرنل عبید اللہ خان کمانڈر انچیف افواج ریاست کی طرف سے منعقد کیا گیا تھا۔ اسمین سرداران و عہدہ داران ریاست بھی مدعو تھے جم خانہ مین جو فوجی کرتب کئے گئے اون مین نواب زادہ میجر حمید اللہ خان بھی شریک ہوئے اور درجہ دوم کا انعام حاصل کیا

۵ دسمبر روز پنجشنبہ کو ویر اکسلنسیز اور پارٹی نے الگزنڈرا ہائی اسکول کا معائنہ فرمایا۔ یہان علاوہ طلباء کے چند معززین بھی مدعو تھے۔ زینہ تک مفتی انوار الحق ایم اے ڈائرکٹر نے مع اسٹاف کے اور دروازہ عمارت تک مین نے استقبال کیا کرسیون پر بیٹھنے کے بعد ڈائرکٹر تعلیمات نے حضور ممدوح سے اجازت حاصل کر کے ایڈریس پڑھا۔ اور پھر چند طلباء نے انگریزی اور اُردو مین نظمین سنائین اور کامیاب طلباء کو لیڈی ہارڈنگ نے انعام تقسیم کیا۔

یہان سے فارغ ہونے کے بعد ویر اکسلنسیز حمیدیہ لائبریری کے افتتاح کے لئے تشریف لائے۔ لائبریری کے سامنے والے میدان مین شامیانہ لگا ہوا تھا جس مین اوس وقت سب کی نشست تھی۔ مین نے حسب ذیل تقریر مین افتتاح کی درخواست کی۔

تقریر

یور اکسلنسی، لیڈیز، جنٹلمین!

مین نے پہلی مرتبہ جب ذمہ داری کی نظر سے بھوپال کی تعلیمی حالت کو دیکھا تو مجھے محسوس ہوا کہ اپنی رعایا مین تمام تر توجہ کے ساتھ اشاعت تعلیم میرا سب سے مقدم اور اہم ترین فرض ہے، مجھکو تجربات نے یہ بھی بتا دیا تھا کہ بغیر تعلیم نسوان کے شجر تعلیم کسی طرح بارآور نہین ہو سکتا، اور اسی لئے مین نے ہمیشہ اور ہر طرح پر تعلیم نسوان کی اشاعت اور اوسکو مفید بنانے مین کوشش کی، اور مجھکو پوری امید اور یقین ہے کہ آیندہ کے واسطے اسکی مضبوطی اور استحکام کے متعلق جو میرے خیالات ہین وہ خدا کی مہربانی سے ہماری گورنمنٹ کے سایہ عاطفت مین پورے ہوتے رہین گے۔

یہ ظاہر ہے کہ برٹش گورنمنٹ نے تعلیمی معاملات مین ایک جدید روح پھونک دی ہے، گویا اس حکومت مین یہ شہر از سر نو آباد ہو رہا ہے اور جو کوششین گورنمنٹ اور فیاض اشخاص کی جانب سے عمل مین آرہی ہین اونکو در اصل ملک کی خوش نصیبی اور بہتری سمجھنا چاہیئے۔

یور اکسلنسی! کیا ہندوستان اس مشہور مدبر (لارڈ ہنری ہارڈنگ) کی جسکے آپ قابل فخر وارث اور ممتاز جانشین ہین اون توجہات کو کبھی فراموش کر سکتا ہے جو صاحب موصوف نے مردون مین تعلیمی رجحان پیدا کرنے کے لئے مبذول کی تھین اسی طرح یور اکسلنسی سے یہ توقع رکھنا بجا اور بہت بجا ہے کہ یور اکسلنسی بھی عورتون کی تعلیم مین اوسی درجہ کی پر اثر اور خصوصیت کے ساتھ توجہات کی یادگار چھوڑینگے کیونکہ جب تک ہر دو صنف انسانی تعلیم یافتہ نہون۔ اوس وقت تک تعلیم کے پورے فوائد مرتب نہین ہو سکتے۔

یور اکسلنسی! مجھے اپنی ریاست کے لڑکون کی تعلیم مین میرے فرزند اصغر حمید اللہ خان کی مثال سے نہایت گران قدر مدد ملی جو بجائے چیفس کالجون مین جانے یا پرائیویٹ تعلیم حاصل

کرنے کے بھوپال کے ہی ہائی اسکول مین داخل ہوئے اور وہان معمولی طالب علمون کی طرح تعلیم پاتے رہے مین خوشی کے ساتھ یہ بیان کرنے کی جرأت کرتی ہون کہ عمائد و عامہ رعایا مین اس مثال سے ایک قابل اطمینان رغبت پیدا ہوگئی ہے "اب مجھے ایک پبلک لائبریری کی ضرورت محسوس ہوئی جس مین مشرقی اور مغربی علوم کی قدیم و جدید کتابون کا عمدہ ذخیرہ ہوگا اور اوسکے ساتھ ایک ریڈنگ روم بھی ہوگا جس مین مختلف زبانون کے اخبارات رہین گے تاکہ پبلک کو اون سے علمی استفادہ کا بلا وقت موقع ملے - چونکہ حمید اللہ خان کی مثال اور اونکی "اسکول لائف" سے میرے اس مقصد مین نمایان اعانت حاصل ہوئی ہے اسلئے مین نے اس لائبریری کو اونکے نام سے منسوب کیا ہے اور آج اوسکو ایک خاص عظمت و وقعت حاصل ہونے کی غرض سے مین اوسکے افتتاح کی یور اکسلنسی سے درخواست کرتی ہون -

میری تقریر ختم ہونے کے بعد ہز اکسلنسی نے فرمایا -

تقریر

یور ہائینس !

۱- جب کہ ہندوستان مین فوائد تعلیم کی بہت کم قدر کیجاتی تھی اوس وقت اس تعلیم کے متعلق جو کچھ کوششین میرے دادا نے کی تھین اوسکا ذکر آپ سے سنکر مین بہت متاثر ہوا - اونکی نظیر نے میرے دل مین یہ خواہش پیدا کی ہے کہ مین اونہین کے قدم بقدم چلون اور منجملہ دیگر افکار کے جو مجھکو ہین کوئی فکر میرے دل مین اس سے بڑھکر نہین ہے کہ میرے زمانہ حکومت مین تعلیم ابتدائی کی بنیاد ایسی وسیع ہوجاوے کہ علم ابتدائی رفتہ رفتہ غریب سے غریب کا حق وراثت ہو جائے

۲- ساتھ ہی اوسکے میری دلی امید ہے کہ اسکول ماسٹر کا پیشہ معزز ترین پیشون مین سے ایک

پیشہ ہو جاوے اور تعلیم اوس اعلیٰ درجہ پر پہونچ جاوے جس سے اوسکی غرض تیقن کے ساتھ پوری ہو سکے اور اُن نوجوان طلباء کی نسل جو سال بسال دنیا مین داخل ہوتی ہے اور جنکے ہاتھ مین ہندوستان کی عزت و بہبودی ہے وہ ہمیشہ لیاقت مین قدم بڑہائے چلے جائین تاکہ مختلف پیشون کی وقعت روز افزون رہے اور مختلف ذرایع معاش شہادت اس امر کے دین کہ اُنکی تعلیم ابتدائی بوجہ ایک اُستوار نشو و نما چلن ذاتی کے کیسی بیش قیمت ہے۔

۳۔ یور ہائینس نے بہت صحیح فرمایا ہے کہ تعلیم مین کامیابی اوسی وقت حاصل ہو سکتی ہے جبکہ اوسمین تعلیم نسوان داخل ہو آپنے بلا شبہ اس امر کو سمجھہ لیا ہے کہ تعلیم کے پھیلنے مین اصل وقت جو عارض ہے وہ یہ ہے کہ خود باشندگان ملک اپنے پرانے خیالات کو نہین چھوڑتے جو مختلف صوبہ جات و اضلاع مین کم و بیش پائے جاتے ہین اور جہان لڑکیون کو روشن خیال تعلیم دینے مین تامل کرتے ہین مگر مین خوشی سے کہتا ہون کہ یہ تعلیم آہستہ آہستہ ملک مین پھیل رہی ہے اسمین کوئی شبہ نہین ہے کہ یہ تامل رفتہ رفتہ مغلوب ہوتا جاتا ہے مگر ترقی بھی دہیمی ہے اور مجھے امید ہے کہ یور ہائینس کی کوشش بلیغ سے اوسکی رفتار تیز ہو جائیگی اور نسل آیندہ مین اوتنی ہی لڑکیان اسکول مین ہونگی جتنے کہ لڑکے ہین یہ امر تعجب خیز معلوم ہوتا ہے کہ افتتاح لائبریری مین مین نے کتابون کا کچھہ ذکر نہین کیا اور تعلیم کے متعلق بہت کچھہ کہا مگر ان دونون امرون مین نسبت قریبہ ہے اور وہ لوگ جو کہ تعلیم کے اعلیٰ ترین منزل پر پہونچ گئے ہین اونکی ترقی ساقط ہو جائیگی اور اون کے قویٰ بے آب و دانہ رہجائینگے اگر اونکا دسترس کسی ایسے ذخیرہ علم پر نہو سکا جسکو کہ عقلاً خود اونکے ملک کے اور دیگر ممالک کے جمع کر گئے ہین اور حصول علم بالکل ایک بے وقعت چیز ہو جائیگی اگر اوسکے ذریعہ سے کوئی دلچسپی اون تمام امور مین نہ پیدا کی جاوے جو دنیا کے بڑے بڑے ملکون مین ہو رہے ہین اور جن کا کہ مہیا اور فراہم کرنا اس لائبریری کے مقصد کا ایک جزو ہے نواب زادہ حمید اللہ خان

کی تعلیم کا حال سنکر مجھکو بہت دلچسپی ہوئی اور مین بدل یور ہائینس کو اوس وسعت خیال وعقل پر سبارک باد دیتا ہون جو اس معاملہ مین آپکی راہ نما ہوئی مین بھروسہ کرتا ہون کہ اونکی نظیر باعث ترقی تعلیم بھوپال مین ہوگی اور اوسمین کبھی انحطاط نہین پیدا ہوگا مین دیکھتا ہون کہ یہ آپکا بہت اچھا خیال ہے کہ اس لائبریری کو اونکے نام سے موسوم کیا مین نہایت خوشی سے اوسکا افتتاح کرتا ہون اور اوسکا نام حمیدیہ لائبریری رکھتا ہون اور تمنا کرتا ہون کہ اوسکو ہر طرح سے کامیابی حاصل ہو۔

تقریر ختم ہونے کے بعد ہز اکسلنسی نے عمارت کا افتتاح فرمایا اور تمام حاضرین جلسہ نے عمارت کا معائنہ کیا۔

یہان سے فارغ ہوکر دیر اکسلنسیز اور مہمان موٹرون مین ایڈورڈ میوزیم گئے اور اس کا معائنہ کیا اس معائنہ سے فارغ ہونے کے بعد حضور وایسرائے لیڈی صاحبہ اور تمام ہمراہی لال کوٹھی واپس گئے اور مین احمد آباد چلی آئی۔

ڈہائی (۲½) بجے ہز اکسلنسی لیڈی ہارڈنگ سانچی ٹوپ کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئین اور معین المہام ونصیر المہام ریاست وہان استقبال کے لئے موجود تھے ملاحظہ کے بعد سانچی کے بنگلہ مین ہز اکسلنسی اور پارٹی نے چاءنوشی کی اور قریب پونے چھ بجے کے واپس تشریف لائین۔ اس عرصہ مین ہز اکسلنسی نے بسواری موٹر سیہور جاکر ''گالف'' کھیلا اور صاحب پولیٹکل ایجنٹ کے یہان چاءنوشی کی۔

جمعہ کے دن ۶ دسمبر کو ۱۰ بجے صبح کے وقت لیڈی ہارڈنگ صاحبہ نے سلطانیہ گرلس اسکول اور وکٹوریہ گرلس اسکول کا معائنہ فرمایا۔ سلطانیہ اسکول مین مسز بخش لیڈی سپرنڈنٹ نے اور وکٹوریہ اسکول مین مسز جوہری لیڈی سپرنڈنٹ نے اسکول کی جانب سے اڈریس پڑھکر پیش کیے۔ سلطانیہ اسکول مین لڑکیون نے ریسپٹیشن کیا اور ہز اکسلنسی نے کامیاب لڑکیون کو

اپنے دست مبارک سے انعام عطا فرمایا۔

یہاں سے فارغ ہو کر ہم سب عالی منزل (لیڈیز کلب) آئے اور چند ممبران کلب[1] نے دروازہ پر استقبال کیا۔

ہز اکسلنسی نے کلب کے بڑے کمرے میں تمام ممبروں کو سلام سے مشرف فرمایا اور پھر کلب کے دوسرے حصہ میں فنڈنگ کا دل چسپ کھیل ہوا لیڈی ہارڈنگ نے کمال ہمدردی و انسانی سے جو تحریک سٹرکی گرتیموں اور بیواؤں کی امداد کے لئے کی تھی اس موقع پر سب سے پہلے کلب کی خواتین نے عملی طور پر تائید کی اور باوجودیکہ وہ اس سے قبل ایک جلسہ میں چندہ دے چکی تھیں لیکن پھر بھی ۱۳۷۸ کی معقول رقم اُسی دن جمع کر لی اس وقت نو ہزار کے علاوہ جو میں نے دیے تھے قیصر دولہن، شہریار دولہن، شاہ بانو، اور رحیمیں جہان بیگم نے ڈیڑھ ڈیڑھ ہزار روپیہ دیا۔

یہاں سے ہز اکسلنسی مع پارٹی کے لال کوٹھی تشریف لے گئیں اور میں احمد آباد واپس آئی۔

شام کو پولو کا دل چسپ میچ ہوا۔ یہ میچ وایسرائنگل اسٹاف اور بھوپال کے درمیان تھا۔ نواب زادہ حمید اللہ خان بھی اس میچ میں شریک تھے پولو گراونڈ آراستہ کیا گیا تھا۔ ہیر اکسلنسیز اور تمام مہمان لیڈیز اور جنٹلمین میچ دیکھنے تشریف لائے تھے۔ میں بھی موجود تھی۔ بہت دیر تک تیزی کے ساتھ مقابلہ جاری رہا۔ اور بالآخر بھوپال ٹیم کامیاب ہوئی۔

---

[1] (۱) قیصر دولہن صاحبہ .. .. (۲) شہریار دولہن صاحبہ .. .. ..
(۳) شاہ بانو بیگم صاحبہ .. .. (۴) سلطان دولہن صاحبہ .. .. ..
(۵) سردار دولہن صاحبہ .. .. (۶) اہلیہ میاں یسین محمد خان مرحوم .. ..
(۷) اہلیہ میاں یار محمد خان مرحوم (۸) اہلیہ میاں وزیر محمد خان مرحوم .. ..
(۹) چندا بیگم صاحبہ .. .. (۱۰) آبرو بیگم صاحبہ سکرٹری لیڈیز کلب ..

رات کو آٹھ بجکر پندرہ منٹ پر کوٹھی راحت منزل مین اسٹیٹ بینکواٹ ہوا - تمام شہر مین کوٹھی سے لیکر احمد آباد تک چراغان کیا گیا تھا - قصر سلطانی اور راحت منزل پر بجلی کے قمقمون سے مختلف قسم کی دل چسپ روشنی تھی وقت معینہ پر ہیز اکسلنسیز اور تمام مہمان شہر کی روشنی کا نظارہ کرتے ہوئے راحت منزل تشریف لائے اور ڈنر تناول فرمایا - مین کھانا ختم ہونے کے بعد مع نواب محمد نصر اللہ خان - کرنل نواب زادہ محمد عبید اللہ خان و نواب زادہ میجر محمد حمید اللہ خان، معین المہام، نصیر المہام کے کھانے کے کمرے مین آئی اور کنگ امپیرر کے جام صحت نوش کیے جانے کی تحریک کی اور پھر حسب ذیل تقریر مین ہیز اکسلنسیز کی صحت کا جام تجویز کیا -

تقریر

یور اکسلنسیز، لیڈیز، اینڈ جنٹلمین!

مین اپنے کامل احساس اور جذبات کے ساتھ جو ایک وفادار، احسان شناس، اور شکر گزار شخص کے دل مین عادل و مہربان شہنشاہ، امن پرور حکومت، محسن سلطنت اور فیاض قوم کی نسبت ہوتے ہین، فرمان رواے برطانیہ کے جلیل الشان قایم مقام لارڈ ہارڈنگ اور اپنی معزز دوست لیڈی ہارڈنگ اور جملہ مہمانان عزیز کا خیر مقدم کرتی ہون -

یور اکسلنسی! میرا عقیدہ ہے کہ دنیا کی تمام مہذب قومین قدیم روایتون کی یاد تازہ رکھتی ہین اور ہم ایشیائی لوگ اوس شخص کی بڑی عزت کرتے ہین جس مین ذاتی صفات کے علاوہ خاندانی خوبیان بھی ہون، اور جسکے ساتھ ایک قدیمی اور تاریخی سلسلہ ملتا ہو -

یور اکسلنسی! ہم دیکھتے ہین کہ آپ کا خاندان امراے انگلستان کا ایک ایسا قدیم خاندان ہے کہ جس کا شاہ پرستی اور ملک کی حمایت سب سے اہم مقصد زندگی رہا ہے -

دو ملبورن،، کے گرجا مین آپکے مورث اعلی سر رابرٹ ہارڈنگ کے مجسمہ پر جو الفاظ نظر آتے ہین

وہ اس دعوے کی پوری دلیل ہین"

پھر انیسوین صدی کے وسط مین یور اکسلنسی کے جد نامور لارڈ ہارڈنگ سلطنت کی عظیم خدمات ادا کرنے، پنجاب کی تلوار پر قبضہ پانے اور ایک زبردست ایثار کرنے کے بعد گورنر جنرل کے منصب پر فایز ہوکر ہندوستان آتے ہین اور یہان اون امیدون کے مطابق جو "کورٹ آف ڈائرکٹرز" کے جلسۂ الوداعی مین اونکی ذات کے ساتھ کی گئی تھین ملک کی عزت کو بے داغ اور سلطنت کی برتری کو برقرار رکھکر امن کی پالیسی قایم کرتے اور چند ابتدائی مہمات و تکلیفات کے بعد ہندوستان کی حکومت و سلطنت کو پر امن بنا دیتے ہین، ان حالات کے ساتھ یور اکسلنسی کی حالت کی عجیب حیرت انگیز مطابقت پائی جاتی ہے۔

یور اکسلنسی نے ممالک غیر مین سلطنت برطانیہ کی جیسی عظیم الشان اور قابل قدر خدمات ادا کی ہین اور جس عمدہ طریقہ پر اپنے ملک کی عظمت کو قایم رکھا ہے اوسکی وقعت کے اندازہ کے لیے صرف وہ خطابات اور جگمگاتے ہوئے تمغے کافی ہین جو یور اکسلنسی کو اون خدمات کے صلہ مین ملکہ معظمہ کوئن وکٹوریہ اور ملک معظم ایڈورڈ ہفتم نے اعتراف و استحسان خدمات کے طور پر مرحمت فرمائے تھے اب ہندوستان مین یور اکسلنسی کی حکومت کے بہترین نتائج جو روز بروز ظاہر ہوتے جاتے ہین۔ اون سے یقیناً وہ تمام امیدین پوری ہونگی جو اس وسیع حصہ سلطنت کی وایسرائلٹی پر مامور ہونے کے وقت بلا اختلاف آپکے ہموطنون اور مدبرین سلطنت نے آپ کی ذات سے قایم کی تھین۔

دربار تاجپوشی کا ہندوستان تشریف لاکر تقریب تاجپوشی عمل مین لانا یور اکسلنسی کے عہد کا نہایت پر فخر اور عدیم المثال واقعہ ہے جس نے ہندوستان کے مستقبل کو روشن و منور اور اہل ہند کو ایک نئی زندگی عطا کر دی ہے۔

کوئی شک نہین کہ چند ہی دن مین تائید ایزدی نے یور اکسلنسی کو اپنے خاندان کا مایۂ فخر اور اپنے دادا کا مکمل نمونہ اور ہندوستان کا محبوب وایسرائے بنا دیا ہے اور اوسی تعریف کا مستحق کر دیا ہے جو ہمارے شہنشاہ جارج پنجم کی جدہ معظمہ کوئن وکٹوریہ نے یور اکسلنسی کے جد معظم کی کی تھی۔

یور اکسلنسیز! ۱۸۴۴ء مین جبکہ میرے نانا نواب جہانگیر محمد خان بہادر نے انتقال کیا تو لارڈ ہارڈنگ نے میری والدہ کو جن کی عمر اوسوقت ۷ سال کی تھی مسند نشین ریاست تسلیم فرمایا اور فوجدار محمد خان کو جو میری نانی سکندر بیگم کے ماموں تھے ”ریجنٹ“ قرار دیا اور ریاست کے حسن انتظام اور ادائے قرضہ پر خاص تاکید فرمائی، یہ خریطہ ریاست کے دفتر مین موجود ہے اور فارسی زبان مین ہے

یور اکسلنسی! الفاظ ہمیشہ ترجمان جذبات ہوتے ہین اس خریطہ مین جس قسم کے الفاظ استعمال کئے گئے ہین اون سے معلوم ہوتا ہے کہ ممدوح الیہ کو اس ریاست کی بہبودی کے متعلق کیسا زبردست خیال تھا لیکن اونکی معقول پسند طبیعت کے لئے ایک اور پیچیدہ مسئلہ بھی تھا نواب سکندر بیگم اس فیصلہ پر مطمئن نہ تھین اونہون نے جب اپنے دعاوی پیش کئے تو لارڈ ہارڈنگ نے اونکی قابلیت پر اطمینان کرنے کے بعد ۱۸۴۷ء مین اون کو ”ریجنٹ“ منتخب کیا، یور اکسلنسی! یہ انتخاب نہایت مفید و مبارک ثابت ہوا۔ وہ ریاست کے لئے مجسم برکت تھین، اونہون نے گرانبار قرض ادا کیا، آبادی و ترقی مین کامیاب کوشش کی اعلی اصول پر نظام حکومت قایم کر دیا اور ایک نازک موقع پر جو خدمات ظہور پذیر ہوئین اون سے یہ بھی ثابت ہو گیا کہ نواب سکندر بیگم کے دل مین تاج و تخت برطانیہ کی نسبت کیسے کامل اور حقیقی جذبات وفاداری تھے۔

یور اکسلنسیز، لیڈیز، اینڈ جنٹلمین!

اسوقت مین اوسی نامور بیگم کی جانشین ہون اور ہز اکسلنسی اوسی مدبر اعظم گورنر جنرل کے منصب پر فایز ہین اور وہی تاج جو کوئن وکٹوریہ کے سر پر مزین تھا کنگ جارج امپرر آف انڈیا کے فرق مبارک

پر ہے، پس آپ میرے اون جذبات کا خود اندازہ کرسکتے ہین جو میرے دل مین سلطنت برطانیہ، ذات شاہنشاہ اور ہز اکسلنسی کے ساتھ ہونگے، درحقیقت میری زندگی مین یہ میزبانی ایک مفتخر واقعہ ہے۔

یور اکسلنسی! چونکہ ریاست کے انتظامات وترقیات کے متعلق ہر سال اڈمنسٹریشن رپورٹ مرتب ہوتی ہے اسلئے مین اوسکے متعلق کچھہ زیادہ کہنا ضروری نہین سمجھتی صرف اسی قدر عرض کرونگی کہ جدید بندوبست نے جو سنہ ۱۹۰۹ء مین نہایت معتدل طریقہ پر کیا گیا تھا، آبادی ملک و انتظام مالگذاری مین نمایان اصلاح وترقی کردی اور اوسکا یہ بیّن ثبوت ہے کہ بخلاف زمانہ ماضی سال اوّل بندوبست سے اس وقت تک تمام ریاست کی مالگذاری بغیر کسی وقت کے ہر وقت وصول ہوجاتی ہے اور مجھے امید ہے کہ آیندہ بندوبست کے وقت محاصل اراضی کی حالت نہایت درجہ قابل اطمینان ہوجاے گی۔

مین نے سال گذشتہ کا زیادہ حصہ سفر یورپ مین گزارا اور اوس سفر مین وہان کے تمدن وتہذیب اور اخلاق وعادات کے مطالعہ سے نہایت گران قدر نتایج حاصل کئے میرے سفر کے زمانہ مین نواب محمد نصر اللہ خان نے میری ہدایات ومنشا کے مطابق اون امور کو جو اونکے سپرد کئے گئے تھے انجام دیا مین یور اکسلنسی کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتی ہون کہ یور اکسلنسی نے مہربانی فرما کر میری سفارش منظور فرمائی اور اونکو افواج ہند مین میجر کا آنریری عہدہ عطا کیا گیا اس سے مجھے امید ہے کہ فوجی معاملات مین اونکی دلچسپی بڑہے گی۔

میرے دوسرے فرزند کرنل عبید اللہ خان نے جو امپیریل سروس کے متعلق نہایت قیمتی خدمات کی ہین اونکی ہمیشہ قدر کی گئی ہے، اور اب یور اکسلنسی نے جس حوصلہ افزا طریقہ پر اُنکی عزت افزائی کی ہے وہ میرے اور میرے خاندان کے لئے مزید شکریہ کا باعث ہے۔

اب اگرچہ میری فوج کا تقریباً دو ثلث حصہ امپیریل سروس ہوگیا ہے لیکن اس لائق افسر کی

خوش تدبیری سے فوجی مصارف جیساکہ سال حال کے بجٹ سے ظاہر ہے میری والدہ کے زمانہ سے کم ہین جب کہ ریاست مین زیادہ تربے قاعدہ فوج تھی۔

حمید اللہ خان جو میرے سب سے چھوٹے فرزند ہین، علیگڈہ مین تعلیم پا رہے ہین اور اونکے ساتھ میری وہی امیدین قایم ہین جو ایک سعید نوجوان اور ذہین طالب علم کے ساتھ ہوتی ہین اور مجھے یقین ہے کہ وہ نتائج تعلیم سے بہرہ ور ہو کر سلطنت کی حمایت اور ملک کی بہی خواہی کو اپنا مقصود اعظم قرار دینگے۔

یور اکسلنسی! اسی جگہ تین برس ہوئے کہ لارڈ منٹو نے اسٹیٹ ڈنر کے موقع پر اپنی اسپیچ مین بیان فرمایا تھا کہ غالباً مین ہی صرف ایک ایسی لیڈی ہون جسنے میدان کارزار دیکھا ہے، یقیناً مجھے میدان کارزار کے دیکھنے کا موقع سفر حجاز مین ملا لیکن مین یور اکسلنسی کو یقین دلاتی ہون کہ ضرورت کے وقت نہ صرف میری "دو کیولری" اور "دو انفنٹری" رجمنٹین مع اپنے "ٹرانسپورٹ سروس" کے میدان جنگ مین جانے کے لئے تیار ہون گی بلکہ خود مین اور میرے خاندان کے ممبر اپنی خدمات شہنشاہ معظم کے حضور مین پیش کرنا بڑی عزت اور مسرت تصور کرین گے۔

تاریخ بھوپال مین عورتون کا میدانِ جنگ مین حصہ لینا کوئی نیا واقعہ نہین ہے ۱۸۱۲ء مین اس شہر کی عورتون نے نہایت دلیری و کامیابی کے ساتھ ایک کثیر تعداد دشمن کا اوس وقت تک مقابلہ کیا جب تک کہ کمک نہ پہونچ گئی۔

لیڈیز، اینڈ جنٹلمین!

مین نے اپنی طویل تقریر سے آپکا بہت وقت صرف کیا ہے اور اب مین تقریر کے خاتمہ پر کنگ امپرر کی ازدیاد عمر و اقبال کی دعا کرکے آپ لوگون سے تحریک کرتی ہون کہ میرے جلیل الشان مہمان لارڈ اور لیڈی ہارڈنگ کا جام صحت نوش کیا جائے۔

میری تقریر کے بعد ہز اکسلنسی نے میرا جام صحت تجویز کرتے ہوئے فرمایا۔

تقریر

یور ہائینس، لیڈیز و جنٹلمین!

وہ خوش کن اور محبت آمیز الفاظ جسمین یور ہائینس نے والیان بھوپال کے خاندان اور میرے دادا کے تعلقات کو بیان کیا ہے اور وہ خیر طلبی کے خیالات جو یور ہائینس نے ظاہر فرمائے ہین اوسکے جواب مین میرا دل جوش سے بہرا آتا ہے اور اس امر کو معلوم کر کے کہ ہم لوگ تیسری پشت مین اپنے آبائی تعلقات کو تازہ کر رہے ہین مجھکو یہان آکر بے انتہا مسرت حاصل ہوئی۔ میرے دادا خوش قسمتی سے اوسوقت ہندوستان کے گورنر جنرل تھے جبکہ سکندر بیگم سی نامی خاتون ۱۸۴۷ء مین ریجنٹ (یعنی ولی والی ملک) مقرر کی گئی تھین اور جس وقت مین اوس زمانہ کی تاریخ کو پڑہتا ہون تو مجھے یہ محسوس ہوتا ہے کہ اون مرحوم کے عہد حکومت مین بہت کم واقعات ایسے ہوئے ہونگے جنکو یاد کر کے اونکو اوسی درجہ کی مسرت حاصل ہوتی ہوگی جتنی کہ اس واقعہ سے ہوئی ہوگی یور ہائینس کے عہد حکومت مین ریاست بھوپال نے اپنے سابقہ کارنامہ خیر خواہی برٹش گورنمنٹ کو بدستور قایم رکہا ہے بلکہ اوسپر اور ترقی کی ہے اور مجکو اس امر کے کہنے کی اجازت دیجاے کہ ہندوستان مین جو مسلمانون کے بڑے بڑے خانوادے ہین اونکی سچی خیر سگالی تخت وتاج جو گویا کہ ہز امپیریل مجسٹی کی شفقت آمیز فکر فلاح رعایاے مسلمان سے بڑہکر ملاقی ہو رہی ہے وہ شہنشاہ معظم کی بیحد طمانیت خاطر کا باعث ہوگی۔ ریاست بھوپال کے ساتھ دوستانہ تعلقات ۱۷۷۸ء سے شروع ہوئے ہین جس سال کہ گورنمنٹ کی فوج کو جبکہ وہ کلکتہ سے مارچ کر کے بمبئی جارہی تھی اس ریاست سے ایک بیش قیمت امداد ملی ۱۸۱۳ء مین اس رابطہ کی تجدید کی گئی اور ۱۸۱۷ء مین ایک عہدنامہ پنڈاریون کے مقابلہ مین تکمیل پایا ملکم صاحب کے الفاظ اوس معنی کے شاہد ہین کہ اوسوقت کے والی ریاست نے اوس عہدنامہ کا کیسا لحاظ کیا وہ لکھتے ہین کہ زمانہ غدر مین جو بزمانہ حکومت

سکندر بیگم صاحبہ واقع ہوا کوئی عہد اس سے زیادہ سچے طور پر پورا نہین کیا گیا اور کوئی والی ملک
عرض طول ہندمین ہر ہائینس سے زیادہ استوار، معین نہین ثابت ہوا بیگم صاحبہ نے امن وامان
اپنے ملک بہرمین قایم رکہا باوجودیکہ شہر مین مولوی لوگ جہاد کے وعظ کر رہے تہے اور خود اونکی فوج،
اونکی جان کی خواہان تھی - ایجنٹ گورنر جنرل مقیم اندور (کرنل ڈیورنڈ) اور بہت سے دیگر افسران کو
پناہ دی گئی رسد اور فوج سے افواج، گورنمنٹ کو کالپی تک مدد دی گئی اور بہوپال کنٹنجنٹ کی فوج جو
سیہور مین، باغی ہو گئی تہی اوسکی سرکوبی کے واسطے بیگم صاحبہ نے ایک فوج روانہ کی، اور گورنمنٹ
کا خزانہ جو وہان تھا اوسکو بچا دیا، ان خدمات کا اعتراف کر کے کوین وکٹوریہ نے ہر ہائینس کو جی
سی۔ ایس۔ آئی کا خطاب دیا اور پرگنہ بیرسیہ جو کہ اب جزو ریاست ہے عطا فرمایا اور اگر ہر ہائینس
برٹش گورنمنٹ کی سچی دوست تھین تو اپنی ریاست اور رعایا کی فائدہ رسانی مین بھی کسی طرح
کمی نہ کرتی تھین اونہون نے ریاست کا قرضہ ادا کیا۔ صیغہ ہاے جوڈیشل پولیس اور ٹکسال
کی اصلاح فرمائی اونہون نے ضرر رسان طریقہ یعنی مال کو مستاجری مین دینے اور تجارت کو شخص
واحد کے ہاتھ مین رکھنے کو مسدود کیا اور خود دورہ کر کے اپنی غریب رعایا کی حالت کو جانچنا اور
اونکی بہبودی مین کوشش کرنا اختیار کیا مین خیال کرتا ہون کہ میرے دادا کو اس بات سے
بڑی طمانیت حاصل ہوتی ہوگی کہ اونکے سامنے سکندر بیگم صاحبہ بہوپال صاحب اقتدار ہوئین
اوسی قدر مجکو بہی اس امر کو دیکہکر طمانیت حاصل ہوتی ہے کہ سکندر بیگم صاحبہ کی اولاد جن سے
کہ اونکی خوش تما دار السلطنت مین اسوقت مجکو ملنے کا افتخار حاصل ہے قدم بقدم اپنے نامور
مورث کے ہے اور اپنی خیر خواہانہ کارنامون کو اونہون نے بدستور قایم رکہا ہے بلکہ اپنی رعایا کی
اصلاح مین جو اونہون نے فکرین کی ہین وہ مزید ہوگئی ہین - یور ہائینس کو - جی - سی - آئی - ای
اور جی - سی - ایس - آئی کے خطابون کا افتخار حاصل ہے اور سال گذشتہ مین خود شہنشاہ معظم

نے دہلی مین آپکو تمغہ کروان آف انڈیا عطا فرمایا ۔ یہ شہنشاہ معظم کی دوستی اور لحاظ کی نشانیان ہین اور آپکے عمدہ نظم و نسق کا اعتراف ہے ۔ یور ہائینس کے صاحبزادگان نصر اللہ خان اور عبید اللہ خان نے اپنے آپکو اپکا قابل معین ثابت کیا ہے اور اونکی خدمات کا یہ اعتراف کیا گیا ہے کہ انڈین آرمی مین اونکو میجر کا رینگ دیا گیا ہے اس سال شہنشاہ معظم کی برتھ ڈے دسالگرہ) مین صاحبزادہ عبید اللہ خان کو سی ایس آئی کا خطاب عطا کیا گیا آپ کی امپریل سروس ٹروپس شہادت اس امر کی دیتی ہے کہ حفاظت سلطنت کے واسطے ریاست بھوپال حصہ لینے کو تیار ہے لارڈ کچنر نے اونکی قابلیت کی حد درجہ تعریف کی ہے اور مجھے کچھہ شبہ نہین ہے کہ سال گذشتہ ہز مجسٹی کی گورنمنٹ نے جو اضافہ اونکی جمعیت مین شکریہ کے ساتھہ منظور فرمایا ہے وہ مزید جمعیت بھی اوسی اعلیٰ درجہ کو برقرار رکھین گے مجھے یہ معلوم ہے کہ ذکا خیل کے مقابلہ مین جب فوج کشی ہوئی ہے اوس وقت جو گورنمنٹ ہند اونکی خدمات کو کام مین نہ لاسکی اوس سے یور ہائینس کو مایوسی ہوئی تھی مگر مجھے یقین ہے کہ آیندہ جب اسکا موقع آئیگا تو آپکی فوج نیکنامی کے ساتھہ عہدہ برا ہوگی اندرونی انتظامات ملکی مین بھی یور ہائینس کا نام ویسا ہی مشہور ہے جیسی کہ آپکی خیر خواہی تاج و تخت ۔ آپ نے اپنی ریاست اور رعایا کے فائدہ کے واسطے اون وسیع معلومات کے نتایج کو وقف کر دیا ہے جو آپنے انگلستان اور دیگر ممالک یورپ اور ایشیا مین سفر کرنے سے حاصل کئے ہین اور جنکی زندہ شہادت وہ کتاب موجود ہے جو حال مین آپنے شایع کی ہے ۔ نظم اور نسق ملک کی اصلاح مین جو ترقیان زمانہ حال مین کی گئی ہین اون کا اعادہ چندان ضروری نہین ہے مگر دو خاص مہتم بالشان امور کا ذکر کرنا ضروری ہے جس سے کہ یور ہائینس نے ایک نظیر درخشان قایم کردی ہے میرا اشارہ اون احکام کی طرف ہے جو ترقی تعلیم نسوان کے متعلق آپ نے جاری فرمائے ہین اور اوس دلچسپی کی جانب ہے جو اہم مسئلہ تعلیم اعلیٰ روسا و سرداران کی بابت آپنے لی ہے بعض حصہ جات ہند مین تعلیم نسوان کا

اس قدر کم انتظام کیا گیا ہے کہ بعض اوقات یہ امر قریب قریب فراموش کر دیا جاتا ہے کہ عورتین مردون کی مان ہین ایک خطرناک تعداد مین ہر سال بچون کا ملک مین ضایع ہونا اور ہر طبقہ کی عورتون کا تعلیم سے معرا ہونا یہ عام طور پر سبکو معلوم ہے اور مجھے اوسکے صراحت کرنے کی ضرورت نہین ہے مگر ساتھہی اوسکے مین یہ کہونگا کہ اہل ہند کی زندگانی مین یہ دونون امور جزو اعظم ہین - ترقی مین جو مشکلات ہین وہ بیحد ہین مگر بحیثیت ایک خاتون اور والیہ ہونے کے یور ہائینس کو جو مواقع مل سکتے ہین وہ دوسرے کو نہین مل سکتے اور آپ نے جو ان مواقع کا عمدہ استعمال کیا وہ اوس کام سے ظاہر ہوتا ہے جو لیڈی لینسڈون ہسپتال اور مدرسہ سلطانیہ اور وکٹوریہ گرلس اسکول مین ہو رہا ہے تعلیم روسا و والیان ملک پر جو پمفلٹ یور ہائینس نے لکھا ہے اوس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس اہم مسئلہ پر آپ نے نظر غائر ڈالی ہے جس سے کہ تحریک تعلیم مین ایک جوش پیدا ہو گیا ہے یہ ایک ایسا معاملہ ہے جسمین مجکو بہت ذاتی دلچسپی ہے اور مین اوسمین ہر طرح پر مدد دینے کو تیار ہون" اب مین آپ لوگون کو زیادہ تکلیف دینا نہین چاہتا مگر مجھے یہ اظہار کرنا ضروری ہے کہ جس خلوص سے آپنے میرا اور لیڈی ہارڈنگ کا خیر مقدم کیا اور جیسی ہم لوگون کو یہان آکر خوشی حاصل ہوئی اور معلومات ہوئی اون کا مین شکریہ ادا کرتا ہون - لیڈیز اور جنٹلمین - مین نہایت خوشی کے ساتھ اوس روشن خیال اور خیر خواہ والی ملک اور فیاض میزبان یعنی ہر ہائینس نواب بیگم صاحبہ بھوپال کا جام سلامتی تجویز کرتا ہون -

ہز اکسلنسی کی تقریر ختم ہونے کے بعد تمام مہمان راحت منزل کے اوپر والے کمرون مین تشریف لے گئے یہان ہز اکسلنسی نے نواب محمد نصر اللہ خان کو میجری کا کمیشن اور نواب زادہ کرنل عبید اللہ خان کو طبقہ اعلی ستارہ ہند کا اور خان بہادر منشی اسرار حسن خان نصیر المہام کو سلطنت ہند کا آرڈر عطا فرمایا - اس کے بعد برآمدون سے آتشبازی کی سیر دیکھی جو سامنے کی پہاڑی پر چھوڑی

جارہی تھی - لیکن چون کہ شام کو ترشح ہو گیا تھا اور آتش بازی پر بھی کا اثر پہونچ گیا تھا اس سے کسی قدر خراب ہو گئی تھی آتشبازی کی سیر کے بعد تمام مہمان لال کوٹھی اور کیمپ کو واپس گئے -

۷ دسمبر شنبہ کے دن ۱۰ بجے صبح حضور وایسرائے نے پریڈ گراونڈ پر امپیریل سروس اور اسٹیٹ ٹروپس کا ریویو ملاحظہ فرمایا تمام مہمان اس موقع پر تشریف فرما تھے اور سرداران و عہدہ داران ریاست بھی موجود تھے - نواب محمد نصر اللہ خان بحیثیت میجر کے ہز اکسلنسی کے ہمراہ تھے - کرنل عبید اللہ خان کمانڈر انچیف نے افواج کی کمانڈ کی اور نواب زادہ حمید اللہ خان جو حال ہی مین افواج ریاست مین آنریری میجر مقرر ہوئے تھے کمانڈر انچیف ریاست کے اسٹاف مین شریک تھے - مارچ پاسٹ کے بعد ہز اکسلنسی نے فوج کی تعریف مین چند جامع الفاظ فرمائے -

پریڈ کے ختم ہونے کے بعد میرے ہمراہ ہز اکسلنسی اور لیڈی ہارڈنگ اور آنریبل ایجنٹ گورنر جنرل ہارڈنگ ملٹری اسکول کا سنگ بنیاد نصب کرنے کو تشریف لے گئے - مہمان اور سرداران ریاست بھی گئے - یہ اسکول ایک پہاڑی پر تجویز کیا گیا ہے - جس کے نیچے پریڈ گراونڈ ہے - مین نے حسب ذیل تقریر مین سنگ بنیاد نصب کرنے کی استدعا کی -

تقریر

یور اکسلنسی! جس اسکول کا سنگ بنیاد اسوقت آپ اپنے ہاتھ سے رکھینگے اور جو آپکے مشہور و ممتاز نام کے ساتھ موسوم کیا گیا ہے اوس سے میری فوج کی تربیت و تعلیم مین نہایت قیمتی فوائد کے پہونچنے کی توقع ہے، اسی کے ساتھ یہ گذارش کرنے کی اجازت چاہتی ہون کہ میرا اور میری فوج کے کمانڈر انچیف میجر عبید اللہ خان کا جنھون نے گذشتہ سات سال کے عرصہ مین اپنی محنت و مستعدی اور قابلانہ مشورہ و تدابیر سے فوج کی حالت مین نمایان ترقی کی ہے یہ یقین ہے کہ اس اسکول کو آپ کے نام کے ساتھ منسوب ہونے اور آپ کے ہاتھ سے سنگ بنیاد رکھے جانے سے ایک خاص عظمت

حاصل ہوگی اور یہ عظمت ہر افسر کے مراحل زندگی مین جو اسکی تربیت و تعلیم سے بہرہ ور ہوگا عظیم کامیابی کا باعث بنے گی۔

اسکے علاوہ یور اکسلنسی کی یادگار اوس عنایت و مہربانی کی دایمی طور پر یاد تازہ رکھیگی، جو برطانیہ کے مشہور مدبر، رفیق سپاہ اور مصلح فوج لارڈ ہنری ہارڈنگ نے بھوپال کی مشہور حکمران نواب سکندر بیگم پر کی تھی اور پھر اوسی توجہ و عنایت اور جوش احسان مندی کی یاد آج اونہین کے جانشینون مین تازہ ہو رہی ہے

یور اکسلنسی! مین خیال کرتی ہون کہ جس طرح مجھے اس فوجی یادگار کے قایم کرنے کی مسرت ہو رہی ہے اوسی طرح یور اکسلنسی کو بھی کچھ کم مسرت نہوگی۔ کیونکہ یور اکسلنسی ایسی فوج کی تعلیم و تربیت کا سنگ بنیاد رکھ رہے ہین جسکی تاریخی روایات مین کوئی ایسی روایت نہین جس سے یہ پایا جاتا ہو کہ اوسکو کبھی اور کسی زمانہ مین بھی افواج برطانیہ کے مقابلہ مین آنا تو کجا اسکا خیال بھی گذرا ہو، بلکہ یہ اوسکا تاریخی افتخار ہے کہ اوس نے میدان جنگ مین دوش بدوش رہکر اپنی اطاعت اور اپنے آقا کی عقیدت و وفاداری کے جذبات کو نمایان کیا ہے۔

اب مین یور اکسلنسی سے استدعاء کرتی ہون کہ اس اسکول کا سنگ بنیاد نصب فرمایا جائے

میری تقریر کے بعد حضور وایسرائے نے فرمایا۔

تقریر

یور ہائینس!

گو مین خود سپاہی نہین ہون مگر میرے خاندان مین فوجی تعلقات کی ایک بہت زوردار روایت چلی آتی ہے میرے دادا نے میدان جنگ مین بہت بڑا نام پیدا کیا اور میرا ایک لڑکا فوج مین ہے جو کہ مین امید کرتا ہون کہ قدم بقدم اپنے پردادا کے رہے گا اور مجھکو بحیثیت اپنے عہدہ کے جو انڈین آرمی سے مناسبت ہے وہ اسکی مقتضی ہے کہ معاملات فوجی کی جانب مین ہمیشہ متوجہ رہون پس مین

نہایت خوشی سے اس کام کو جو آپ نے میرے واسطے تجویز کیا ہے قبول کرتا ہون - مین سمجھتا ہون کہ یور ہائینس کا مقصد اولاً یہ ہے کہ بھوپال مین شریف خاندانون کے جو لڑکے ہین اونکے واسطے ایک معزز طرز معیشت پیدا کیا جاوے ثانیاً جو آپکی فوج ہے اور جسپر کہ آپکو واجبی طور پر ناز ہے اوسمین ایسے افسر اور لایق افسر جمع کئے جائین جو خود آپکی رعایا مین سے ہون - یہ تجویز ایسی ہے جو ہر آئینہ مستحق امداد و ہمدردی کے ہے اور یور ہائینس اور کرنل عبید اللہ خان کی نگرانی مین مجھے یقین ہے کہ اسمین بڑی کامیابی حاصل ہوگی سب سے اہم امر اس معاملہ مین یہ ہے کہ معلمین اور ماسٹر جو کہ اسکول مین رہا کرین وہ خود معزز اور شریف لوگ ہون جو کہ صرف تعلیم ہی نہ دیوین بلکہ نظیر اُن سب صفات کی ہون جو کہ ایک بہادر اور شریف مین ہونی چاہین - سپاہیانہ زندگی کسی طرح پر خالی چمک دمک اور شان و شوکت نہین ہوتی چمک دمک مسلسل کارہائے سخت کے انجام دینے اور لگاتار مشقت شاقہ سے حاصل ہوتی ہے اور شوکت اگر کسی سپاہی کو نصیب ہوتی ہے تو اوس وقت تک نہین حاصل ہوتی ہے جب تک کہ اوس نے خودداری اور ضبط اور ڈسپلن اور جرأت کے سخت سبق اچھی طرح سے نہ حاصل کئے ہون اس سنگ بنیاد کے نصب کرنے مین میرا یہ خیال باعث ناز ہے کہ یہ اسکول میرے دادا کے نام اور میرے نام سے موسوم ہوگا اور امید کرتا ہون کہ اوس مقصد کی کاربراری مین جو اس اسکول کا ہے اوسکو انتہا درجہ کی کامیابی حاصل ہوگی مجھکو اس مین بھی شبہ نہین ہے کہ یہ اسکول اون نوجوان سپاہیون کے واسطے جو نسل آیندہ مین پیدا ہون گے ایک خوشگوار مسکن اور تعلیم گاہ ہوگا

جب تقریر ختم ہو گئی تو ہز اکسلنسی نے سنگ بنیاد نصب کیا اور اس رسم کے ختم ہونے کے بعد مع اسٹاف لال کوٹھی تشریف لے گئے - مین لیڈی ہارڈنگ کو لیکر لیڈی لینسڈون ہاسپٹل گئی اور دیگر لیڈیز بھی ہمارے ساتھ ساتھ وہان پہونچ گئین - لیڈی ہارڈنگ نے پہلے ہاسپٹل کا معائنہ کیا اور پھر لیڈی منٹو نرسنگ ہوم کے افتتاح کی رسم ادا کرکے لیڈی ہارڈنگ انفینٹ ہوم

موقع پر تشریف لے گئیں جو ہاسپٹل سے ملا ہوا ہے۔ مین نے ایک مختصر تقریر مین خواہش کی کہ اس کا سنگ بنیاد نصب کیا جائے ہز اکسلنسی نے جواب مین تقریر فرما کر سنگ بنیاد نصب کیا۔ دونون تقریرین علی الترتیب حسب ذیل ہین۔

تقریر

یور اکسلنسی، اینڈ لیڈیز!

بھوپال مین سب سے پہلے میری معزز و فیاض والدہ نواب شاہجہان بیگم نے ۱۸۹۲ء مین اپنے ملک کی عورتون اور بچون کو طبی امداد پہونچنے کیلئے اپنے عزیز و محترم دوست لیڈی لینسڈون کے نام سے موسوم کر کے اس شفاخانہ کو جاری کیا اور اس سے نہایت گران قدر فوائد حاصل ہوئے پھر مین نے بموقع تشریف آوری لیڈی منٹو جس کو تقریباً ۳ سال ہوتے ہین اونہین کے نام سے موسوم کر کے اس ہسپتال مین نرسنگ اسکول کا اضافہ کیا۔

یور اکسلنسی! میرے خیال مین دراصل نرسنگ کی ہی تعلیم صحت انسانی کی کفیل ہو سکتی ہے اور ہر جگہہ اسکی ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔

یہان نرسنگ اسکول کو قایم ہوئے کچھ زیادہ عرصہ نہین گذرا لیکن مسنز بارنس کی سرگرمی اور ذاتی توجہ سے حوصلہ افزا امیدین ہین۔

یور اکسلنسی۔ ہندوستان جیسے ملک مین عورتون اور بچون کی بھلائی اور بہتری کے کامون مین سب سے عظیم الشان کام اونکے لئے طبی امداد کے وسائل کا مہیا اور مکمل کرنا ہے اور اس کام کی ابتدا لیڈی ڈفرن نے اپنی نیک دلی خدا ترسی اور اپنی جنس کی سچی ہمدردی سے کی اور جو ہمیشہ ہندوستانیون کے دلون مین اونکی محبت و شکر گذاری قایم رکھے گی، اونکے بعد لیڈی لینسڈون، لیڈی ایلگن، لیڈی کرزن اور لیڈی منٹو نے بھی اوسی مقصد اعظم کو پیش نظر رکھا اور دلچسپی کیساتھ

اوسکے استحکام و ترقی مین بارآور کوششین کین جنکو تمام احسان شناس ہندوستانی محبت و قدر کے ساتھ دیکھتے ہین اور جو اوسکے زمانہ قیام ہند کی عمدہ یادگارین ہین۔

یور اکسلنسی نے بہی ساحل ہند پر قدم رکھنے کے بعد اوسی کام کی ترقی و تکمیل کو اپنا نصب العین بنایا اور یور اکسلنسی کی جو تجویز کہ بیادگار تشریف آوری علیا حضرت کوئن میری دہلی مین ایک زنانہ میڈیکل کالج قایم کرنے کی زیر کارروائی ہے وہ بڑی حد تک اس کام کی جو گذشتہ ۳۰ سال سے ان نیک دل خاتون کی توجہات کام کر رہا ہے تکمیل کا باعث ہوگی۔

بس یور اکسلنسی کی دلچسپی کی مناسبت اور اپنے اون تعلقات محبت کے اقتضا سے جو ذاتی طور پر یور اکسلنسی کے ساتھ ہین میری یہ خواہش بیجا نہین کہ میری دارالریاست مین فائدہ عامہ کے لیے یور اکسلنسی کی کیہ یادگار قایم ہو، لہذا مینے "لیڈی ہارڈنگ انفینٹ ہوم" کی تجویز کی ہے جسمین غریب بچے پرورش پائین اونکی صحت کی نگرانی کی جاے اور لڑکیون کی تربیت مین اس امر کا خصوصیت سے لحاظ رکہا جاے کہ وہ آیندہ زنانہ میڈیکل کالج کی تعلیم کے لئے تیار ہون۔

اب مین یور اکسلنسی سے استدعا کرتی ہون کہ اس انفینٹ کا اپنے مبارک ہاتھ سے سنگ بنیاد نصب فرمائین۔

تقریر

یور ہائینس!

آپنے اون خاتونان معظم کا نام لیا ہے جنکی لیڈی ڈفرن صاحبہ سے لیکر آج تک مین قدم بقدم ہون اور مین کہہ نہین سکتی کہ جس کام کو اون خاتونون نے اس حسن لیاقت سے شروع کیا اوسکے ایک جزو حقیر کے سرانجام دہی کو مین کتنا بڑا فخر سمجھتی ہون اونکے خیالات کی پیروی مین مجھکو تہوڑا وقت اس امر کے فیصلہ کرنے مین صرف کرنا پڑا کہ میری کوششون کو زیادہ مفید ثابت

ہونے کے واسطے مجھکو کونسی روش اختیار کرنی چاہیے مگر زنانہ میڈیکل کالج کو جو امداد حاصل ہوئی اوس سے مجھے یقین ہوگیا کہ منجملہ اون متعدد تجاویز کے جو میرے سامنے پیش ہوئین کوئی تجویز ایسی نہین ہے جو اس تجویز سے بڑھکر ہندوستان اور مستورات ہندوستان کی ضروریات فوری کو پوری طور پر رفع کرسکے مگر اس موقع پر مجھکو یہ کہنا ضروری ہے کہ تنہا مین کچھہ نہین کرسکتی تھی پس مین اپنے اون مہربان دوستون کا شکریہ ادا کرتی ہون جنہون نے اس امر مین میرے ساتھہ ہمدردی کی اور میری مدد کی اور اپنی فیاضی سے اسکو ممکن الوقوع کردیا کیونکہ اب یہ امر صرف ممکن الوقوع نہین رہا بلکہ مجھے امید ہے کہ اس مین کامیابی یقینی ہے اور یور ہائینس کی ہمدردی اور فیاضی کی بھی مین اسقدر ممنون منت ہون جسکا بار مجھسے ادا نہین ہوسکتا میرے اس کہنے سے کہ اسکی کامیابی یقینی ہے مجھے امید ہے کوئی صاحب یہ نہ خیال کرین کہ اب اس مین چندہ کی ضرورت نہین ہے جسقدر روپیہ ہمکو ہاتھہ آئیگا اوسیقدر ہم مین فائدہ رسانی کی قوت بڑہتی جائیگی اور یہ ایسا میدان ہے جسکی وسعت عملاً بے پایان ہے اس انفینٹ ہوم (یعنی یتیم خانہ) مجوزہ کے متعلق مجھے اوسکے فوائد و مقاصد پر زیادہ زبان کھولنے کی ضرورت نہین معلوم ہوتی مجھے امید ہے کہ بزمانہ آئندہ بہت سے چھوٹے بچون کے واسطے یہ ایک خوشگوار گھر ہوگا اور مین محسوس کرتی ہون کہ یور ہائینس نے میرے نام سے جو اسکو موسوم کیا ہے تو میری بڑی عزت افزائی فرمائی ہے۔

چار بجے شام کو احمد آباد پر ہز اکسلنسی کے اعزاز مین گارڈن پارٹی ہوئی جس مین بھوپال اجنسی کے رؤسا اور تمام یوروپین لیڈیز و جنٹلمین جو بھوپال مین تھے مدعو کئے گئے۔ شوٹنگ میچ اور دیگر کھیلون اور تفریحات کا انتظام تھا یہان تمام پارٹی کا فوٹو بھی لیا گیا۔ گارڈن پارٹی سے فارغ ہو چکنے کے بعد ہز اکسلنسیز اسٹیشن تشریف لے گئے۔ مین بھی ہمراہ تھی اور ۹½ بجے پرائیویٹ طور پر ہز اکسلنسیز روانہ ہوئے۔

عطاے خطابات

اعلیحضرت شہنشاہ معظم ایڈورڈ ہفتم مرحوم کے الطاف خسروانہ سے میں ۱۹۰۴ء میں جی - سی آئی - ای - اور ۱۹۱۰ء میں جی - سی - ایس - آئی - کے خطابات سے ممتاز کی گئی تھی اب ہز امپیریل مجسٹی ملک معظم جارج پنجم قیصر ہند نے بہ عنایات شاہانہ مجھے کارونیشن کے موقع پر سی - آئی (تاج ہند) کا خطاب عطا فرما کر اپنے دست مبارک سے اسکا تمغہ بھی مرحمت فرمایا - یہ خطاب تمام دنیا کے خطابوں میں محترم خطاب ہے کیونکہ اس جلیل الشان اور نیک دل ملکہ نے جو ہمیشہ نیک وکٹوریہ کے نام سے یاد کی جائیگی اپنی جنس کے اعزاز و امتیاز کے لئے تجویز کیا تھا - یہ کیسے تعجب کی بات ہے کہ اس سے قبل کوئی امتیازی خطاب عورتوں کے لئے موجود نہ تھا حالانکہ عورتوں نے دنیا میں بڑے بڑے کارہاے نمایاں کئے ہیں رفاہ عام و خدا ترسی ملک و قوم کی خدمت میں اُن کا نام بھی مردوں کے ساتھ ساتھ نظر آتا ہے - مگر کبھی تک اس کمی کا احساس نہ ہوتا قدرت نے ایک بڑی وسیع سلطنت پر اُنہیں کی ہم جنس کو حکمران بنایا جسکے دل میں شفقت اور رحم و محبت خاص طور پر ودیعت رکھی گئی تھی - اور یہ اسی کا اثر تھا کہ عورتوں کے لئے بھی ایک خطاب امتیاز معین کیا گیا ملکہ معظمہ کو جو شفقت ہندوستانی عورتوں کے ساتھ تھی اُس کے اندازہ کے لئے صرف اسی خطاب کی موزونیت کافی ہے -

اس قابل احترام خطاب سے میری جدہ معظمہ نواب قدسیہ بیگم صاحبہ مرحومہ اور والدہ محترمہ نواب شاہجہان بیگم صاحبہ خلد مکان بھی ممتاز کی گئی تھیں - میں ہز اکسلنسی لارڈ ہارڈنگ کی بے انتہا ممنون ہوں کہ انہوں نے یادگار خسروی میں میرے لئے اس خطاب کی سفارش کی - اور خدا کا شکر ہے کہ اعلیحضرت ملک معظم جارج پنجم قیصر ہند نے سفارش قبول فرما کر مجھ کو ممتاز فرمایا اعلیحضرت ممدوح الشان - نے اس یادگار موقع پر نہ صرف مجھے ہی یہ عزت عطا کی بلکہ نواب نصر اللہ خان بہادر کو افواج سلطنت میں میجر کے مرتبہ پر فائز کیا اور گذشتہ سالگرہ ولادت پر نواب زادہ کرنل محمد عبید اللہ خان کو سی - ایس - آئی کا خطاب مرحمت فرمایا -

سفر دہلی

جس وقت سے ہز اکسلنسی لارڈ ہارڈنگ پر بم پھینکے جانے اور جناب ممدوح کے زخمی ہونیکا حال معلوم ہوا اسی وقت سے میرا ارادہ تھا کہ مین ہز اکسلنسی کی عیادت کے لئے دہلی جاؤن کیونکہ اس حادثہ کے وقوع سے بہ اعتبار اون مراسم قدیمانہ کے جو ہز اکسلنسی کے ساتھ ہین اور بہ لحاظ اوس عزت کے جو ہز امپیریل میجسٹی ملک معظم قیصر ہند کے قایم مقام کے ساتھ ہر شخص کے دل مین ہونی چاہئیے اور انسانیت کے اون ہمدردانہ جذبات سے جو لازمی طور پر ایسے حادثات سے پیدا ہوتے ہین اور اوس قابل قدر مہربانی کے اعتراف کے خیال سے جو ہندوستانیون کی ترقی اور بہبودی مین ہز اکسلنسی کے مرکوز خاطر اور اون کی حکومت ہند کی پالیسی کی بنیاد ہے میرا دہلی جانا ضرور تھا۔ چنانچہ مین ۲۶ جنوری ۱۹۱۳ء کو بذریعہ اسپشل ٹرین کے دہلی روانہ ہوئی اور وہان پہونچ کر وایسرایگل لاج کے باغ مین خیمون کے اندر قیام کیا۔ حمید اللہ خان بھی علی گڈھ سے بذریعہ موٹر آگئے تھے۔

دوسرے دن ۲۷ جنوری کو ہز اکسلنسی سے ملاقات کا وقت مقرر ہوا۔ وقت معینہ پر ہز اکسلنسی کے ایک۔ اے۔ ڈی۔ سی مجھے لینے آئے۔ اور اگرچہ ہمارے خیمون سے کوٹھی بہت ہی قریب اور چند قدم کے فاصلہ پر تھی تاہم حضور وایسرائے نے اپنی عنایت سے میری سواری کے لئے رکشا بھیجا تھا لیکن مین نے پاپیادہ ہی جانا پسند کیا تھوڑی دیر لیڈی ہارڈنگ کے کمرہ مین ٹھہرائی گئی تھی۔ کیونکہ جناب ممدوحہ کو بہ لحاظ ہم جنسی کے نہایت اشتیاق تھا کہ مجھ سے ملین اور اس واقعہ کا حال خود بیان فرمائین یہ ایک فطری قاعدہ ہے کہ ایسی خطرناک حالت

نکلنے کے بعد جب کوئی ہمدرد ملتا ہے تو ضرور ایک ایسا جذبہ پیدا ہو جاتا ہے جو اوس حالت کو نہایت جوش کے ساتھ زبان سے بیان کراتا ہے - چنانچہ لیڈی صاحبہ ممدوحہ نے قریباً ۱۵ منٹ تک اس حادثہ کے متعلق گفتگو کی - اور تفصیلی طور پر کل حالات سنائے -

فی الواقع لیڈی ہارڈنگ کا ایسے پرخطر اور نازک موقع پر اس درجہ استقلال سے کام لینا صنف نسوان کی تاریخ مین ہمیشہ وقعت و عظمت کے ساتھ دیکھا جائے گا -

جب یہ گفتگو ختم ہوئی تو ہز اکسلنسی مجھے اوس کمرہ مین لے گئین جہان حضور وایسرائے منتظر تھے - اس وقت تینون صاحبزادے بھی میرے ہمراہ تھے - ہز اکسلنسی اگرچہ تندرست ہو گئے تھے لیکن چونکہ چند ریزے جسم مین موجود تھے جو پھر ڈیرہ دون مین اکسرایز سے دیکھنے کے بعد نکالے گئے اسلئے تکلیف باقی تھی ہاتھ رومال مین پڑا ہوا تھا مصافحہ نہین کر سکتے تھے -

جس وقت ہماری پارٹی پہونچی تو نہایت اخلاق اور خندہ پیشانی کے ساتھ ہز اکسلنسی نے خوش آمدید کہا - بعد اظہار تعظیم و تکریم اور مزاج پرسی کے مجھے اپنے پاس جس کوچ پر خود تشریف فرما تھے بہ اصرار بٹھایا -

مین نے اس موقع پر مناسب سمجھا تھا کہ کچھ ہندوستانی رسم بھی ادا کی جائے چنانچہ سونے ، چاندی کے پھول ڈیر اکسلنسیز کے سر پر نچھاور کئے ، زر نقد خادمون کو دیا اور مختصر گفتگو کے بعد اجازت رخصت حاصل کی چلتے وقت پہلے مین نے اور پھر نواب محمد نصر اللہ خان اور کرنل محمد عبید اللہ خان نے مسرت آمیز الفاظ مین مبارکباد دی - اور پھر جب حمید اللہ خان کی طرف ڈیر اکسلنسیز متوجہ ہوئے تو اونہون نے اپنی اور تمام طلبا محمڈن کالج کی طرف سے اس واقعہ پر اظہار افسوس کیا - اور غسل صحت پر مبارکباد دی اور ہز اکسلنسی کو طلبا کالج کی عقیدت مندانہ محبت اور ہمدردی کا یقین دلایا ہز اکسلنسی نے اون کا اور تمام طلبا کی ہمدردی کا شکریہ ادا کیا اور فرمایا کہ وہ اس ہمدردی کو نہایت

قدر و وقعت کی نظر سے دیکھتے ہین۔

اسی تاریخ کو ہز اکسلنسی نے امپیرئیل کونسل کے پہلے اجلاس مین وہ تقریر کی تھی جو آب زر سے لکھنے جانے کے قابل ہے اور جس کے سننے کے لئے تمام ملک اضطراب کے ساتھ منتظر تھا جس مین یہ فقرات کہ "مین کل ہندوستان کو یہ یقین دلانا چاہتا ہون کہ یہ واقعہ میری پالیسی پر کسی طریقہ سے اثر نہ ڈالے گا۔ مین بغیر پس و پیش کے اوسی پالیسی پر عمل کرون گا جو دو سال گذشتہ سے تھی اور اوس سے بال برابر انحراف نہ کرون گا" ہمیشہ ہز اکسلنسی کے علو مرتبت، بلندی خیالات اور شرافت نفسی کو ظاہر کرینگے۔ اور جس سے تمام شریف ہندوستانیون کے دل مین ہز اکسلنسی کی عقیدت روز افزون ترقی کریگی۔ لیکن ساتھ ہی ہندوستانیون کو ہمیشہ اس امر کی شرم و ندامت بھی رہیگی کہ ایسے عزیز وایسرائے پر ایسا سخت حادثہ گذرا اور مجرم بھی گرفتار نہ ہوا۔

مین نے بھی صدقات کے لئے پانچہزار کے نوٹ پیش کئے تھے۔ جب ہم باہر آئے تو مین نے ہز اکسلنسی لیڈی ہارڈنگ سے رخصت ہوتے وقت کہا کہ اس قسم کی نسبت میری خواہش یہ ہے کہ جس خیرات مین آپ مناسب سمجھین صرف کئے جائین۔

ہز اکسلنسی کی تکلیف کے خیال سے دوبارہ ملاقات اور خدا حافظ کہنے کے لئے جانا نامناسب تصور کر کے صرف اپنے عنایت فرما احباب سے مل کر اور خدا حافظ کہہ کر شام کو بھوپال روانہ ہوگئی۔

متفرق حالات سنہ ۱۱ و ۱۲ ع

سال یازدہم و دوازدہم

(۱) ۲۲ جون سنہ ۱۹۱۱ع کو ہیرامپیریل مجسٹیز کی تقریب تاجپوشی کی خوشی منائی گئی - قبل از ظہر ایک دربار منعقد ہوا - چونکہ ہین لندن مین شریک تقریب کارونیشن تہی اسلیئے یہان نواب محمد نصر اللہ خان بہادر نے اس دربار مین میری قایمقامی کی اور ایک اسپیچ دی جس مین ریاست کی اطاعت و وفاداری اور عقیدت مندانہ خیالات کا اظہار تھا - قلعہ سے شہنشاہی سلامی سر کی گئی اور مساکین و غربا کو کھانا کھلایا گیا - نواب صاحب نے ایٹ ہوم دیا اور ایک جم خانہ منعقد کیا اسکول کے لڑکون کے کھیل ہوئے اور انعامات تقسیم کئے گئے

(۲) سنہ ۱۳۱۰ھ سے کاٹن مل جاری ہے - لیکن چونکہ اُس کا انتظام ہمیشہ ایسے اشخاص کے ہاتھون مین رہا جنہین نہ کارخانون کے چلانے کا تجربہ تھا نہ اصول تجارت سے واقف تھے اسلیئے وہ نتایج جو ایسے کارخانون سے نکلتے ہین مترتب نہین ہوئے بجز اس کے کہ خزانہ ریاست کو ضرور سال بھر مین ایک رقم وصول ہو جاتی تہی مین ایک عرصہ سے اس امر پر غور کر رہی تہی کہ اسکو وسیع پیمانہ پر لایا جاوے اور اس کا انتظام تجربہ کار ہاتھون مین سپرد کیا جاوے چنانچہ معین المہام ریاست کی تحریک سے آنریبل سر ابراہیم رحمت اللہ کو اس مل کا ٹھیکہ دیدیا گیا کیونکہ وہ کئی کارخانون کے مالک اور مشہور تاجر ہین اور یہ خیال بھی ہوا کہ وہ قومی خیال سے بھی ایک اسلامی ریاست مین صنعت و حرفت و تجارت کو ترقی دینے مین کوشش کرینگے اور اسی لیئے اُن کے ساتھ معاہدہ مین بہت رعایتین

رکھی گئی ہین۔

(۳) سنہ ۱۹۱۱ء مین مردم شماری کے لئے ایک دفتر قایم ہوا اور اس کام کے متعلق جملہ ہدایات رزیڈنسی سے صادر ہوئین اور بمقابلہ سنہ ۱۹۰۱ء کے ۸۰۲۳۷ نفوس کا آبادی مین اضافہ ہوا یعنی بروئے مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء کے ریاست کی کل آبادی ۷۳۸۱۲۴ ہے۔

مردم شماری کے وقت عموماً اختلاف زبان کا مسئلہ پیش ہوتا ہے۔ یہان بھی یہی مسئلہ پیش آیا۔ اور دفتر مردم شماری کی عدم توجہی اور غلطی سے مفصلات کی ایک نئی زبان مالوی قایم ہوگئی۔ حالانکہ ریاست بھوپال کے کل دیہات مین ایسی صاف اُردو بولی جاتی ہے کہ دوسرے صوبون مین جہان سے اُردو نکلی ہے اتنی صاف نہین بولی جاتی

(۴) احمد آباد۔ گجرات اور احاطہ بمبئی مین چارہ مویشی کا قحط تھا مگر بھوپال مین خدا کا فضل تھا اور چارہ ضرورت سے زیادہ موجود تھا اسلئے یہان سے رقبات قحط زدہ کے لیے تجار گھانس وغیرہ روانہ کرتے تھے۔ چونکہ یہ ایک رفاہ عام کا کام تھا اسلئے ایسے چارہ پر سائر کا نصف محصول صاف کیا گیا۔

(۵) مین نے ابتدائی زمانہ مین عدالتی فیصلون مین امداد حاصل کرنے کے لئے ایک محکمہ اجلاس کامل کا قایم کیا تھا۔ لیکن چونکہ اب اسکی کوئی ضرورت باقی نہین رہی اسلئے اس کو شکست کرکے یہ قاعدہ قرار دیدیا کہ کل اپیل ونگرانی براہ راست سکریٹری متعلقہ کے دفتر مین پیش ہون۔ چنانچہ اب اپیل ونگرانی پیش ہونے کے بعد مین تمام کارروائی اور امثلہ پر خود غور کرکے فیصلہ صادر کرتی ہون۔

(۶) بندوبست نوزدہ سالہ کے بعد سے اگرچہ وصول مالگذاری کی دقتین دور ہوگئی ہین۔ مستاجرین وقت پر اقساط داخل کردیتے ہین۔ لیکن بعض مستاجر بے پروائی وغیرہ کو

یہی کام مین لاتے ہین - اسلئے یہ انتظام کیا گیا ہے کہ جو مستاجر اندر میعاد وجوب قسط مطالبہ ادا نکرے اوس پر پانچ فیصدی تاوان قایم کر کے مطالبہ وصول کیا جائے - اس طریقہ سے ایک ہی سال مین وہ لاپروائی بڑی حد تک کم ہو گئی -

اگرچہ تقاوی کا قانون پہلے سے نافذ ہے اور خزانہ سے تقاوی دئے جانے کا حکم ہے لیکن مین نے اس تاوان کا بھی اغراض تقاوی کے لیئے جداگانہ فنڈ قایم کرنے کا حکم دیدیا ہے - اور اس طرح جو روپیہ کہ مستاجرین کی بے پروائی کا تاوان ہوگا - وہ ترقی حیثیت اراضی کے ہی کام آئیگا -

(۷) تعلیم کا جو بیج بویا گیا تھا خدا کا شکر ہے کہ اب وہ درخت کی شکل اختیار کرتا جاتا ہے اور جو کچھ کامیابی کہ اس وقت تک ہوئی ہے - اس سے آیندہ کے لئے بہت کچھ توقعات ہوتی ہین -

اس سال الگزنڈرا ہائی اسکول سے ۱۳ طلبا انٹرنس کے امتحان مین شریک ہوئے جن مین سے دس نے کامیابی حاصل کی -

ہر سال کامیاب طلبا یا تو اعلی تعلیم کے لیے کالجون مین داخل ہوتے ہین یا اور صنعتون اور پیشون کی تعلیم کے لئے جاتے ہین اور ریاست سے ہر مستحق طالب علم کو وظیفہ ملتا ہے -

تعلیم نسوان کے خاص نصاب سے جس کے متعلق علی گڈہ سے بہت امیدین تھین عرصہ دراز تک انتظار کرنے کے بعد مایوس ہو کر الہ آباد کے صیغہ تعلیم کا مجوزہ کورس جو وہان کے زنانہ مدارس مین رائج ہے - مدرسہ سلطانیہ مین جاری کر دیا گیا ہے اور چند لڑکیان مڈل کلاس مین تعلیم پا رہی ہین -

(۸) جون سنہ ۱۹۱۱ء مین بھوپال پر پھر طاعون کی بلا نازل ہوئی اس مرتبہ وبا اس قدر سخت

پچھلی کہ پچھلے سالون مین کسی مرتبہ اتنا زور نہین ہوا - مین یورپ کے سفر مین تھی اور بیت المقدس وغیرہ جانے کا ارادہ ہو رہا تھا - لیکن رعایا کی پریشانی کے باعث ارادہ ملتوی کر کے بھوپال مراجعت کی - اگرچہ وبا نہایت سخت تھی لیکن تدابیر انسداد، اور عامہ رعایا کی دلجوئی اور تسکین مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہین کیا گیا - نواب محمد نصر اللہ خان نے حتی الامکان دلجوئی و تشفی اور رعایا کو ہر قسم کی آسائشیان بہم پہونچانے مین کوئی کمی نہین کی، اور رعایا کے اطمینان کے لئے وہ خود بھی بھوپال ہی مین مقیم رہے اون کی یہ ہمدردانہ تدابیر نہایت آفرین و تحسین کی مستحق ہین -

(۹) نواب زادہ کرنل عبید اللہ خان باوجودیکہ اس زمانہ مین علیل رہے اور اون کی عدالت کا سلسلہ بہت دن تک قایم رہا لیکن اونھون نے اپنے فرائض متعلقہ کو اوس حال مین بھی ہمیشہ نہایت مستعدی کے ساتھ ادا کیا اور فوجی ترقی کی کوششین برابر جاری ہین مختلف امور مثلاً فزیکل ٹریننگ - آرمز ار اسٹل - پوسٹلین - پائنیر ڈیوٹی وغیرہ کی تعلیم کے لئے الہ آباد - انبالہ - ناہن وغیرہ کو منتخب افسر و جوان بھیجے گئے اور ضروری اصلاحات اور دیگر انتظامات عمل مین آتے رہے -

سنہ ۱۹۱۱ء مین امپیریل سروس ٹرپس کی پوری جمعیت کی طاقت کر دی گئی -

میری منظوری سے اسٹیٹ انفنٹری کو اصلاحات کرنے کے بعد سلطانیہ انفنٹری کے نام سے موسوم کر کے مثل امپیریل سروس ٹروپس کے شاہنشاہی خدمات کے لئے مختص کیا گیا جیسے کہ ریاست کی فوج کا انتظام نواب زادہ کرنل عبید اللہ خان کمانڈر انچیف کے سپرد ہوا ہے اونھون نے علاوہ ان اصلاحات کے جن کا اس کتاب مین جا بجا ذکر موجود ہے یہ اصلاح بھی کی کہ یہان کے لوگون کو جہان تک ممکن ہو فوج مین داخل ہونے کا شوق دلایا جائے

اور اون مین وہی گذشتہ جوش پیدا کر دیا جاے جو اسلاف کا سرمایۂ ناز رہا ہے اور اس مین وہ ایک حد تک کامیاب بھی ہوئے۔ اور اون کے ساتھ یہ رعایت کی گئی کہ رقم چندہ وردی و اسپ جو لازمی طور پر پہلے داخل کرنا ہوتی ہے خزانہ ریاست سے عنایتا دی گئی لیکن اس پر بھی اکثر نے اس وجہ سے انکار کیا کہ عام لوگون سے ان کا درجہ بالا ہے اور وہ مثل ایک سپاہی یا سوار کے کام کرنے مین اپنی ذلت سمجھتے ہین اُن کا یہ عذر اگرچہ کسی طرح قابل قبول نہ تھا مگر کمانڈر انچیف نے اس عذر کو رفع کرنے کے لئے اُن کو عہدہ دینا بھی منظور کر لیا کیونکہ اُن کا مقصد تو اُن کو فوجی کامون کی طرف راغب کرنا تھا۔ امید ہے کہ یہ لوگ تھوڑے دنون مین کوشش کر کے عہدون کی قابلیت بھی حاصل کرینگے۔

نواب زادہ کرنل محمد عبید اللہ خان کی تحریک سے بھوپال مین ایک کمیٹی سینٹ جان امبولنس فنڈ کی تقویت کے لئے قایم کی گئی۔ تمام عہدہ دار فوجی افسر اور رعایا کے سرگروہ اشخاص اس کمیٹی کے ممبر بنائے گئے۔ شہر کے مدرسون اور ہسپتالون مین اور مفصلات کے شفاخانون مین اس کے کلاس بھی جاری کئے گئے۔ دربار سے سامان وغیرہ کے لیے منظوری دی امید ہے کہ اس کلاس سے فائدہ پہنچے گا۔ اور اس سوسائٹی کا جو مقصد ہے کہ زخمیون کو جس قدر جلد ممکن ہو مدد پہنچے اور اُن کی مرہم پٹی وغیرہ کی جاے یہان بھی بخوبی حاصل ہوگا۔

(۱۰) قدیم خاندان ریاست مین سے ان دو سالون مین میان لیسین محمد خان۔ میان یار محمد خان میان عاقل محمد خان۔ میان حمید محمد خان اور سرداری صاحبہ نے انتقال کیا۔ میان لیسین محمد خان تمام جاگیردارون مین ہر لحاظ سے ممتاز و سربرآوردہ شخص تھے۔ پبلک کامون مین دلچسپی لیتے تھے۔ خود بھی تعلیم پائی تھی اور تعلیم کے فوائد کو جانتے تھے۔

میان یار محمد خان ایک پُرانی وضع اور اشغال کے سردار تھے۔

میان حمید محمد خان ایک نوجوان اور ہوشیار آدمی تھے اگرچہ تعلیم معمولی تھی مگر اپنی ذہانت اور عقلمندی سے خاص اثر قایم کر لیا تھا اور رفاہ عام کے اور قوم کے کامون مین ہمیشہ دلچسپی سے حصہ لیا کرتے تھے میان قل محمد خان نواب جہانگیر محمد خان صاحب بہادر مرحوم کے سوتیلے بھائی کے لڑکے تھے۔ نیک اور پُرانی وضع کے آدمی تھے سرکار خلد نشین و سرکار خلد مکان نے بپاس قرابت داری اُن کی تنخواہ و جاگیر مقرر کر دی تھی ان سب مرحومین کے پس ماندون کی پرورش کا بلحاظ استحقاق بصورت جاگیر یا نقد انتظام کیا گیا۔

اس موقع پر مجھے یہ ضرور لکھنا چاہئیے کہ بعض جاگیردار غیر کفو مین کئی نکاح کر لیتے ہین اور اُس وقت وہ اولاد کی آیندہ حالت کے متعلق کچھ خیال نہین کرتے اور پھر نہ اُس اولاد کی تعلیم و تربیت کی کچھ پروا ہوتی ہے نہ اُن کے پاس کوئی ایسا سرمایہ ہوتا ہے جو اُن کے کام آئے بالآخر ریاست کے لئے وہ بار ہو جاتے ہین اور اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ بدنام کنندۂ نکونامے چند بنجاتے ہین۔

سردار بی صاحبہ میری سوتیلی مان تھین نیک اور بزرگ بی بی تھین۔

سنہ ۱۹۱۲ء مین ریاست کو تین عہدہ دارون کے انتقال سے سخت نقصان اُٹھانا پڑا۔ خان بہادر مولوی "نصیر الدین" سی، آئی، ای، نے مرض ہیضہ اور بخشی محمد حسن اور افسر الاطبا حکیم "سید نور الحسن" نے مرض فالج مین انتقال کیا۔ خان بہادر مولوی نصیر الدین۔ سی۔ آئی۔ ای معین المہام پٹنہ کے نہایت معزز خاندان کے رکن تھے اور اُن خوش قسمت لوگون مین تھے جو اپنے خاندان کو اقتدار اور امتیازات کے بلند مرتبہ پر پاتے ہین وہ خود بنگال کے ریونیو بورڈ مین جونیر سکرٹری تھے پہلی مرتبہ بذریعہ استعارہ خدمات عہدہ

نصیر المہامی پر اُن کا تقرر کیا گیا تھا اور پھر مدت استعارہ ختم ہونے کے بعد وہ واپس چلے گئے چونکہ اُن کی خدمات نصیر المہامی مفید ثابت ہوئی تھین اور اُن کو مالی کامون کا تجربہ بھی تھا اسلیے پھر مولوی نظام الدین حسن کے جانے کے بعد معین المہامی کے عہدہ پر اُن کی خدمات کا استعارہ کیا گیا اور اُنھون نے آخر دم تک محنت و قابلیت کے ساتھ اپنے فرائض عہدہ کو انجام دیا اگرچہ اُن کے اکثر کام قابل تعریف ہین لیکن سب سے زیادہ قابل تعریف اُن کی وہ کوشش و سرگرمی ہے جو اُنھون نے بعد تکمیل بندوبست ہمارے مجوزہ طریقہ انتظام مالگذاری کے کامیاب بنانے مین کی اور اُن کی اس کوشش و محنت کا یہ نتیجہ ہے کہ جس ریاست مین کبھی مالگذاری کا وقت پر وصول ہونا تو کجا ایک سال کی تیسرے سال بھی وصول نہین ہوئی وہان تاریخ معینہ پر وصول ہو جاتی ہے۔ اُنھون نے اور بھی مفید اصلاحات اور تجویزین پیش کین وہ ہمیشہ ریاست و رعایا کی بہبودی کے خیال مین مستغرق رہتے تھے اور نہایت ہر دل عزیز بھی تھے تمام رعایا اُن کے ساتھ محبت کرتی تھی اور بھوپال مین ہمیشہ اُن کا نام عزت و نیکی کے ساتھ لیا جائیگا۔

مولوی نصیر الدین کے انتقال کے بعد مولوی محمد احمد ایم۔ اے، ایل، ایل، بی بیرسٹرایٹ لا جونیر سکرٹری ریونیو بورڈ ممالک متحدہ آگرہ و اودھ کا انتخاب کیا گیا اور انھون نے نومبر ۱۹۱۲ء مین منصب معین المہامی کا چارج لیا۔ اُن کی قابلیت اور تجربہ سے بہت سی توقعات ہین خدا کرے وہ پوری ہون۔

بخشی محمد حسن ریاست کے ایک قدیم ملازم تھے اگرچہ اُن کا وطن "تھانہ بھون" ضلع مظفرنگر تھا لیکن اب بھوپال ہی وطن ہو گیا تھا اُن کی عمر ۸۰ سال سے متجاوز تھی۔ سرکار خلد نشین نواب سکندر بیگم صاحبہ اُن کو مکہ معظمہ مین ملازم رکھکر اپنے ہمراہ بھوپال لائی تھین اُن کو حسابی کام

مین نھایت مھارت تھی اور زیادہ تر اسی قسم کے کام اُن کے سپرد کئے جاتے تھے اُنھون نے جیسی اعلیٰ دیانت اور راست بازی کے ساتھ اس طویل اور مسلسل زمانہ مین اپنی خدمات کو انجام دیا ہے وہ ہر عہدہ دار کے لئے نمونہ ہے۔ اُن پر ہر زمانہ مین بھروسہ اور اعتبار کیا گیا اور وہ اُس کے اہل ثابت ہوئے وہ نہایت خاموشی کے ساتھ کام کرتے تھے اور چونکہ ایمانداری اور ریاست کی خیر سگالی اُن کا نصب العین تھا اسلئے ہمیشہ ممتاز اور موقر رہے۔

افسر الاطبا حکیم سید محمد نور الحسن نے حاذق الملک حکیم عبد المجید خان مرحوم سے تعلیم پائی تھی اُن کا دماغ طب کے لئے نہایت موزون تھا اور اسی کے ساتھ خلق و انکسار اور بنی نوع انسان کی ہمدردی کی صفت بھی بدرجہ اتم اُن مین موجود تھی۔ ادنی سے ادنی آدمی کے ساتھ بھی اُن کا خلق نھایت اعلیٰ تھا۔ وہ میرے زمانہ ولیعھدی مین میری ڈیوڑھی کے طبیب تھے۔ جب مین مسند نشین ریاست ہوئی اور حکیم فرزند علی نے انتقال کیا تو مین نے اُن کو بلحاظ استحقاق و قابلیت افسر الاطبا کے عہدہ پر مامور کیا اُنہون نے اس عہدہ پر مامور ہونے کے بعد فیس لینا بھی عام طور سے قطعی بند کر دیا وہ اپنی ذات کو مخلوق خدا کی خدمت کے لئے وقف سمجھتے تھے خصوصاً وبائی امراض کے زمانہ مین اُن کو بمشکل چند گھنٹے آرام کے ملتے تھے اور بغیر کسی عذر کے ہر جگہ مریضون کو دیکھتے اور علاج کرتے تھے۔

سنہ ۱۹۱۱ء مین بھوپال مین طاعون کی شدت بہت سخت تھی وہ دن رات مریضون کے دیکھنے کے لئے تمام شہر مین پھرتے تھے اور کوئی وقت اُن کے آرام کا نہ تھا اس وبا مین اُن کے ایک لڑکے کا بھی انتقال ہوا جس سے اُن کو سخت صدمہ پہنچا اور ایک چھوٹے بھائی کے مبتلائے طاعون ہو جانے سے بھی پریشانی رہی اس ناقابل برداشت محنت و پریشانی نے اُن کی صحت پر سخت اثر کیا طبیعت خراب ہونے لگی اور وہ روز بروز کمزور اور نحیف ہوتے جاتے تھے

اپنے مرض کے متعلق خود اُن کی یہ تشخیص تہی کہ چونکہ طاعون نہایت سخت تھا اور مریضون کے معائنہ مین خاص احتیاط برتی نہین گئی اسلئے اُسکی سمیت رگ و پے مین اثر کرگئی مزاج مین اس قدر حدت بڑہ گئی تھی کہ سال بھر تک مطلق گوشت نہین کھایا - سرد چیزون اور تریاق لیمون وغیرہ کا زیادہ استعمال رکھا دہلی جا کر بھی بہت کچھہ علاج کیا مگر صحت نہ ہوئی بآلآخر یہ حالت پہنچ گئی کہ بستر سے اُٹھنا بھی دشوار ہوگیا اور اسی حالت مین بماہ رمضان المبارک فالج گرا اُس کے گرنے کے دو تین دن بعد انتقال ہو گیا - اُن کا وجود ایثار و خلق کا ایک بہترین نمونہ تھا جو بھوپال کے ہاتھ سے جاتا رہا افسر الاطبا کے نازک عہدہ پر حقیقتاً یہ انتخاب ایسا اچھا ہوا تھا کہ بہت ہی کم میسر ہوتا ہے وہ شخص اس دنیا مین نہین ہے مگر اُس کی نیکی کی یاد باقی ہے اور آج اُسکو تمام رعایا روتی ہے -

(۱۱) ۱۹۱۱ و ۱۹۱۲ع مین حسب ذیل چند معزز و گرامی مہمان پرائیویٹ طور پر بھوپال تشریف لائے - جن کی میزبانی سے مجھہ کو بے حد مسرت اور خوشی ہوئی -

(۱) میرے سفر کے زمانہ مین دو مرتبہ ہزاکسلنسی والیسرائے کشور ہند نے بھوپال ریلوے اسٹیشن سے گذر فرمایا دونون مرتبہ نواب محمد نصراللہ خان نے ہزاکسلنسی کا خیر مقدم کیا اور ان کی درخواست پر حضور ممدوح نے چاء نوشی فرمائی -

(۲) ہزآنر سر جان ہیوٹ لفٹنٹ گورنر ممالک متحدہ آگرہ و اودہ جنہون نے دہلی کارونیشن کے انتظام اور نمایش الہ آباد کے اہتمام مین خاص شہرت حاصل کی ہے اور دونون جگہہ خصوصاً نمایش مین مجھے اور صاحبزادون کو اپنے اخلاق و مہربانی سے مشکور کیا ہے -

مارچ ۱۹۱۱ع مین پرائیویٹ طور پر بھوپال تشریف لائے پرگنہ احمد پور مین شکار کھیلا -

(۳) ۲ جنوری ۱۹۱۲ع کو ولیعہد ریاست چھور سیا پنچی اور بھوپال کی سیر کو آئے باغ حیات افزا کی

کوٹھی مین اون کا قیام ہوا۔ مجھہ سے راحت منزل مین ملاقات ہوئی۔ یہ ایک سنجیدہ اور متین نوجوان معلوم ہوتے ہین۔

(۴) ۲۸ فروری ۱۹۱۲ء کو مہاراجہ کپورتھلا بمبئی میل سے بھوپال آئے۔ اون کے ساتھ مہارانی صاحبہ (جو اسپینش لیڈی ہین) راج کماری اور چند عہدہ دار تھے۔ رات کو اسٹیشن ہی پر قیام رہا اور اپنے سیلون مین آرام کیا۔ صبح آٹھ بجے سیر و تفریح کے لئے شہر مین آئے۔ نصیر المہام ریاست اور ملیٹری سکرٹری میری طرف سے استقبال کے لئے مامور تھے۔ شام کو میرے ساتھ راحت منزل پر چاء پی۔ رات کو من جانب ریاست ڈنر دیا گیا اور اوسی شب کو روانہ ہو گئے۔

(۵) ۱۸ مارچ کی رات کو مہاراجہ گوالیار معہ مسٹر سلطان احمد جوڈیشل منسٹر اور دو سکریٹریون کے بھوپال آئے۔ نصیر المہام بہادر اور میان اقبال محمد خان بہادر نے اسٹیشن پر استقبال کیا۔ اسٹیشن سے براہ راست آ کر راحت منزل پر مجھہ سے ملاقات کی۔ یہین اون کے قیام کا انتظام کیا گیا تھا اور یہین پر اون کی دعوت بھی ہوئی اس دعوت مین نواب محمد نصر اللہ خان۔ کرنل عبید اللہ خان اور چند عہدہ داران ریاست بھی شریک تے۔

اگرچہ راحت منزل مین اون کے قیام کا انتظام کیا گیا تھا لیکن چونکہ ۲ بجے شب کو روانہ ہونے والے تھے اور اوس وقت راحت منزل سے اسٹیشن تک جانے مین تکلیف ہوتی اسلئے اونہون نے اپنے سیلون مین ہی آرام کیا۔

مہاراجہ میرے ساتھ ہمیشہ فرزندانہ ادب و لحاظ کرتے ہین اور اون کی والدہ مہارانی مجھ کو ہمشیرہ کہتی ہین اسلئے مجھے مہاراج کے آنے سے بے حد مسرت ہوئی اس کے علاوہ مہاراجہ بہ لحاظ اپنے حسن انتظام بیدار مغزی اور مستعدی و جفاکشی کے نہایت قابل ستایش ہین

اور وہ تمام ہندوستانی روساء کے لئے ایک بہترین نمونہ ہین۔ انہون نے تہوڑے عرصہ مین اپنی ریاست کی انتظامی حالت اور مادّی ترقی مین نمایان قابلیتون سے نہایت عمدہ کامیابی حاصل کی ہے۔

(۶) ولیعہد صاحب ٹیکم گڈہ۔ ۲۱- جولائی سنہ ۱۹۱۲ع کو تشریف لائے اور ۲۲ کو تشریف لے گئے مختلف مقامات کی سیر کی اور راحت منزل مین مجھ سے ملاقات ہوئی۔

(۷) ۷- اگست سنہ ۱۹۱۲ع کو آنریبل مسٹر ٹکر جو آنریبل مسٹر آوڈائر کے زمانہ رخصت مین سنٹرل انڈیا مین ایجنٹ گورنر جنرل کے عہدہ پر قایمقامی کی حیثیت سے مامور تہے نیم سرکاری طور پر تشریف لائے۔ اون کے ہمراہ مسز ٹکر بھی تھین جو ایک نہایت شریف اور خلیق خاتون ہین تین دن قیام کرنے کے بعد ۹- اگست کو گوالیار کی جانب تشریف لے گئے۔

(۸) ۱۱- اگست سنہ ۱۹۱۲ع کو لارڈ سیڈن ہم گورنر بمبئی سانچی ٹوپ کی سیر کرنے کے لئے بہوپال سے گذرے۔ نصیر المہام بہادر اور کپتان امیر احمد نے ریاست کی طرف سے اون کی تواضع اور آسایش وغیرہ کا تمام انتظام سانچی مین کیا تھا۔ مین بھی اسٹیشن پر اون سے ملی لارڈ سیڈن ہم میرے اون دوستون مین ہین جن کے ساتھ نہایت مخلصانہ مراسم ہین۔ اور اون کے عہد حکومت مین جب مجھے بمبئی جانے کا اتفاق ہوا ہے تو وہ نہایت اخلاق و مہربانی سے میرے ساتھ پیش آئے۔

(۹) سر ہنری میکموہن فارن سکرٹری گورنمنٹ آف انڈیا اون ممتاز پولیٹکل عہدہ دارون مین ہین جن کا نام ہمیشہ ہندوستان کی تاریخ مین عزت کے ساتھ لیا جائیگا۔ اون کو مشرقی اور بالخصوص مسلمانون کے خیالات اور جذبات کا بہترین اندازہ ہے۔ اور اونہون نے ہز مجسٹی امیر کابل کی سیاحت ہندوستان کے زمانہ مین بڑی قابلیت کے ساتھ خدمات انجام دی ہین وہ میرے

خاص احباب مین سے ہین۔ اون کا بھوپال آنا میرے لئے بڑی مسرت کا باعث تھا۔ ۲۰۔ اگست ۱۹۱۲ء کو وہ مع اپنے دو اسسٹنٹون کے بھوپال تشریف لائے۔ قابل دید مقامات کا معائنہ کیا۔ کشتی مین تالاب کی سیر کی۔ ایک خاص ڈنر ہوا جس مین نواب محمد نصر اللہ خان۔ کرنل عبید اللہ خان، نواب زادہ کپتان حمید اللہ خان انسپکٹنگ آفیسر امپیریل سروس ٹروپس، نصیر الملہام خان بہادر منشی اسرار حسن خان، کپتان امیر احمد شریک تھے احمد آباد مین بھی اونکے اعزاز مین گارڈن پارٹی ہوئی۔ غرض زمانہ قیام نہایت خوشگوار مصروفیتون مین بسر ہوا۔ ۲۲۔ اگست کو ڈاک گاڑی سے واپس تشریف لے گئے۔

(۱۰) آنریبل مسٹر آرتھر جی براڈرک۔ مسز ہربرٹ آمتھیہ، کرائیکونٹ فرنگ فورٹس ڈی مانٹ نے بھی مختلف اوقات مین بھوپال کی سیر کی۔ اور اون سے ملاقاتین ہوئین۔

(۱۲) میرے زمانہ سفر یورپ مین انتظام ریاست نواب محمد نصر اللہ خان کے تفویض رہا مین نے روانگی کے قبل بطور دستور العمل کے ایک رزولیوشن صادر کر دیا تھا جس مین کامون کی تصریح اختیارات کے حدود و طریقہ کارروائی کو درج کیا گیا تھا۔ اس عرصہ مین نواب صاحب نے تمام امور کو عمدگی و قابلیت سے میری ہدایتون کے مطابق انجام دیا۔

(۱۳) طبقہ نسوان کی ترقی تعلیم اور اُن کی اصلاح معاشرت کے لئے نہایت ضرورت ہے کہ ملک مین کثرت کے ساتھ لیڈیز کلب قایم کئے جائین جن مین پردہ کا بھی کامل انتظام ہوتا کہ پردہ نشین خواتین بھی اوس مین شریک ہوسکین۔ اسی بنا پر مسز پورٹر نے جو نہایت نیک دل خاتون ہین الہ آباد اور لکھنو مین لیڈیز پردہ کلب قایم کیا اور اپنی مہربانی سے مجھے پیٹرن بنا کر اطلاع دی۔ اگرچہ مین وہان کی خواتین کی حالت سے ناواقف تھی اور کوئی موقع وہان کی ترقی نسوان کی حالات معلوم کرنیکا نہ ملا تھا لیکن چونکہ ایک مفید تحریک تھی اور ایسی تحریک سے بہت کچھ امیدین وابستہ ہوتی ہین

اسلئے مین نے پیٹرن بننا منظور کرلیا اور اُن کی کوششون کا شکریہ ادا کیا۔ نیز سہرود کلب کی ایک سالانہ امداد بھی مقرر کردی تاکہ تھوڑی بہت تقویت پھونچے۔

(۱۴) بجاے اس کے کہ مسلمان ناقابل اطمینان طور پر جا بجا اپنے قومی ہائی اسکول اور کالج بنائین مین اس امر کو زیادہ پسند کرتی ہون کہ گورنمنٹ ہی کے اسکولون اور کالجون سے فائدہ اُٹھائین، البتہ جا بجا اور کثرت کے ساتھ مسلمانون کے بورڈنگ ہاوس ہونے چاہئین اور اُن کا انتظام قابل ہاتھون مین رہے۔ ایسے بورڈنگ ہاوس ہر لحاظ سے بہت مفید ہوتے ہین چنانچہ الہ آباد کے محمدن بورڈنگ ہاوس سے جو نمایان نفع پہونچ رہا ہے وہ ہر طرح قابل تعریف و توجہ ہے لیکن افسوس ہے کہ مسلمانون نے اسکو ابھی ہنوز مکمل نہین کیا۔ اس کے ٹرسٹیون نے مجھ سے بھی امداد کی درخواست کی اور مولوی عبد الغفور بی اے مہتمم تنظیمات نے جو اس بورڈنگ ہاوس کے سپرنٹنڈنٹ رہ چکے ہین توجہ دلائی مین نے اور نواب زادہ حمید اللہ خان نے ایک مناسب رقم امداد مین دی، اُن سب کی خواہش یہ بھی تھی کہ اُس کے ڈائننگ ہال کو میرے نام سے موسوم کرکے "سلطان جہان منزل"، نام رکھا جاے مگر مین نے اس کو منظور نہین کیا۔ اگرچہ مین اِس بات کو بہت پسند کرتی ہون کہ قومی انسٹیٹوشن ضرور اپنے بانیون اور امداد کرنے والون کے نام سے موسوم ہون تاکہ دوسرے لوگون کو اپنی یادگارین قایم کراتے اور قومی کامون مین چندہ دینے کا حوصلہ پیدا ہو مگر مین اپنی ذات کے لئے اس کی خواہان نہین کیونکہ مین جب ضرورت کو بخوبی محسوس کرلیتی ہون اُس وقت کوئی مدد کرتی ہون اور جب ضرورت محسوس ہو جاتی ہے تو امداد بمنزلہ فرض کے ہو جاتی ہے اور اداے فرض کسی تحسین و صلہ یا یادگار کا مستحق نہین پس مین امداد کرکے اپنے نام سے کسی یادگار کے قایم و منسوب کئے جانے کا استحقاق نہین

رکھتی اسی وجہہ سے مین نے اس خواہش کو نامنظور کیا۔

(۱۵) شروع نومبر سنہ ۱۹۱۲ء مین جب ترک مجروحین وتیامی اور بیواؤن کی تکالیف کی حالتین اخبارات مین میری نظر سے گذرین تو مین نے متاثر ہوکر ۲ ہزار روپیہ اُن کی امداد کے لئے انجمن ہلال احمر قسطنطنیہ کو بھیجے اور بذریعہ جریدہ ریاست مورخہ ۶ نومبر ایک کمیٹی قایم کرکے پبلک کو بھی چندہ دینے کی تحریک کی۔ چنانچہ اس انجمن کو مہینہ ڈیڑھ مہینہ مین ہی ۳۰ ہزار روپیہ وصول ہوا۔ لیڈیز کلب کی خواتین نے بھی جلسہ کیا اور قریب ۳ ہزار کے چندہ دیا۔ خوشی کی بات ہے کہ اہل بھوپال کو قومی ضرورتون کا احساس پیدا ہوگیا ہے اور تمام باشندے قومی وملکی کامون مین بلند حوصلگی کے ساتھ شریک ہوتے ہین اسی طرح جب مسلم یونیورسٹی فنڈ کے لئے کرنل عبید اللہ خان سلمہ اللہ تعالی نے ایک کمیٹی قایم کی تھی اور اس قومی ضرورت کو مسلمانون کے ذہن نشین کیا تھا تو اُس مین بھی سب نے حسب مقدرت چندہ دیکر ایک معقول رقم جمع کرلی تھی۔ لیکن سب سے زیادہ خوشی کی بات یہ ہے کہ خواتین بھی اس قسم کی تحریکون مین امداد کرتی ہین اور اس ضرورت کو سمجھتی ہین۔

خدا کا شکر ہے کہ جن امیدون کے ساتھ پرنس آف ویلز لیڈیز کلب قایم کیا گیا تھا وہ پوری ہوتی جاتی ہین ان مین علمی مذاق اور قومی ہمدردی اسی کلب کا مفید نتیجہ ہے۔ خدا کرے اس سے زیادہ عمدہ اور بہترین نتایج پیدا ہون جن سے قومی ترقی اور قومی بھلائی کے کامون مین مدد ملے۔

(۱۶) چونکہ اُردو مین اس وقت تک آن حضرت صلعم کی کوئی مفصل اور مستند سوانح عمری موجود نہین ہے اسلئے جب مجھے معلوم ہوا کہ شمس العلما مولانا شبلی جو تاریخ اسلام کے ایک باکمال اور مستند عالم ہین سیرۃ نبوی مرتب کرنا چاہتے ہین لیکن مالی امداد سے مجبور ہین اور

اُنھون نے ایک اپیل امداد کے لئے شایع کی ہے۔ مین نے اُس اپیل کو دیکھا اور افسوس ہوا کہ ایک ایسی ضروری اور مذہبی تصنیف کے لئے پبلک سے اپیل کرنے کی نوبت پہونچتی ہے مین نے ان کو مطلع کیا کہ وہ فوراً کام شروع کردین اور جس قدر روپیہ کے لئے اپیل کی گئی ہے وہ مین دونگی۔ لیکن اپیل مین اُن کتابون کے متعلق ذکر نہ تھا جو تالیف سیرۃ نبوی مین ضروری تھین۔ جب حمید اللہ خان کو یہ ضرورت معلوم ہوئی تو اُنھون نے اس ثواب مین حصہ لینے کے لئے فوراً دو ہزار روپیے خرید کتب کے لئے مولانا موصوف کے پاس بھیجدئے اور اجازت دی کہ جس قدر مزید کتابون کی ضرورت ہو وہ بھی خرید لی جائین اُن کی قیمت بھی ادا کی جائیگی۔

امید ہے کہ یہ کتاب تیار ہوکر نہایت مفید ثابت ہوگی۔

کرنل عبید اللہ خان نے اُس کے انگریزی مین ترجمہ و طبع کے مصارف اپنے ذمہ لئے ان دونون عزیزون کا مذہبی خلوص اور وہ جذبہ ہے جو ہر ایک سچے مسلمان کے دل مین ہونا چاہیئے اور مجھے یقین ہے کہ وہ اسی طرح مذہب کی جو خدمت کہ ممکن ہوگی خوشی کے ساتھ کرینگے۔

خاتمۃ الکتاب

خدا کا شکر ہے کہ میرے عہد حکومت کی یہہ دوسری جلد موسوم بہ اختر اقبال اختتام کو پہونچی مینے ان دونون جلدون مین واقعات وحالات کو علی الترتیب لکھا ہے اور اگر خدا کو منظور ہے تو آئیندہ بھی یہی التزام رہے گا۔

اب اس دوازدہ سالہ تاریخ کے خاتمہ پر مین اپنے ہر دو فرزندان نواب محمد نصر اللہ خان کی جو انھون نے میری عدم موجودگیون کے وقت اور کرنل عبید اللہ خان کی جو انھون نے ماسوا فوج کے اور بھی نیک مشورون سے سعادتمندانہ اطاعت اور دلی ہمدردی کا اظہار کیا اور اپنی ذہانت وقابلیت سے مجھے امدادی اعتراف کرنا اور نواب زادہ حمید اللہ خان کی جو اس وقت محمدن کالج علیگڈہ مین سکنڈ ایر (الیف اے) مین تعلیم پا رہے ہین اور جن کی سعادتمندی نے مجھکو اس وقت تک خوش رکھا ہے اور آیندہ کی نسبت بھی خداے برتر کی مہربانی سے بہت کچھ امیدین ہین ستائش کرنا اور اپنے دربار کے اُن عہدہ دارون کی قابلیت وخدمات کا تذکرہ اور اُن کی تحسین جنھون نے اپنے فرائض اور خدمات کو عمدہ طور سے انجام دیا ہے ضروری اور اُن کا حق سمجھتی ہون۔

نواب محمد نصر اللہ خان، جنھون نے دو مرتبہ میرے زمانہ سفر مین میری ہدایتون اور احکام کے مطابق بیدار مغزی اور نمایان قابلیت کے ساتھ فرائض مفوضہ کو انجام دیا۔ مین اُن کے کام سے مسرور ہوئی۔ اس کے علاوہ جو متفرق ومختلف کام وقتاً فوقتاً اُن کے سپرد ہوئے وہ بھی نہایت محنت اور خوش اسلوبی کے ساتھ ادا کئے۔

جنرل عبید اللہ خان، کو سنہ ۱۹۰۴ء مین امپیریل سروس ٹروپس کا کرنل کیا گیا، پھر سنہ ۱۹۰۵ء مین

ریاست کی سپہ سالاری پر وہ مامور ہوئے، اور اس محکمہ فوج کے اہم فرائض اُن کی قابلیت اور فطری ذہانت کے اطمینان پر اُن کے تفویض کیے گئے۔ وہ اُن فرائض کو جس طرح ادا کر رہے ہین اُس کی نسبت یہی کافی ہے کہ مین اپنی ایک تقریر کے اُن جملون کا اعادہ کردون جو مین نے گذشتہ دربار سالگرہ کے موقع پر کہے تھے کہ "فوج کے حالات مین جو ترقی ہوئی ہے اور جو اصلاحات کہ آیندہ ہونگی اُن کے متعلق زیادہ لکھنے کی ضرورت نہین آپ لوگون کو کرنل نواب زادہ محمد عبید اللہ خان بہادر کی جفاکشی، قابلیت اور کفایت شعاری کی مثال سے فائدہ اُٹھانا چاہیئے آپ سب کو معلوم ہے کہ وہ یہ اہم فرائض جو سخت طور پر دماغی اور جسمانی محنت سے تعلق رکھتے ہین محض اعزازی طور پر ادا کرتے ہین لیکن ہمیشہ اپنے آپ کو پورا ذمہ دار سمجھتے ہین"

نواب زادہ حمید اللہ خان، کا ہنوز زمانہ تعلیم ہے لیکن اُن کے حصول علم کے شوق اور اُن کے اُس اعلی کیرکٹر نے جو ایک طالب علم کا سب سے بڑا جوہر ہے میرے تعلیمی کامون کے لئے ایک عمدہ مثال قایم کردی اس کے علاوہ اُنھون نے اپنے آپ کو ایک مان کی بہترین تربیت کا نمونہ بنا کر عورتون کی تعلیمی ضرورت و منفعت کو اچھی طرح ثابت کر دیا ہے علاوہ برین تعطیلون کے دنون مین جو چند مختلف اور پرایوٹ انتظامات اُن کے سپرد کیے گئے اُن کو بھی نہایت عمدگی سے انجام دیا۔

اعلی عہدہ داران ریاست مین خان بہادر ممتاز علیخان، مولوی نظام الدین حسن اور مولوی نصیر الدین سابق معین المہامون کی خدمات ہر گونہ قابل اعتراف ہین اور اُن خدمات کا میری دونون کتابون مین جابجا ذکر موجود ہے اب اس عہدہ پر مولوی محمد احمد ایم اے جونیر سکرٹری ریونیو بورڈ ممالک متحدہ مامور ہین اور اُن کے تجربہ و لیاقت سے امید ہے کہ وہ مثل اپنے متقدم معین المہامون کے ریاست کے لئے مفید ثابت ہونگے۔

نصیر المہامی کے عہدہ پر پہلے مولوی نصیر الدین اور پھر خان بہادر منشی اسرار حسن خان سی، آئی، ای ممتاز ہوئے۔ مولوی نصیر الدین ایک نہایت قانون دان اور پابند قانون شخص تھے انھون نے بہت اصلاحات کین۔ پھر جب منشی اسرار حسن خان نے چارج لیا تو انھون نے بھی صیغہ عدالت کے متعلق ترقی واصلاح کی تدابیر اور مشورون مین ہر موقع پر اپنی قابلیت کو ظاہر کیا۔ اِن کے ہاتھ مین عدالت اور پولیس دونون کا چارج رہا ہے اور دونون صیغون مین اصلاحین اور ترقیان ہوئین اس مین شک نہین کہ اِن کی محنت، وفا شعاری اور خلوص وقابلیت ہر طرح مستحق تعریف ہے اور اسی کتاب کے صفحات مین جابجا اُن کا تذکرہ موجود ہے۔

خان بہادر شیخ محمد اسرور، افسر اعلیٰ نظام پولیس ہین اسی سال مین صیغہ عدالت و پولیس کو علیحدہ کر دیا گیا ہے اور اُن کی خدمات گورنمنٹ صوبہ متوسط (سنٹرل پراونسس) سے مستعار لی گئی ہین، یہہ اس صوبہ کے تجربہ کار اور نیکنام افسر ہین اور محض اپنی قابلیت سے ادنیٰ درجہ سے اعلیٰ درجہ حاصل کیا ہے، انھون نے اس تھوڑے عرصہ مین جو کام کئے ہین وہ آیندہ کیلئے امید افزا ہین۔

مولوی سعید الدین بہادر اسسٹنٹ معین المہام اُن دیرینہ عہدہ دارون مین سے ہین جنھون نے تدریجی ترقی حاصل کی ہے اور ریاست کے تمام معاملات کا تجربہ رکھتے ہین اُن کی قابلیت کے اعتراف مین اسی سال اُن کو "بہادر" کا خطاب دیا گیا ہے۔

عہدہ داران، صیغہ مال مین منشی محمود حسن خان بی اے ڈائرکٹر لینڈ ریکارڈس اور منشی نذیر عباس مہتمم جنگلات کے عہدون پر ہین۔ یہ دونون ابھی جدید ہین لیکن یقین ہے کہ جن امیدون کے ساتھ ان کا تقرر ہوا ہے اُن کو پورا کرینگے۔

پنڈت ہر کشن مہتمم سائر ہین اور اُنھون نے گذشتہ دو سال مین جب سے کہ اُن کا تقرر ہوا ہے اپنی

خدمات کو بہ خوش اسلوبی انجام دیا اور جو حیرت انگیز ترقی محکمہ سائر مین ہوئی وہ قابل ستائش ہے۔

صیغہ جوڈیشل مین منشی وہاج الدین بیرسٹر اسسٹنٹ نصیر المہام، سید لیاقت علی ایم اے، ایل ایل بی صدر المہام سید مرتضی علی بیرسٹر صدر الصدور۔ سید مرتضی مجسٹریٹ میان قادر محمد خان آنریری مجسٹریٹ، لایق ذکر اور قابل ستایش ہین۔

سید لیاقت علی اس سے پہلے مختلف خدمات پر مامور رہے ہین اور ہر جگہہ اپنی صداقت اور آزادروش سے اپنے کامون کو انجام دیا ہے۔ نواب زادہ حمید اللہ خان کی ابتدائی تعلیم بھی دو سال تک ان کے سپرد رہی ہے۔

میان قادر محمد خان، خاندان ریاست کے ایک نوجوان ممبر ہین یعنی میان صدر محمد خان مرحوم کے لڑکے ہین۔ میان صدر محمد خان، میان دستگیر محمد خان کے اور میان دستگیر محمد خان نواب جہانگیر محمد خان صاحب بہادر مرحوم کے لڑکے تھے جو دوسری زوجہ کے بطن سے تھے۔ انہون نے تھوڑے عرصہ مین اپنی قابلیت مین ترقی کی ہے اور اُن کی اِس ترقی سے مجھے خوشی ہے کیونکہ خاندان میان وزیر محمد خان صاحب بہادر مین صرف یہی ایک شخص ہین جو خدمات ریاست کو آنریری طور پر انجام دیتے ہین۔

میرے سکرٹریون اور عہدہ داران روبکاری کا کام قابل اطمینان ہے۔

منشی اودہ نراین بسریا بی اے، جو پہلے مہتمم محاسبی تھے اور انہون نے صیغہ وطریقہ حساب کو قدیم طرز سے جدید طرز پر لانے مین نہایت کوشش کی ہے اب چیف سکرٹری کے عہدہ کا کام کر رہے ہین۔

منشی عبد الرؤف خان میری ڈیوڑہی اور زمانہ ولیعہدی کے قدیم متوسلین سے ہین نواب محمد نصر اللہ خان کو انگریزی کی ابتدائی تعلیم بھی دی ہے اور اب پولٹیکل سکرٹری

(وکیل دربار) ہین - اپنے عہدہ کی معتمدانہ قابلیت رکھتے ہین اور انھون نے ہمیشہ اپنے فرائض کی اہمیت کو اچھی طرح محسوس کر کے ادا کیا ہے - اس سے پہلے جوڈیشل سکرٹری کی خدمات بھی انجام دی ہین -

منشی سید منصب علی فنانشل سکرٹری، میرے زمانہ ولیعہدی کے ملازم اور ریاست کے قدیم واقفکار ہین اس لئے اُن سے بھی بہت کامون مین امداد ملی -

منشی عبد الصمد مظہر بی اے ملٹری سکرٹری، اپنے فرائض کو نہایت قابل اعتماد طریقہ سے ادا کرتے ہین -

منشی واجد علیخان، جو پچھلے اجلاس کامل مین ممبر تھے اب جوڈیشل سکرٹری ہین اور اپنے فرائض تندہی سے انجام دے رہے ہین -

منشی سخاوت حسین پرائیویٹ سکرٹری ہین اور میری والدہ خلد مکان کے زمانہ مین اسسٹنٹ پرائیویٹ سکرٹری تھے انہون نے میرے آغاز حکومت مین جس محنت سے کام کیا ہے وہ قابل ستائش ہے کیونکہ وہ زمانہ ایک نازک زمانہ تھا -

مولوی احمد ابراہیم سکرٹری متفرقات جدید ملازم ہین لیکن ہر گونہ قابل اعتماد ہین -

میان عبد الصمد خان بہادر میرے علاتی بھتیجے ہین اور اسسٹنٹ چیف سکرٹری کی خدمت پر مامور ہین، ذہین اور ہوشیار آدمی ہین اور چونکہ اُن سے پردہ نہین اسلئے پیشی کاغذات کے وقت اُن سے بہت مدد ملتی ہے میری پیشی مین یہ اور عبد الحمید (جو رضاعی بہن کا لڑکا ہے) ہمیشہ کام کرتے ہین -

سیٹھ ہیراج خزانچی اور سیٹھ نرائینداس معتمد خزانہ نہایت دیانت دار ہین اور نہایت صفائی اور دیانتداری کے ساتھ فرائض متعلقہ ادا کرتے ہین -

منشی عبدالغفور بی اے عرصہ چھ سال سے ملازم ہین پہلے مہتمم تنظیمات تھے جہان ترتیب اور ترجمہ قوانین کا کام ہے اب مہتمم محاسبی ہین اور ہمیشہ اپنے کام سے مجھکو خوش رکھا ہے۔

مفتی انوارالحق ایم اے جب سے سررشتہ تعلیم کے ڈایرکٹر ہوئے ہین اپنے فرائض مستعدی سے بجا لاتے ہین اور اصلاح مدارس و ترقی تعلیم کے بارے مین اُن کی کوششین ہمیشہ جاری ہین جو اُن کے فرائض ادا کرنے کی شہادت ہے یہ پہلے انڈر سکرٹری بھی رہے ہین۔

مسز بخش سلطانیہ گرلس اسکول کی اور مسز جوہری وکٹوریہ گرلس اسکول کی لیڈی سپرنٹنڈنٹ ہین۔

مسز جوہری کو اپنے اسکول کا چارج لئے ہوئے تھوڑا عرصہ گذرا ہے تاہم اُن کی کوشش سے بہت کچھ امید قایم ہوتی ہے۔

مسز بخش ۵ سال سے اسکول کی انچارج ہین اُنکی محنت، تعلیم دینے کی قابلیت اور اُن کا خلق جو اپنی شاگرد طالبات کے ساتھ ہے قابل ستائش ہے اور مین بڑی خوشی کے ساتھ اس امر کو لکھتی ہون کہ ان دونون نے میرے مقصد اعظم کے کامیاب ہونے مین مجھے امداد دی ہے۔

صیغہ فوج مین سردار بہادر عبدالعزیز پاشا نائب سپہ سالار ہین جو گورنمنٹ ہند کی فوج مین رسالدار کے عہدہ پر ممتاز تھے، نہایت مطیع اور ستا ین افسر ہین، کرنل عبیداللہ خان ان کے کامون سے بہت خوش ہین۔

میجر اقبال محمد خان میرے علاتی بھتیجے ہین۔ کرنل عبیداللہ خان کی ترغیب سے وہ فوج مین داخل ہوئے اور انھی کی خاص نگرانی مین فوجی تعلیم و تربیت حاصل کی اُن کی محنت و مستعدی اور شوق کے متعلق مجھے ہمیشہ اچھی اطلاعین ملی ہین اور یہی میرے پدری خاندان مین ایک شخص ہین جنھون نے فوجی خدمات کو بہت خوشی سے اختیار کر کے اپنے آبائی پیشہ سپہ گری کو زندہ

رکھنے کی کوشش کی ہے۔

کپتان امیر احمد ایم، وی، او، سپہ سالار ریاست کے ملیٹری سکرٹری ہین۔ اور ابتداے ملازمت سے کرنل عبید اللہ خان کے پاس ہی مختلف خدمات پر مامور رہے ہین۔ دراصل اُنھون نے جس طرح اپنے عمدہ چال چلن، کوشش اور قابلیت سے ترقیان حاصل کین اور اپنے افسر کو خوش رکھا وہ اُن لوگون کے لئے جو دنیا مین ترقی کے خواہان ہوتے ہین ایک نظیر ہے۔ ان کی وہ خدمات جو اُنھون نے ہیز امپیریل مجسٹیز کی تشریف آوری ہند کے موقع پر ہمرکاب رہکر انجام دی ہین بہت کچھ قابل قدر ہین اور خود حضور شہنشاہ نے اُن کو اُن خدمات کے صلہ مین ایم، وی، او کے خطاب سے ممتاز فرمایا ہے۔

سردار بہادر میجر مرزا کریم بیگ ایم، وی، او، سرکار خلد مکان کے زمانہ سے امپیریل سروس ٹروپس کے کمانڈنگ افسر ہین۔ نہایت مستعد اور فوجی کامون مین بہت ہوشیار ہین۔ وہ ریاست کی طرف سے ملکہ معظمہ کوئن وکٹوریا کی ڈائمنڈ جوبلی کی تقریب مین لنڈن گئے تھے اور حضور شہنشاہ جب ۱۹۰۵ء مین بحیثیت پرنس آف ویلز سیاحت ہندوستان کے لئے تشریف لائے ہین تو حضور ممدوح کے انتظام سامان کی خدمت اُن کے سپرد تھی اور اسی صلہ مین ایم، وی، او کے خطاب سے ممتاز کئے گئے ہین۔

میجر عبد القیوم خان، میجر انعام اللہ خان، کپتان حسن علی اور دیگر افسران فوج جو اس وقت عہدون پر ممتاز ہین بلحاظ خدمات متعلقہ تعریف کے قابل ہین۔ خداوند کریم ان سب کو اور نیز دیگر تمام عہدہ داران ریاست کو بیش از پیش توفیق خدمات عطا کرے اور ریاست و عامہ رعایا کو اُنکے ہاتھون سے فائدہ پہونچائے جو ہمارا اور اُن کا فرض ہے۔

عہدے دارون کے تذکرہ کے بعد بہت مختصر طور پر دوازدہ سالہ کوششون کے نتائج کا

بھی کسی قدر تذکرہ ضروری ہے۔

سال اول صدر نشینی مین اگرچہ کل مطالبہ مالگذاری ۲۸ لاکھ تھا مگر عـہ لاکھ سے زیادہ وصولی نہ تھی اب خدا کا شکر ہے کہ عـہ لاکھ ۹۵ ہزار ۹ سو ۳۷ آمدنی مالگذاری ہے۔ اور یہ نتیجہ پنجسالہ بندوبست کی رعایتون کا ہے۔

پہلے معینہ وقت پر کبھی مالگذاری بیباق نہ ہوتی تھی لیکن بندوبست نوزدہ سالہ مین جو انتظامات کیئے گئے یہ اُس کا اثر ہے کہ اب کاشتکارون سے قریبًا کل مطالبہ مستاجرون کو اور مستاجرون سے دربار کو وصول ہو جاتا ہے۔

بقایا جس قدر تھی اُس کا تقریبًا تمام و کمال تصفیہ ہو گیا، بڑا حصہ معاف کیا گیا اور کم حصہ وصول کیا گیا اور آیندہ کے لئے بقایا کا سدباب کر کے ایک ایسا قانون بنا دیا گیا جس سے امید ہے کہ بفضل خدا ایسی حالت پھر کبھی پیش نہ آئے گی۔ چونکہ اس وقت تک کاغذات پورے طور پر مکمل نہین ہوئے اسلئے اعداد و شمار کا اندراج نہین ہو سکا۔

مزارعین جو پہلے تردد اراضی مین سست اور مجہول ہو گئے تھے اب کوشش کرتے معلوم ہوتے ہین اور انہون نے زمین کی قدر و قیمت پہچاننی شروع کی ہے۔ دربار کی یہ کوشش ہے کہ اُن کے پاس معقول سرمایہ ہمیشہ موجود رہے۔ اسی مقصد سے زراعتی بینک قایم کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے اور امید ہے کہ اس مین کامیابی ہو گی۔

گذشتہ سال کے جو اعداد و شمار پیش ہوئے ہین اُن کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بمقابلہ سال اول کے ۵ لاکھ ۰ ۵ ہزار ۵ سو ۴ بیگھہ مزروعہ رقبہ مین اضافہ ہوا ہے یہ اضافہ اور زیادہ ہوتا اگر بندوبست کے وقت کاشتکار پہلوتہی نہ کرتے۔

جنگلات مین جو انتظام کئے گئے اُس کا نتیجہ یہ ہوا کہ بمقابلہ ۱۵ ہزار روپیہ آمدنی اور

۱۴ ہزار روپیہ مصارف کے ایک لاکھ ۱۹ ہزار ۳ سو ۹ روپیہ آمدنی اور ۵۰ ہزار روپیہ صرفہ ہے۔ اور یہ امر ہمیشہ ملحوظ رہتا ہے کہ جہان تک ممکن ہو ایسے اشخاص جنگل مین مقرر کئے جائین جنہون نے باقاعدہ تعلیم پائی ہو۔

سائر مین باوجود متعدد رعایتون اور معافی محصول کے بمقابلہ ۲ لاکھ ۱۹ ہزار ۹ سو اکہتر روپیہ آمدنی اور ۴۱ ہزار صرفہ کے اب ۶ لاکھ ۸۷ ہزار ۲۵ روپیہ آمدنی اور ۴۷ ہزار ۶ سو ۹ روپیہ صرفہ ہے۔ آبکاری و مسکرات و افیون کی آمدنی بمقابلہ ۳۹ ہزار ۸ سو ۱۲ روپیہ کے ایک لاکھ ۵۰ ہزار ۵ سو ہے اور مصارف ۱۳ ہزار ۳ سو ۷۵ روپیہ ہین۔ آبکاری کا انتظام مینمم گارنٹی سسٹم کے اصول پر ہے۔

اسٹامپ کی آمدنی بھی بمقابلہ ۲۵ ہزار روپیہ کے ۶۸ ہزار روپیہ ہے۔

مین نے اپنی صدر نشینی کے بعد خزانہ کی جو حالت پائی اُسکے متعلق ناظرین گوہر اقبال مین دیکھ سکتے ہین لیکن مختصر یہ ہے کہ سال تمام کی کل آمدنی ۱۸ لاکھ رہ گئی تھی۔ خزانہ مین صرف ۴۰ ہزار روپیہ موجود تھا تنخواہ کا صرفہ ۲ لاکھ روپیہ ماہوار تھا۔ مگر خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ یہ تردوات بہت جلد رفع ہوگئے اور اب حالت خزانہ قابل اطمینان ہوتی جاتی ہے اگرچہ کسی خزانہ مین روپیے کا پڑا رہنا اصول اقتصاد (پولیٹیکل اکانومی) کے بالکل خلاف ہے اور روپیے کو ہمیشہ کاروبار تجارت مین لگانا چاہیے یا کم از کم بینکون مین رکھنا چاہیے تاکہ اُس سے کچھ نفع حاصل ہو لیکن بہت سی مصلحتین ہین جو تجارت مین روپیہ لگانے سے مانع آتی ہین اور بینکون مین روپیہ رکھکر اُس سے نفع حاصل کرنا اگرچہ بعض کے نزدیک مذہبًا جائز اور اکثر کے نزدیک ناجائز ہے۔ لیکن میرے خیال مین یہی بہتر ہے کہ اس سے پرہیز ہی کیا جائے۔

نظام حکومت کو عمدہ پیمانہ پر لانے کے لئے یہ امر بہت ضروری ہے کہ حکومت کو آئین وقوانین کے تحت مین لایا جائے چنانچہ اس کام کے لئے اس بارہ سال مین پوری کوشش کی گئی اور ۱۲۵ قواعد و قوانین نافذ کئے گئے جن مین صیغہ مال کے ۲۷۔ صیغہ جوڈیشیل کے ۲۸۔ اور متفرق ۱۸ تھے مگر ۱۲ منسوخ بھی کردئے گئے۔ ان کے علاوہ جو ہدایات وقتاً فوقتاً مین نے اپنی روبکاری سے نافذ کین وہ بھی مدون ہوکر شایع ہوچکی ہین۔

عدالت، پولیس اور جیل کے صیغے سرکار خلد مکان کے زمانہ مین نسبتاً اچھی حالت مین تھے۔ آخری اپیل وزارت مین ہوتا تھا اور مقدمات قصاص اور حبس دوام مین سرکار عالیہ کی منظوری لی جاتی تھی۔ مین نے حکام عدالت کے انتخاب و تقرر مین زیادہ تر اس امر کو ملحوظ رکھا کہ جہان تک ممکن ہو ایسے اشخاص مقرر کئے جایئن جنہون نے قانونی سند حاصل کی ہو یا جو قانونی تجربہ رکھتے ہون۔ اور اس امر کی زیادہ کوشش کی گئی کہ مقدمات جلد فیصل ہون۔ چنانچہ بمقابلہ سال اول صدر نشینی کے جبکہ (۱۱۱۰) مقدمات بقایا مین تھے اب سال دوازدہم مین کل ۸۴ مقدمات جملہ عدالتون مین باقی تھے۔ مین نے خود بھی (۳۴۷) مقدمات کا فیصلہ کیا۔ چونکہ مقدمات جلد فیصل ہوتے ہین اسی لئے عدالتی آمدنی ہی اتنی کافی ہے کہ جوڈیشیل مصارف کا بار خزانہ پر نہین پڑتا۔

پولیس مین جس قدر جوان اور افسر بھرتی کئے جاتے ہین ان کے قد اور عمر کا لازمی طور پر لحاظ رکھا جاتا ہے وردی بھی عمدہ اور شاندار رکھی گئی ہے اور اس مین ہر درجہ کا تناسب قایم کیا گیا ہے۔ گورنمنٹ ہند نے اپنے ذخیرہ سے اسٹینڈرڈ رائفلین، کاربینن اور حسب ضرورت امیونیشن کی خریداری کی بھی اجازت دیدی ہے۔ قواعد اور نشانہ بازی سکھانے پر خاص توجہ ہے۔ امتحان لازمی کردیا گیا ہے تنخواہون مین بھی معقول اضافہ ہوا ہے۔ پہلے

عموماً کانسٹبلون کو پانچ اور سب انسپکٹرون کو بیس سے لیکر تیس ۳۰ روپیہ تک تنخواہ ملتی تھی۔ اب آٹھ روپیہ تک کانسٹبلون کو اور دس سے بیس ۲۰ تک ہیڈ کانسٹبلون کو تیس سے پچاس تک سب انسپکٹرون کو تنخواہ دیجاتی ہے۔ لیکن ابھی مزید اضافہ کا مسئلہ زیر غور ہے۔

انسداد جرائم اور نگرانی چوکیات، چوکیداری اور پیٹرول وغیرہ کے متعلق اس قسم کا انتظام کیا گیا ہے کہ وہ خطرات جو پہلے تھے اب نہین رہے اس لئے مونٹڈ پولیس کو فوج مین ضم کردیا گیا۔ پولیس کی کل جمعیت ۲ ہزار ۲ سو ۷۴ ہے۔ ایک شاخ اردلی بوائز کی بھی قایم کی گئی ہے۔ جس مین وہ یتیم لڑکے ملازم ہوتے ہین جن کے باپ پولیس مین ملازم تھے اور اُن کو آیندہ ایک عمدہ پولیس مین بننے کی تعلیم دی جاتی ہے۔

۱۹۰۹ء مین ہزاکسلنسی لارڈ منٹو کی تشریف آوری کے موقع پر بھوپال پولیس کے متعلق اُن اعلیٰ افسران گورنمنٹ نے جنہون نے اُس کا معائنہ کیا اور انتظامات دیکھے تھے یہ ریمارک کیا!

" ریاست بھوپال کی پولیس تمام ریاست ہائے ہندوستانی کی پولیس سے برتر ہے۔ بلکہ اُن مین بعض افسران وسپاہی تو اس قدر چست وچالاک دیکھنے مین آئے جیسا کہ کہین ہندوستان کی گورنمنٹ پولیس مین "

مسٹر واٹرفیلڈ انسپکٹر جنرل پولیس سی پی نے منشی اسرار حسن خان کو جن کے زیر انتظام اُس وقت پولیس کا صیغہ تھا انتظامات پر مبارکباد دی۔ اور مسٹر ڈگلس انسپکٹر جنرل پولیس ممالک متحدہ آگرہ واودھ نے منشی صاحب موصوف کو لکھا۔

"کہ بلحاظ انتظامات پولیس جس اتحاد واتفاق سے گورنمنٹ اور ریاست کی پولیس نے کام کیا اُس پر ہم ایک دوسرے کو مبارکباد دیسکتے ہین اور احمد آباد (گجرات) کے تجربہ کے بعد ہم کو شکرگذار

ہونا چاہیئے کہ جملہ انتظامات قابل اطمینان رہے - اُن کی صورت ظاہری دیکھکر مین خیال کرتا ہون کہ کسی دیسی ریاست کی اس سے بہتر پولیس میرے دیکھنے مین نہین آئی اور جس خوبی سے وہ آئین کی پابندی کرتی تہی اور جو ذکاوت عہدہ دارون اور سپاہیون مین پائی جاتی تہی اُس پر مجھ کو سخت تعجب ہوا"

یہی صاحب اپنی چٹھی موسومہ صاحب پولٹیکل ایجنٹ سیہور مین تحریر کرتے ہین "کہ جو کچھہ میرے دیکھنے مین آیا اُس کو دیکھکر حیران ہوگیا اور ترقی یافتہ دیسی ریاستون کی بابتہ میرا خیال ہی بدل گیا"

سنہ ۱۹۱۲ء مین ہز اکسلنسی لارڈ ہارڈنگ کی تشریف آوری کے موقع پر بھی ریاست کی پولیس پر اعتماد کیا گیا اور حضور والا سرکار عالیہ نے پولیس کے اعلیٰ افسر کو باظہار پسندیدگیِ خدمات و خوشنودی مزاج ایک تحفہ عطا فرمایا -

بعض انتظامی مصلحتون سے پولیس اور عدالت کو نصیرالمہام ریاست کی نگرانی مین رکھا گیا تھا لیکن گذشتہ سال سے یہ دونون صیغے علیحدہ علیحدہ کردیے گئے -

جیل مین قیدیون کے حفظان صحت کا انتظام عمدہ پیمانہ پر کیا گیا ہے - اُن کو صنعت و حرفت سکھانے کے مختلف وسائل و ذرایع بہم پہونچائے گئے ہین ، عمدہ قسم کی دریان اور اعلیٰ نمونہ کے قالین وغیرہ تیار ہوتے ہین - موزہ بافی کی مشینین بھی مہیا کی گئی ہین اور عنقریب جدید قسم کے اور کارخانے بھی قایم کیے جائینگے - باغبانی اور ترکاری بونے کا کام بھی سکھلایا جاتا ہے اور بہت ہی کم قیدی ایسے ہوتے ہین جو مکرر سزایاب ہون - اس سے معلوم ہوتا ہے کہ رہائی کے بعد وہ لوگ اپنی زندگی خوش چلنی کے ساتھہ بسر کرتے ہین -

۱۳۔ مقامی حالات کے لحاظ سے انتظام مدارس مین وقتاً فوقتاً تغیر و تبدل بھی ہوتا رہا۔ اب انگریزی اسکولون مین (۶۰۰) سے زائد طالب علم ہین ورنیکلر تعلیم کے لئے مدرسہ سلیمانیہ مخصوص ہے اور (۸۵۰) سے زیادہ طالب علمون کی تعداد ہے، صنعتی شاخ مین بھی تقریباً سو طلبا داخل ہین اور بیرونی طلبا بھی اس سے مستفید ہوتے ہین اگرچہ اس وقت تک ابتدائی حالت ہے لیکن آیندہ ترقی کی امید ہوتی ہے۔

مذہبی تعلیم کے لئے جداگانہ مدرسہ ہے اُس مین مدرسہ دیوبند کا نصاب جاری ہے اور وہین کے علما ممتحن ہوتے ہین، باضابطہ سندین دی جاتی ہین مدرسہ حفاظ بھی اس مین شامل ہے اور اب شہر خاص مین بمقابلہ ۶۵۰ طلبا کے ۱۶۰۰ سے زائد ہین۔ انگریزی مدارس مین مذہبی تعلیم کا جداگانہ انتظام ہے اور اُسکو مدرسہ کی تعلیم کا ایک جزو رکھا گیا ہے۔

مدرسہ طبیہ بھی کامیابی کے ساتھ چل رہا ہے طالب علمون کے لئے لازمی ہے کہ اپنے ہاتھ سے کام کرین، دواؤن کا تجربہ، ادویہ کی شناخت اور اپریشن بھی سیکھتے ہین۔ مفصلات کے مدارس مین بھی بہت کچھ اصلاح کی گئی ہے اور جو اسکیم اس وقت پیش ہے اُس سے بہت کچھ ترقی ہو جانے کی توقع ہے۔

زنانہ مدرسون مین وکٹوریہ گرلس اسکول پہلے سے قایم تھا جس کو ترقی دی گئی اور سلطانیہ گرلس اسکول مین نے قایم کیا ہے۔ اول الذکر مدرسہ مین پرائمری تعلیم ہوتی ہے اور آخر الذکر مین مڈل تک انگریزی و فارسی اختیاری مضامین ہین، جلیسیہ کنیا پاٹ شالا ہندو لڑکیون کا خاص اسکول ہے۔ قصبہ سیہور مین بھی مدرسہ سلطانیہ کے نمونہ پر ایک ابتدائی مدرسہ ہے۔

اُن لڑکیون کی کل تعداد جو ان مدارس مین تعلیم پا رہی ہین (۴۰۰) کے قریب ہے اور

ضرورت محسوس ہو رہی ہے کہ شہر مین لڑکیون کی تعلیم کا مزید انتظام کیا جائے۔ مصارفِ تعلیم ایک لاکھ سے زائد ہین۔ قریباً دس ہزار سالانہ کے وظائف دئے جاتے ہین اور جو تنخواہ صیغہ مناصب اور مصارف سے لڑکون اور لڑکیون کی مقرر ہوتی ہے وہ مشروط بہ تعلیم مقرر کی جاتی ہے اعلیٰ تعلیم ڈاکٹری، انجینیری، زراعت، قانون اور دیگر فنون وغیرہ کے لئے خاص وظائف مقرر ہین۔ یورپ کی تعلیم کے لئے بھی وظائف ہین دو طالب علم ان وظائف سے مستفید ہو چکے ہین اور ایک طالب علم اکونٹ کی تعلیم کے لیے بھیجا گیا ہے۔ متعدد طالب علم علیگڈھ کالج مین بھی اعلیٰ تعلیم کے لئے بھیجے گئے ہین۔

زنانہ شفاخانے مین یتیم لڑکیون کو دایہ گری اور تیمارداری کی تعلیم دی جاتی ہے اور وہان اِس تعلیم کی باقاعدہ جماعتین ہین۔ اِن جماعتون کے علاوہ ایک انفینٹ ہوم بھی ہے۔ جس مین یتیم و لیسیر بچون کی پرورش ہوتی ہے۔ اور اُن کے لئے یہ قاعدہ ہے کہ پانچ سال کی عمر تک لیڈی لینسڈون ہسپتال مین رہین۔ پھر لڑکے مدرسہ سلیمانیہ مین اور لڑکیان نرسنگ کلاس مین داخل کر دی جائین اس زنانہ درجہ مین نرسنگ کے علاوہ دینیات کی تعلیم بھی دی جاتی ہے چنانچہ اس وقت چند یتیم ولاوارث لڑکیان جو پہلے سے موجود تھین تعلیم پا رہی ہین غرض تعلیم اناث کے نتائج نہایت حوصلہ افزا ہین اور یقیناً آئندہ بہت اچھے نتائج پیدا ہون گے۔

عمارات مین بھی روز بروز اضافہ ہو رہا ہے اس وقت ریونیو کورٹ، جوڈیشل کورٹ ملیٹری کلب، سول کلب، منٹو ہال، مدرسہ حفاظ، دار الشفقت (یتیم خانہ) حمیدیہ لائبریری اور چند خوش منظر مواقع پر متعدد بنگلے زیر تعمیر ہین، گذرگاہ عام پر چھوٹے، غلیظ۔ بدنما مکانات کا معقول معاوضہ دیکر میدان کیا گیا ہے اور عامہ رعایا کے لئے خوشنما پارک بنائے گئے ہین، مفصلات مین جدید سڑکین بن رہی ہین اور امید

کی جاتی ہے کہ منظورشدہ اسکیم کے مطابق رفتہ رفتہ تمام ریاست مین جدید سڑکین تیار ہو جائینگی۔

مفصلات مین بھی حفظان صحت کا انتظام کیا گیا ہے ہر تحصیل مین جماعت انتظامیہ بلدہ بھوپال کی زیر نگرانی صفائی کا انتظام ہوتا ہے اور گھرون کے اندر کی صفائی کا معائنہ کرنے کے لئے عورتون کا تقرر کیا گیا ہے۔

عموماً ٹیکسون کی آمدنی ہمیشہ رفاہ عام وغیرہ کے کامون مین بڑی مدد دیا کرتی ہے لیکن رعایا کی حالت کے لحاظ سے بہت کم ٹیکس رکھے گئے اور جو ہین وہ بہت ہی کم مقدار کے ہین۔

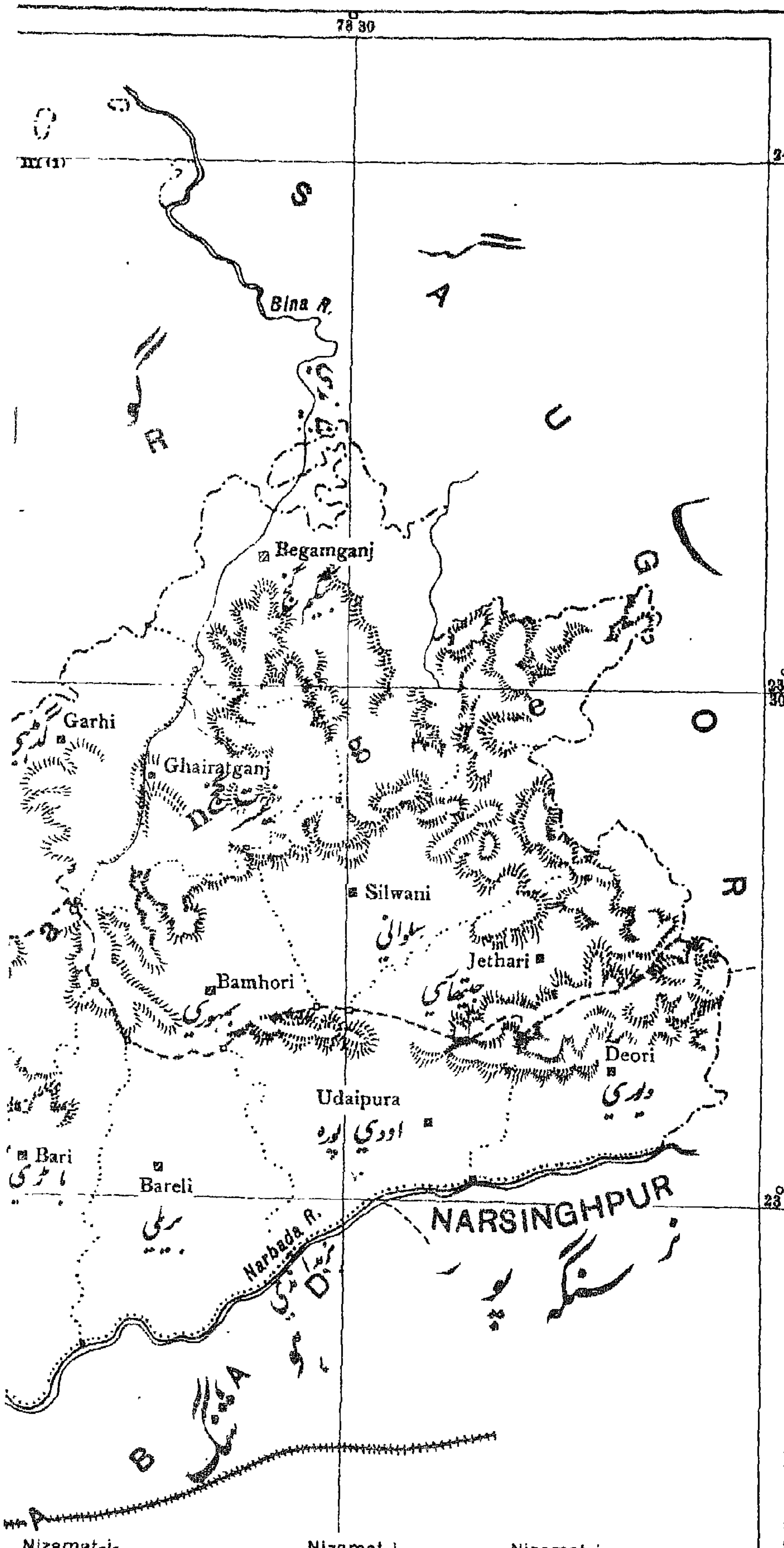
مینوسپل ٹیکس بھی بہت کم ہین کل آمدنی ۱۷ ہزار ۸ سو ۹۳ روپیہ ہے اور اخراجات ۶۵ ہزار ۶ سو ۵۵ روپیے (۱۲) آنے ہین آمدنی سے زائد جو اخراجات ہین وہ خزانہ سے ادا کئے جاتے ہین فوج کے متعلق ناظرین تفصیلی حالات کتاب مین پڑھنے کے بعد یہ معلوم کرکے حیرت کرینگے کہ باوجود ترقی و اصلاح مین جو کثیر اخراجات ہوئے پھر بھی موجودہ مصارف سال اول صدر نشینی کے مصارف سے کم ہین اور فوج میدان جنگ مین جانے کی صلاحیت رکھتی ہے اور یہ جنرل عبید اللہ خان کی کوششون کا نتیجہ ہے۔

تہذیب دفاتر ایک بہت بڑا کام تھا جو الحمد للہ کہ اب قریب تکمیل ہے مثلہ کی ترتیب باقاعدہ ہوتی ہے۔ مختلف اقسام کے فارم رائج کئے گئے ہین اور بجائے گدے تکیون کے نشست اب تمام دفاتر مین میز و کرسی کی نشست ہے۔

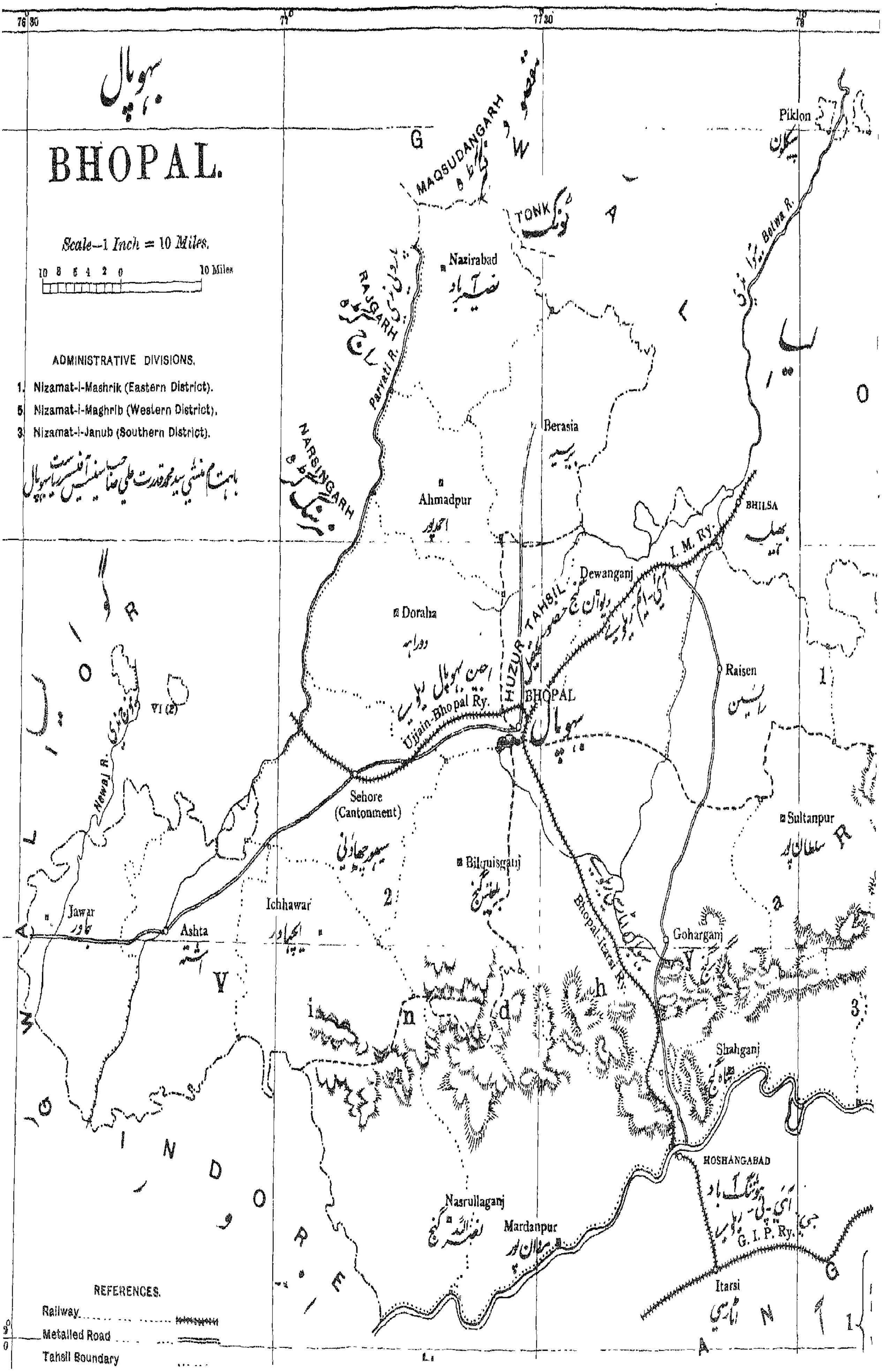
اسٹیشنری کا انتظام بھی کیا گیا ہے۔ محاسبی اور خزانہ کا کام خوش اسلوبی سے چل رہا ہے۔ قواعد حسابی جاری ہین۔ بجٹ مرتب ہوتا ہے اور ہر ایک کام ایک قاعدہ کے تحت مین ہے۔ عہدہ دارا اور عمال کی قابلیتون کا معیار قایم کردیا گیا ہے

تنخواہون کا معیار بلند کیا گیا ہے، گریڈ قایم کئے گئے ہین اور بمقابلہ سابق قریباً دگنی تنخواہین ہو گئی ہین۔

یہ چند حالات بطور نتایج کے ہین جو بیان کئے گئے ہین اور مین خدا کا شکر کرتی ہون کہ اوس نے مجھے اپنی توفیق عطا کی اور یقین رکھتی ہون کہ ہمیشہ اُسکی توفیق میرے شامل حال رہے گی۔ وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللّٰهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ ؂



Nizamat-i-Mashrik.	Nizamat-i-Magrib.	Nizamat-i-Janub.
I. Raisen.	I. Nazirabad	I. Deori.
II. Huzur (Islamnagar)	II. Berasia.	II. Udaipura.
II. Diwanganj	III. Doraha.	III. Bareli.
V. Bamhori.	IV. Ahmadpur.	IV. Bari.
V. Jaithari.	2 V. Bilquisganj.	3 V. Shahganj.
/I. Silwani.	VI. Sehore	VI. Mardanpur.
'II Garhi	VII. Ashta.	VII. Nasrullaganj.



بھوپال
BHOPAL.
Scale—1 Inch = 10 Miles.
10 8 6 4 2 0 10 Miles
ADMINISTRATIVE DIVISIONS.
1. Nizamat-i-Mashrik (Eastern District).
2. Nizamat-i-Maghrib (Western District).
3. Nizamat-i-Janub (Southern District).
REFERENCES.
Railway
Metalled Road
Tahsil Boundary
76°30
77°
77°30
78°
MAQSUDANGARH
TONK
Nazirabad
RAJGARH
Parvati R.
NARSINGARH
Berasia
Ahmadpur
BHILSA
I. M. Ry.
Dewanganj
HUZUR TAHSIL
Doraha
Raisen
BHOPAL
Ujjain-Bhopal Ry.
Sehore (Cantonment)
Sultanpur
Bilquisganj
Newaj R.
Jawar
Ashta
Ichhawar
Goharganj
Bhopal-Itarsi R.
Shahganj
HOSHANGABAD
Nasrullaganj
Mardanpur
G. I. P. Ry.
Itarsi
Piklon
Betwa R.